عہدنامجات

واقرار نامجات و عطایائے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان

با والیان ملک و راجگان و نوابان و رؤسائے اندرونی و بیرونی حدود ملک ہند وغیرہ

حسب الایمائے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

[illegible] سات جلدوں میں ترتیب و تالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمیں عہدنامے و اقرارنامجات و عطایائے سند متعلقہ اضلاع شمالی

و مغربی [illegible] و دہلی و رامپور و فرخ آباد و بنارس و اودھ و نیپال

و پنجاب و ممالک سرحدی پنجاب مندرج ہیں

[illegible] منشی نولکشور صاحب مالک مطبع [illegible] کے پنڈت کنہیا لال صاحب [illegible] علاقہ راجہ لال بہادر [illegible]

[illegible] نے ترجمہ اسکا زبان اردو میں فرمایا اور بحفاظت حق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۸۶۷ء

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی

۱۸۹۲ء

فہرست

جلد دوم حصہ اول

عہدنامجات واقرارنامہ متعلق اضلاع مغربی وشمالی ملک اودہ ونیپال

نمبر

دہلی

۱ تجویز زین مجوزہ شاہ عالم ۲۲ نومبر ۱۷۶۴ء
شرائط واسطے تحریر بادشاہ کے ۶ دسمبر ۱۷۶۴ء
فرمان لکھا منجانب بادشاہ ۲۹ دسمبر ۱۷۶۴ء

رامپور

۲ عہدنامہ درمیان وزیر شجاع الدولہ اور روہیلا سرداران
اقرارنامہ دیا ہوا حافظ رحمت خان وزیر کا ۳۰ جولائی ۱۷۷۳ء
۳ عہدنامہ ساتھ نواب شجاع الدولہ کے ۷ اکتوبر ۱۷۷۴ء
۴ اقرارنامہ ساتھ نواب فیض اللہ خان کے ایضاً سنہ کو
۵ عہدنامہ درمیان نواب وزیر الملک آصف جاہ وغیرہ و کمپنی انگریزی ۲۹ نومبر ۱۷۹۴ء
۶ عہدنامہ ذمہ داری انگریزی کمپنی درمیان وزیر الملک آصف جاہ بہادر اور نواب احمد علیخان بہادر ۱۴ دسمبر ۱۷۹۴ء
عہدنامہ درمیان نواب احمد علیخان بہادر و نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے ۳۰ دسمبر سنہ ایضاً
اقرارنامہ درمیان نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ایضاً
۷ اقرارنامہ محررہ نواب محمد سعید خان ۱۲ اگست ۱۸۴۰ء
۸ اقرارنامہ محررہ نواب محمد یوسف علیخان ۱۰ اپریل ۱۸۵۵ء
۹ سند جسکی رو سے چند مواضع نواب صاحب کو عطا ہوئے
نمبر شرائط مقررہ نواب رامپور بنام نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر
۱۰ سند نسبت گدی نشینی

فرخ آباد

۱۱ عہدنامہ ساتھ نواب فرخ آباد کے ۴ جون ۱۸۰۲ء

بنارس

۱۲ اقرارنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ و راجہ چیت سنگھ ۶ ستمبر ۱۷۷۳ء
۱۳ سند عطیہ راجہ چیت سنگھ کو واسطے زمینداری غازیپور بنارس وغیرہ کے ۱۵ اپریل ۱۷۷۶ء
۱۴ پٹہ عطیہ راجہ مہیپ نراین بہادر شہر بنارس کو ۱۴ ستمبر ۱۷۸۱ء
قبولیت راجہ مہیپ نراین بہادر
اقرارنامہ راجہ مہیپ نراین بہادر واسطے ادائے بقیہ مالگذاری
درخواست راجہ مہیپ نراین بہادر
۱۵ سند تنخواہ مہاراجہ ادت نراین سنگھ بہادر بنارس ۱۱ مارچ ۱۸۲۲ء

حقیقت صوبہ اضلاع مغربی وشمالی

۱۶ سند راجہ گڈھوال ۴ مارچ ۱۸۲۰ء
۱۷ سند عطیہ علاقہ گڈھوال راجہ بھون سنگھ کو ۶ ستمبر ۱۸۵۹ء
۱۸ سند متبنی راجہ بھون سنگھ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء
۱۹ سند واسطے بحالی قبضہ راجہ جگت سنگھ دیو تمس شاہ پور پرگنہ بھولپالی

ملک اودہ

۲۰ عہدنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ و نواب نجم الدولہ و ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۶ اگست ۱۷۶۵ء
۲۱ عہدنامہ درمیان کمپنی و شجاع الدولہ وزیر ۱۹ نومبر ۱۷۶۸ء
۲۲ اقرارنامہ درمیان نواب شجاع الدولہ و برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر نسبت قلعہ چنار ۲۰ مارچ ۱۷۷۲ء
۲۳ اقرارنامہ درمیان ایضاً ایضاً نسبت قلعہ الہ آباد ۲۰ مارچ ۱۷۷۲ء
۲۴ عہدنامہ شجاع الدولہ ۷ ستمبر ۱۷۷۳ء
۲۵ عہدنامہ ساتھ آصف الدولہ کے ۲۱ مئی ۱۷۷۵ء
۲۶ عہدنامہ آصف الدولہ ایضاً
۲۷ اقرارنامہ گورنر جنرل بہادر و وزیر سے طے ہوا اور وزیر نے ساتھ گورنر جنرل کے کیا ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء
۲۸ عہدنامہ ساتھ نواب آصف الدولہ کے ۲۵ جولائی ۱۷۸۸ء
۲۹ عہدنامہ تجارت با نواب آصف الدولہ
۳۰ اقرارنامہ با نواب آصف الدولہ واسطے ادائے تنخواہ واسطے ایک رسالہ کے ۲۰ مارچ ۱۷۹۷ء
۳۱ عہدنامہ با نواب سعادت علیخان بہادر ۲۱ فروری ۱۷۹۸ء
۳۲ اقرارنامہ نواب سعادت علیخان بنام بہو بیگم ۷ فروری ۱۷۹۸ء
۳۳ عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب سعادت علیخان ۱۴ نومبر ۱۸۰۱ء
۳۴ یادداشت اخیر تقریر درمیان گورنر جنرل اور نواب وزیر کے
۳۵ عہدنامہ با نواب سعادت علیخان بہادر نسبت صدر ۱۴ جنوری ۱۸۰۶ء
۳۶ اقرارنامہ باہم وزیر ملک اودہ و سرکار انگریزی کے ۱۲ جولائی ۱۸۱۳ء
۳۷ دستاویز امانت نامہ بہو بیگم ۲۵ جولائی ۱۸۱۳ء
۳۸ اقرارنامہ وزیر اودہ کا بنام نواب گورنر جنرل بہادر نسبت

۸۶ سند عطیہ اسد الدولہ بجناب علیخان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۰۶ء

۸۷ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۰۶ء

۸۸ سند عطیہ فتح سنگھ ناہن کو — ۱ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۸۹ سند عطیہ راج فتح پرکاش ناہن کو — ۵ — ستمبر ۱۸۳۳ء

۹۰ سند راجہ مہاراجہ بلاسپور کو — ۶ — مارچ ۱۸۱۵ء

۹۱ سند عطیہ علاقہ راجہ جگت چند بلاسپور کو — ۲۱ — اکتوبر ۱۸۲۰ء

۹۲ سند عطیہ راجہ رام سنگھ واسطے مقام ہندور — ۲۰ — اکتوبر ۱۸۲۵ء

۹۳ سند راجہ رام سنگھ واسطے ٹھکرائی بلوکی کے — //

۹۴ سند عطیہ ضلع مالاو بنام راجہ رام سنگھ بالاگڈھ کو — ۲۹ — اکتوبر ۱۸۱۵ء

۹۵ سند عطیہ نسبت علاقہ بالاگڈھ مع حقانیت جیا جیا گنگہ کو — ۹ — جنوری ۱۸۱۶ء

۹۶ سند بنام مہندر سنگھ ٹیکا مقام بسایر — ۲ — نومبر ۱۸۱۵ء

۹۷ سند عطیہ رانا مہتار سنگھ نسبت جبر ٹھکرائی ایوتھل — ۶ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۹۸ سند ثانی بنام رانا سنسار سنگھ — ۱۱ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۹۹ سند عطیہ پرگنہ پونر بنام رانا سنسار سنگھ — ۵ — اپریل ۱۸۲۳ء

۱۰۰ سند عطیہ ٹھاکر جگت سنگھ باگھل — ۳ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۰۱ سند عطیہ ٹھکرائی جوبل رانا پورن چند جوبل کو — ۱۸ — نومبر ۱۸۱۵ء

۱۰۲ سند عطیہ رودر پال بجی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۰۳ سند عطیہ ٹھکرائی بجی رانا رن بہادر کو — ۱۰ — جولائی ۱۸۴۵ء

۱۰۴ سند نسبت ٹھکرائی کنہرسین رانا ہیر سنگھ کو — ۷ — فروری ۱۸۱۶ء

۱۰۵ سند عطیہ رانا بھوپ سنگھ کوٹھر کو — ۳۰ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۰۶ سند عطیہ گوبردھن سنگھ دہامی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۰۷ سند عطیہ مہندر سنگھ کو — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۰۸ سند عطیہ دلیپ سنگھ بگہاٹ کو — ۱۳ — جنوری ۱۸۶۲ء

۱۰۹ سند عطیہ ٹھاکر بیجک راج جبن کو — ۲۱ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۱۰ سند عطیہ ٹھاکر سنسار وسیلوک کو — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۱۱ سند عطیہ مالک بھوسچا کو — ۴ — ستمبر ۱۸۱۵ء

۱۱۲ سند نسبت ٹھکرائی تارک ٹھاکر ... — ۱۳ — جنوری ۱۸۱۵ء

۱۱۳ سند عطائی ٹھکرائی تارک ٹھاکر جیت سنگھ پسر ٹھاکر کرم سنگھ — ۲۷ — جون ۱۸۴۳ء

۱۱۴ سند عطیہ ٹھاکر راے سنگھ دوکانہ کو

۱۱۵ سند عطیہ ٹھکرائی کنل رانا بہادر سنگھ کنل کو — ۲۰ — دسمبر ۱۸۱۵ء

۱۱۶ سند عطیہ ٹھکرائی درکوٹی رانا سنسار ام کو

بہاولپور

۱۱۷ عہدنامہ درمیان ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر کو — ۲ — فروری ۱۸۳۳ء

۱۱۸ شرائط ضمیمہ ایضاً — ۵ — مارچ ۱۸۳۳ء

۱۱۹ تفصیل محصول جو لیا جاوے گا اوپر ناؤن کے جو اوپر دریائے ستلج کے چلاتے ہیں — ۱۱ — اکتوبر ۱۸۳۳ء

۱۲۰ محصول ... آمد و رفت کشتیان ... — ۱۵ — اگست ۱۸۳۸ء

۱۲۱ اقرارنامہ نسبت لینے محصول اوپر مال سوداگری راجہ بہاولپور کے علاقہ سے ... — ۱۱ — ستمبر ۱۸۴۳ء

۱۲۲ عہدنامہ درمیان ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر ... بہاولپور — ۵ — اکتوبر ۱۸۳۸ء

۱۲۳ اقرارنامہ محمد صادق خان بابت استعفا دعوی تخت بہاولپور

کشمیر اور صوبجات اوس پار ستلج کی

۱۲۴ عہدنامہ درمیان گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ گلاب سنگھ — ۱۶ —

۱۲۵ سند مہاراجہ رنبیر سنگھ کشمیر — ۵ — مارچ ۱۸۶۲ء

۱۲۶ سند نسبت عطائی علاقہ ہائی بوندی اور تھولی راجہ رنبیر سنگھ بہادر کپورتھلہ کو — ۱۵ — اپریل ۱۸۵۹ء

۱۲۷ سند راجہ کپورتھلہ

کشمیر

۱۲۸ سند نسبت عطائی منڈی راجہ بلبیر سین منڈی کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۴۶ء

۱۲۹ سند نسبت عطائے علاقہ چمبا راجہ سری سنگھ کو — ۶ — اپریل ۱۸۴۸ء

۱۳۰ سند نسبت عطائی صوبہ سلیت ... راجہ اوگر سنگھ کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۴۷ء

۱۳۱ سند عطیہ سردار شمشیر سنگھ سندھان والا و راجہ تیج سنگھ کو

پشاور

۱۳۲ اقرارنامہ قوم مومند بلیم زئی خیل — ۱۱ — جولائی ۱۸۵۲ء

۱۳۳ اقرارنامہ ساتھ قوم رانی زئی خیل — ۱۰ — اگست ۱۸۵۲ء

۱۳۴ اقرارنامہ ساتھ حسن خیل اور آشو خیل کے — ۲۵ — نومبر ۱۸۵۳ء

۱۳۵ اقرارنامہ ساتھ جوالکی آفریدی بوری کے — ۱۱ — جنوری ۱۸۵۴ء

۱۳۶ اقرارنامہ ساتھ کلی آفریدی کوہاٹ ... کے — یکم — دسمبر ۱۸۵۳ء

۱۳۷ اقرارنامہ ساتھ قوم نبروتی اور فیروز خیل کے — ۳ — دسمبر ۱۸۵۳ء

۱۳۸ اقرارنامہ ساتھ جوالکی آفریدی — ۳ — دسمبر ۱۸۵۳ء

۱۳۹ اقرارنامہ ساتھ قوم سیاہ ... کے — ۶ — دسمبر ۱۸۵۳ء

۱۴۰ اقرارنامہ ساتھ سرداران ربیعا خیل کے — ۲۰ — ستمبر ۱۸۵۵ء

۱۴۱ اقرارنامہ ساتھ ... خیل کے — ۱۱ — جنوری ۱۸۵۶ء

۱۴۲ اقرارنامہ ساتھ کوکی خیل قوم آفریدی خیل کے — ۱۴ — اگست ۱۸۵۵ء

۱۴۳ اقرارنامہ ساتھ ملک خیل کے

۱۴۴ اقرارنامہ ساتھ قوم ملک سیاہ کے — ۱۳ — ... ۱۸۵۶ء

۱۴۵ اقرارنامہ ساتھ کیل ورکیا پٹھان کے

۱۴۶ اقرارنامہ ساتھ منصور ریٹیا ۔ ۲ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۱۶ء

دیرہ جات سرحد

۱۴۷ عہدنامہ سالم خیل قوم محسود وزیری ۔ ۲۹ ۔ جون سنہ ۱۸۶۱ء

کابل

۱۴۸ عہدنامہ ساتھ بادشاہ کابل کے ۔ ۱۷ ۔ جون سنہ ۱۸۰۹ء

۱۴۹ عہدنامہ ساتھ گورمنٹ انگریزی اور دوست محمد خان والی کابل ۔ ۳۰ ۔

۱۵۰ شرائط اقرارنامہ درمیان امیر دوست محمد خان اور جناب سرجان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب ۔ ۲۶ ۔ جنوری سنہ ۱۸۵۷ء

اپنڈکس یعنی تتمہ ستلج اسطرف

اسنادعطیہ راجہ وزیر سنگھ فریدکوٹ کو ۔ ۲۱ ۔ اپریل سنہ ۱۸۱۳ء

گذارش

ازانجاکہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ کے واسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد وکلا تک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خریداس یوسف ہر دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید او رعرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ دہراج والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر ہفت جلد بقدر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبدالنبی خانصاحب میرمنشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہین معہذا شکرگزاری جناب معلی القاب مہاراجہ مانسنگہ بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر ہفت مجلد خرید فرماوینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جوکہ سرکار ہای مشرح ذیل سے بھی خیرخواہ کو عقیدت حاصل ہے لہذا گذارش ہے کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر جلدین خرید فرمانا مدنظر کیمیا اثر ہو اونکی نسبت نفاذ حکم فرمایا جاوے تا بعد اوسکی ادای شکریہ سے اعزاز حاصل کیا جاوے ورنہ درصورت فروخت ہوجانے اس یوسف ہر دل عزیز تمام کے اگر باقی نرہین تو ندامت کا خیال ہے ۔ فقط

جے پور	جودھپور	اودے پور	رام پور	حیدرآباد دکھن	بڑودہ	گوالیار	بنارس
لہارو	چھتر پور	ریوان	محمد آباد عرف ٹونک	جاورہ	رتلام	اندور	میسور
نابھ	کپورتھلہ	کشمیر	جھیند	سرمور ناہن	بردوان		

العبد

بندہ منشی نولکشور مالک چھاپہ خانہ مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ درحضر

انتباہ

ہرچند پہلی جلد کی خریداری ان ریاستون مذکورہ بالا سے کم و بیش ہوتی مگر جسقدر کہ سرکار فیض آثار معلی القاب جناب مہاراجہ صاحب خانخانان مصاحب فرزندخاص دولت انگلشیہ منصورالزمان امیرالامرا مہاراج ادہیراج راجیسر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر والی ممالک پٹیالہ دام ملکہ واقبالہم سے ہوئی نہین ہوئی اسواسطے یقینی امید ہے کہ متعدد جلدون کی خریداری مطبع کو اعانت اور اس عمدہ تواریخ کی اشاعت سے ایک قوت عبرت و حیرت حاصل کرین فقط

ترجمه جلد دوم

منجمله سات جلد کتاب

عهدنامجات و اقرارنامجات و سند سرکار شاهنشاهی انگلستان

و هندوستان با والیان ملک و راجگان و نوابان و روسای

اندرونی محدوده لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

و اوده و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

دیباچہ

بنظر اسکے کہ غلطی نقشے مین درباب قبضہ علاقہ انگریزی بامر ہندوستانی متصور ہو بالکہ علاقہ جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاسکے گو وہ علاقے کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر رئیسان ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بطور علاقہ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودھ کے اور کوہ ہمالہ کے سنہ ۱۸۱۶ء مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی سال مین بابت قرضہ باقی اودھ کے حوالہ شاہ اودھ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودھ سنہ ۱۸۵۶ء مین قبضہ سرکار مین آیا اور سنہ ۱۸۶۰ء مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقہ انگریزی درج نہین ہو گو سنہ ۱۸۵۶ء مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاسے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول دہلی بمقام رنگون بتاریخ ۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء فوت ہوا فقط

المرقوم ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

حصہ اول

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد متعلق اضلاع شمالی و مغربی و ملک اودہ و نیپال

دہلی

درمیان — بے انتظامی میر جعفر کے اور انتظام بنگالہ کے محمد قلی خان صوبہ دار الہ آباد کو ترغیب دو زمینداران کلان یعنی سندر سنگھ و راجہ بلونت سنگھ نے ملکی بنگالہ پر حملہ آور ہوا اوسکا رشتہ دار نواب اودہ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وہ مستقل حاکم ہو اوسنون نے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دربار سے بھاگ کر بندیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اور جسکے نام صوبہ داری بنگالہ وبہار و اڑیسہ بھی مرادا ہم قرار دیا —

بیچ آخر سنہ ۱۷۵۸ء کے فوج امیر محمد قلی خان و شاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودہ نے جو عقب فوج مین تھا قلعہ الہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلی خان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ و علاقہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کر کے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ اورونکے پٹنہ مین آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگر کچھ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریای کرمناسا سے عبور کر کے چلا جائیگا —

بیچ سنہ ۱۷۶۰ء کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا مین خبر قتل بادشاہ بدست وزیر اوسکو پہونچی اور اوسنے اپنے تئین شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودہ کو جسکے دست قبضہ مین وہ دراصل مقید تھا اپنا وزیر مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۱ء شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت وزیر اودہ سے تنگ ہو کر شامل فوج انگریزی ہوا وہان اوسنے قاسم علی خان سے جو بعد چند جانے میر جعفر کے صوبہ دار بنگالہ مقرر ہوا تھا ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہو جاوے تو وہ چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرے گا بعد ازان دیوانی بنگالہ و بہار و اڑیسہ کے انگریزی سرکار کو شاہنشاہ

روانہ دہلی ہوا کہ جاکر اپنے تخت موروثی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل کی
اور شمالی ہندوستان کو غارت کرکے دہلی پر قبضہ کرلیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کرکے خود کابل کو واپس گیا اور انگریزون کے باعث کمی روپیہ ومقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
بمقدمہ حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا —

بعد موقوفی اور شکست فاش عہ اوسکو بمقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے جو اوسکا قیدی تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتم بندیلکھنڈ مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی بہانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہوجائیگا اسواسطے بشمول اوسکے مہم عبور دریا کرمناسہ شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۷۶۴ء نصیب ہوئی شاہنشاہ مہم سے علیحدہ ہوکر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر بندکو اپنی ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کرکے تمام ملک
باستثناء غازی پور وبنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ا کے انگریزون کو دیدیا تھا
قبضہ شاہنشاہی مین آجاوے اسکی تجویز بہت ہوئی مگر کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے بوجہ اوسکے وقت طلب
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور اسواسطے ۱۷۶۵ء مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثناء
علاقہ الہ آباد وکوڑاہ کے جو بادشاہ کے قبضہ مین رہے اضلاع غازی پور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعدازین قبضہ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال مین ضرورت لکھنیکی نہین

شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جاکر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی کی تھی سزا دے واقعی دین
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اونھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھائین اور
ہرچند گورنمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اونھون نے نمانا اور جاکر مرہٹے سے ملے اور مرہٹے
نے اونکو بشان وتجمل بتاریخ ۲۵ ماہ دسمبر ۱۷۷۱ء دہلی مین لیجاکر تخت نشین کیا مگر اب شاہ عالم

اونکے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف براے نام تھا

بیچ سنہ ۱۷۷۳ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطای اضلاع الہ آباد اور کوڑہ کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالہ انگریزان حسب منشای سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قیدہونے کی لکھہ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ اضلاع وزیر اودہ کے ہاتھہ بابت پچاس لاکھہ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ سنہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی لائے تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹہ نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماوراے اوسکے ساٹھہ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھہ روپیہ ماہواری نقد اونکے واسطے اور مقرر کردی شاہ عالم نے تاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اونکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوئے اور اونکے بعد سنہ ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو ممانعت تھی کہ سواے قرب و جوار دہلی کے اور کہین نجائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم نسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی — دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلۂ گورنمنٹ انگریزی کے — سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط شاہ معزول پر یہ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون جانے کا ملا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو ملفوف ایک چٹھی میجر بکٹر منرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر سنہ ۱۷۶۴ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی —

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرادو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھہ رکھو تاکہ ظاہر ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھہ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے مین ملک کو بچالونگا اور زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ دونگا جو کچہ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دہلی چلا جاؤنگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جس نے مجھے اسقدر دقت اور تکلیف دی ہے میرا کوئی دوست معتبر سوائے انگریزون کے نہین ہے اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اونکا وقت ہے کہ ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روہیلے ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین —

شرائط جو بادشاہ نے قرار دین تھین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر ہکر منرو سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۴ع ملفوف بھیجی تھی —

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جنسے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بنا سے سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور خوشنودی تمام عنایات شاہی نسبت انگریزی کمپنی کے بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو ناحق شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو تعلقات نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ دستور بموجب مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمیع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچہ تعلق نہین مالگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اوسنے خارج کیجائیگی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی —

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوبھی خرچ بیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقے پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہوگا ادا کرینگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونہون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو ناخوش شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور مقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھاے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگہ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اونکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور آمد مذکورہ جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس موجب مالگزاری کمپنی کو دیا کرے اور حیج مالگزاری علاقہ مذکور اب کچہ تعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اوس سے خارج کیجاے گی —

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سواے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگہ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی —

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوست اپنا بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو اپنے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم سے زیادہ کرین اور ممانعت اشیاء منشی کی اور ایسے اشیا کی جوازروی
حکم خدا ممنوع ہین ملک مین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ موجب احکام محمدی
و رواج ملک کے کرین تاکہ باشندگان بامن وامان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہوان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط

المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ء

رام پور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کواغذ فورین دفتر گورنری تحریر ہوا

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامے تھے
شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے کچہ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکے
بیٹے علی محمد خان سے ہے جسکو بعض ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان نے اوسکو متبنی کر لیا تھا
علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان کے باشندے
اوسکے ساتھ جمع ہو گئے اور جو خدمت اوسنے مقابلہ سیدان بارہہ کین اوسکو خطاب نواب کا
عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ دار اودہ اوس سے ناراض ہو گیا اور
دہلی جا کر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد
مجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کر دے —

عرصہ قلیل کے بعد اوسکو علاقہ سرہند مین مامور کیا مگر بہ بدنظمی آخر دنون سلطنت شاہنشاہ مین
بباعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علیحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور
وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہو گیا —

قبل از وفات کے اوسنے انتظام نسبت اپنے چھوٹے بیٹون کے کر دیا تھا اور رہا ہو کر
آنے اوسکے دو بڑے بیٹون کے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور نابالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے
اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان برادر اور دوندی خان برادر زادہ داؤد خان کے کر دیا تھا
بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے —

اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اونھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا
جسمین رام پور اور کوٹھیرا شامل تھے اور جسکی آمدنی چھہ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی

جب مرہٹہ نے ۱۷۷۱ع مین شاہ عالم کو تخت دہلی پر بٹھایا تو اونھون نے اوسکو مشورہ دیا
کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہو کر روہیلون نے
اوسنے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ ۱۷۷۲ع کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جس کی رو سے
اتفاق باہمی بیچ جنگ و صلح کے قرار پایا اور روہیلون نے وعدہ کیا کہ نواب کو چالیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعد ازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اور اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارین ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلہ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جدوجہد کی اور جنگہای عظیم بر روی کار لائے مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ و صلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال ڈہانگ مشہور ہے فیمابین اوسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رامپور مین محفوظ رہے گا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بروقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ سنہ ۱۷۸۳ء کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تا کہ وہ چھیننے والے کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعد ازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شامل روہیلکھنڈ ہوگیا —

جب سنہ ۱۸۰۱ء مین روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے احمد علیخان سنہ ۱۸۴۰ء مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وراثت ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام از روے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کردیگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۸ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد سعید خان کا ہے لیا گیا ―

بجلدوے خدمات جو اونسے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی تعدادی ایک لاکھ کا بموجب سند نمبر ۹ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاے مگر بعد ازان دیہات سرحدی مرادآباد و بریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے ―

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر اوف دی اسٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار با وقار ستارہ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کردیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی از روے شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری جانشینی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی ۱۳ ضرب کی ہوتی ہے ―

رقبہ علاقہ رامپور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوے ہزار دو سو بتیس آدمی ہین ―

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ مابین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے ―

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی ― اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کرکے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لاوینگے اور ہرگز تجاوز اس عہدنامہ سے نہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تمامی عمر پابند اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہوکر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدانخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے ـــ

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کھاتے ہین کہ ہم بدل مطابق اس قول و قسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے

یہ عہدنامہ مستحکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۷ جون ۱۷۷۲ء

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان سے وزیر کے ساتھ کیا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اونکے ملک پر قابض کرا دینگے اب اونکو اختیار ہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر آنے بارادہ جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور بباعث موسم برشکال خاموش رہ کر بعد گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد متعلق وزیر کے ہوگا سرداران روہیلا بعد از امور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے اپنے گھر مین آباد ہون جب ایسا ہوگا تو دس لاکھ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دی جائیگی اور باقی تیس لاکھ روپیہ تین سال مین شروع ۱۱۸۶ فصلی سے دیا جائیگا ـ

یہ عہدنامہ روبرو گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ دستخطی و مہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنیل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین اوسکو ملک رامپور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھ چھہتر ہزار روپیہ سے ہے دونگا اور مین نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نرکھے اسواسطے مین یہ عہدنامہ لکھدیتا ہون کہ مین ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی حفاظت کرتا رہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری مین کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ فیض اللہ خان سوا میرے اور کسی سے اتفاق پیدا نکرے اور سوائے سرداران انگریزی کے اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے اور وہ میرے دوستون کو اپنا دوست اور میرے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرے اور اگر مین کسی سے لڑائی کرنے جاؤن تو وہ دو تین ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر مین ہمراہ فوج کے جاؤن تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کے ہمراہ میرے رہے اور اگر بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو مین چار ہزار سپاہ اور اوسکے ساتھہ مقرر کرونگا تاکہ وہ اس فوج کو بھی اپنے ساتھہ رکھکر ہمراہی میری کرے اور مین اوسکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرائط پر مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین علاقجات مذکورہ جمع تعدادی مسطور فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی بہتری اور بہبود مین کوشش بلیغ کرونگا۔

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو مین بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلوتہی اوسکی بہبودی مین نکرونگا۔

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دریا کے روانہ کرے گا۔

مین نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کو سرانجام دونگا۔

مہر کرنیل چمپین

ماہ رجب ۱۱۸۸ھ

مہر وزیر

نقل عہدنامہ دستخطی و مہری فیض اللہ خان اور کرنل چمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے از راہ
مہربانی ایک ملک مجکو دیا مین قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا ورسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہون
کہ مین ہمیشہ جب تک زندہ ہون تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور مین اپنے پاس پانچ ہزار
سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نہ رکھونگا اور نواب وزیر کسی سے آمادہ جنگ ہونگے
مین اونکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجینگے تو مین دو یا تین ہزار آدمی اپنے
اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائینگے تو مین بھی خود اپنی فوج لیکر اونکے ہمراہ
جاؤنگا اور مین کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سواے وزیر کے نکرونگا اور کسی سے رسم تحریرات
جاری نرکھونگا اس سے سرداران انگریزی مستثنا ہین اور جو کچھ نواب وزیر مجھے حکم دینگے مین اوسکی
تعمیل کرونگا اور مین ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی مین اونکا شریک اور جانب دار رہونگا۔
مین نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان
شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر مین خلاف اسکے کرون تو خدا اور رسول مجھے سزا دین۔

مہر فیض اللہ خان — ماہ رجب ۱۱۸۸ھ — مہر کرنیل چمپین

نمبر ۳

ترجمہ تحریر جو میجر ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

مہر کمپنی — دستخط جی پی الریل سکریٹری

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر
حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہین اور ازانجملہ
یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہین فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ
خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین مین گاہ گاہ تکرار اور شبہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب
فیض اللہ خان نے بوساطت میرے درخواست کی کہ نواب وزیر اس شرط کو جس سے اوسپر
فرض ہے کہ بوقت ضرورت فوج سے مدد کرے منسوخ کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ
بعوض اس خدمت یا مدد کے وہ پندرہ لاکھ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھ فوراً پانچ لاکھ

خریف مین اور دو لاکھ روپیہ ۱۱۹۱ فصلی مین اور باقی تین لاکھ روپیہ شروع خریف ۱۱۹۲ فصلی مین ادا کریگا
اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرط مذکورہ بالا عہدنامہ سابق سے مسترد
کریگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۷ ہجری مگر باقی شرائط عہدنامہ کے بحال اور
برقرار رہینگی فقط مجھے جو نواب وزیر اور ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ
آیندہ نواب وزیر توقع [illegible] فوج کے ملنے کی نہ رکھیگا اور اگر احیانا وہ طلب کریگا جب تو جناب اوسکے نائب منجانب ارباب کونسل
ہین وہ اس بارہ مین انکار اوس سے کرینگے بشرطیکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہدنامہ
کی تعمیل کرے جو مطابق اوسکے اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے
اوسنے فوج دینا [illegible] نواب فیض اللہ خان کسی مستاجر نواب وزیر کو ترغیب نہ دے
اور اپنے علاقے مین رہنے نہ دے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہدنامہ سابق کی کرے گا
اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی مستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب نہ دینگے
اور نہ اپنے ملک مین پناہ دینگے مین اس عہدنامے کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہون
کہ نواب فیض اللہ خان خرچ مددہی سپاہ سے بری کیا گیا اور تحریر ضمانت منجانب ارباب کونسل جو
بنام اور بنا بر نواب فیض اللہ خان تھا دیتا ہون۔

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۱۷ ماہ فروری ۱۷۸۳ ہجری

دستخط وارن ہسٹنگ

دستخط ایڈورڈ ویلر

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹیبل

منظور ہوا گورنر جنرل [illegible]
فورٹ ولیم بتاریخ
۳۰ جون ۱۷۸۳ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط رابرٹ گریگری

اسسٹنٹ رزیڈنٹ دربار وزیر

نمبر ۵

ترجمۂ عہدنامۂ تمہیدی فیما بین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا ۔

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیما بین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی ۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا ۔

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو اماناً حوالہ کمپنی کر دینگے موجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پس ماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وقت اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی کم رف مین آئین جبسے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا دے کر باقی روپیہ طلب ہوا ۔

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رامپور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبد اللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر ہوگا جب تک احمد علیخان سن تمیز ہژدہ سالگی پہونچیگا ۔

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کر دے گی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوس وقت فوج

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی یہان سے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جاویگی —

المرقوم مقام تپاگھاٹ کمپوی انگریزی تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

(مہر) یہ مہر نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحیی علیخان بہادر ہزبر جنگ کی ہی

(مہر) یہ مہر مستر جارج فردرک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے —

(مہر) یہ مہر نصر اللہ خان کی ہے —

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیما بین وزیر الممالک بہادر نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحیی علیخان بہادر ہزبر جنگ اور نواب احمد علیخان بہادر کے تحریر کیا —

چونکہ از روے عہدنامہ تمہیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر ۱۷۹۴ء مہری نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر و جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصر اللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف ہے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکور کے منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصر اللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فردرک چیری صاحب منجانب ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی ہند شرائط مفصلہ ذیل کا وعدہ کرتے ہین —

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اونسے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بعوض اسکے شرط دوم

عہدنامۂ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کچھ تکلیف خاندان اور شہر کا ہ مذکور کو واسطے کسی قصور موقوعہ قبل تاریخ پنجم جمادی الاول سنہ ۱۲۰۹ھ کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق اوسنے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی اپشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہے اور جسکی تاریخ ۷۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن قبضہ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توفیر محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصر اللہ خان بہادر پسر نواب عبداللہ خان مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر کے مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصر اللہ خان بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نی برطبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم کے دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی فریقین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بعمر بست و یک سالگی پہونچے گا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قائم اور جاری رہے گا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ
نواب نصراللہ خان بہادر مرجاوے یا کسی سبب سے اپنے عہدۂ محافظی نواب احمد علیخان بہادر سے
اور منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاوے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بصلاح کمپنی مذکور
کسی شخص کو روہیلوں مین سے پسند کرکے اس عہدے پر مامور کرینگے —

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ
بہادر کے محررہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے
کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین
کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور
انحراف شرائط عہدنامہ ہذا کو شکستگی عہد و دوستی منجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب
وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے —

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فردرک چیری صاحب کی منجانب کمپنی مذکور اور
تصدیق بدستخط ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دونقول مین
ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو
دی گئی اسیطرح دونقل قبولیت مذکورۂ شرط ششم عہدنامۂ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی
ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو
دی گئی اور سند جسپر مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم
عہدنامۂ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی بمہر نواب وزیرالممالک
آصف جاہ بہادر کے جارج فردرک چیری صاحب کو دی گئی —

المرقوم مقام بریلی تباریخ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ مطابق ۳ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل و مہر ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۶ - ماہ مارچ ۱۷۹۵ء ہوئی —

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ از روی عہدنامہ تمہیدی مرقومہ ۵ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۷۹۴ء اور بمہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مستر جارج فردرک چیری صاحب ریذیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصر اللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمردیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کیے ہین اسواسطے مین نصر اللہ خان بہادر جو از روے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیردار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون —

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مذکور مین ظاہر کیا ہے کہ اونھون نے قصور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور اونکی شرکا کے معاف کیے مین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ کچھ تکلیف بابت قصورات موقوعہ قبل پنجم ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اوسکی شرکا کو نہ دیجائیگی —

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھہ مین ایک سند مہری دی ہے جسکی پشت پر نام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۶ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو عقائد فرمانبرداری و وفاداری درست

نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجہ سند کے
مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس
جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکرگزار نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس
عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتہ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان
بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصراللہ خان ولد نواب عبداللہ خان مرحوم
محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور منصرم جاگیر کا تا لبست و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر
کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدہ نواب احمد علیخان بہادر مد نظر رکھکر اس کام کو مین
حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان
مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہیگا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ
اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو
بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم
و محمد علیخان مرحوم کے دیگئین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصدی فریقین مین
طلب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی
حکومت اس جاگیر مین کر سکیگا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنے پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکہ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء
مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سنہ واسطے گذارہ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنؤ جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلۂ ذیل بمقام رام پور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع سنہ ۱۲۰۲ فصلی سے دیا جائیگا۔

حسین علیخان کو	مبلغ ایک سکہ
فتح علیخان کو	مبلغ ایک سکہ
ناظم علیخان کو	مبلغ ایک سکہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ ایک سکہ
قاسم علیخان کو	ایک سکہ
کریم علیخان کو	مبلغ ایک سکہ

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچے گا تو بھی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدا نخواستہ مین مرجاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کرکے عہدہ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین منظور کرتا ہون کہ از روے عہدنامہ مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور تصدیق ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دونون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری مجکو ملی ہے کمپنی مذکور صاحب پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اس عہدنامہ با قبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فردرک چیری صاحب کے رہی اور بابت نواب احمد علیخان بہادر کے بابت قبضہ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے مطابق سند مذکورہ شرط دوم عہدنامہ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فردرک چیری صاحب کو بمہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی ہین ۔

المرقوم بمقام بریلی بتاریخ ۱۰ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرارنامہ یا سند منظوری منجانب نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر بنام ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ۔

چونکہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے ازروے ضمانت نامہ مرقومہ ۱۰ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سرجان شور بارنٹ گورنر جنرل امور کمپنی بملک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہوکر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصراللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوی ہین کہ شرائط قبولیت مرقومہ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصراللہ خان بہادر ہوکر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی ہے تعمیل کامل ہوگی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی لپشت پر نام محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھہ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل جسکو مہری میری مستر جارج فردرک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے مین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین ۔

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۔ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض نصر اللہ خان مع جوابات اسکے محاذی

سوال اول	جواب اول
خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رام پور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اوسکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔	غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔
سوال دوم	جواب دوم
کوئی سدباب درباره ادای بقایاے سرکار وزر قرضہ وتقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہو یا ان محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم سے علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی ادائی دلوادے ۔	جاگیردار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایاے زر قرضہ یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہوگئے ہین دست اندازی کرے۔
سوال سوم	جواب سوم
وہ قطعات زمین جو افغانان وافسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم مین فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال وبرقرار کیے جائین۔	یہ اختیار جاگیردار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔
سوال چہارم	جواب چہارم
مسمی تلسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے	تحریر اس مضمون کی نواب صاحب نے لکھ بھیجی ہے

یہان سے جا کر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین کے آدمی اور مرہٹے تنگ کرتے
ہین اور یہان آنے نہین دیتے چونکہ حسابات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
مزاحم کسی طرح سے نہو اور اوسکو یہان واپس
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر مامور ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رامپور سے ہنگام جنگ لٹگیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو اسباب مسروقہ بعد تحقیقات ملجاوے —

جواب پنجم

جواب مبنی اوپر انصاف کے حضور سے صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے ایسی جانداد کے گذرانیگا —

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ خان مل سے خرید کیے تھے اور وہ ابتک اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ حضور ایک حکم بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ اونکو واگذاشت کردے —

جواب ششم

جو سے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے واگذاشت ہوگئے ہین —

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہای دیہات خرید کردۂ سعو خان غلام علی الدین خان وغیرہ افغانان جو سرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات جاگیر مین حاصل ہے —

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک
تھے جب تک وہ دامن کوہ مین گئے سب مجھے
امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے بعام
ناظم بریلی صادر ہو —

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی
درباب اون لوگون کے جو علاقہ وزیر مین رہتے
ہون اور نمانگری علاقہ احمدعلیخان مین کرتے
ہون اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات
چورون کو سزادین اور مال مسروقہ ساکنان
جاگیر کو واپس دین —

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے
تھی وہی مرعی رہے گی —

سوال نہم

جو محصول اسباب تجارت افغانان پر
سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور
اہلکاران پرمٹ سرکار زیادہ طلب نکرین —

جواب نہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے
وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا —

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے دادوستد حفاظت
کے وقت کی کسیکے ساتھ ہو وزیر کے حکم
سے مسموع نہین ہوئی تھی پس اب بھی کسی
سے مزاحمت اون دادوستد کے باعث
نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی
سماعت نہو —

جواب دہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے —

سوال یازدہم جواب یازدہم

موضع صاحب گنج واقع پرگنہ حضرت نگر دھیہ اگر یہ موضع محالات جاگیر مین آگیا ہے تو جاگیردار
معافی فیض اللہ خان نے ساعت رای مرحوم کو اختیار حاصل ہے
دیا تھا مین چاہتا ہون کہ ایک پروانہ درباب
معاف رہنے اس موضع کے عنایت ہو

المرقوم ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ھ ہجری

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہدنامہ نواب محمد سعید خان

برطبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رامپور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے مین اسواسطے بیان کرتا ہون کہ جو کام میرے تعلق ہوگا وہ ازروے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور متوسلین اوسیطور پر بسر کرینگے اور اونکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے اب تک ہوتی تھی اور مین اسطرح اونسے پیش آونگا کہ وہ بامنیت اور خوشی بسر کرینگے اور درباره تنخواه خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو اب تک ہوتا آیا اور میری صحبت و اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملا کرے گی

دختر نواب مرحوم .... ماہواری

صاحب محل .... ماہواری

ممتاز محل .... ماہواری

چاندرانی .... ماہواری

ڈیوڑھی بالاخانہ .... ماہواری

دھاری خند . . . . سا ماہواری

ماں سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور . . . . ۱۸ ماہواری

مادر دختر نواب مرحوم . . . . سا ماہواری

کلو خانم . . . . ۵ ماہواری

ننھو خانم . . . . ۵ ماہواری

پدمنی . . . . ۵ ماہواری

چارگانے والیان . . . . ۵ ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام اجنٹ

دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ
۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

عہد نامۂ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ مین منظوری ہنور بل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رام پور مین مقرر ہوا ہون مین اقرار کرتا ہون اور تصدیق بمہر کرتا ہون کہ امورات جاگیر ند کو بلطف اور عدل سے سرانجام دونگا اور بیٹھا نون سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق مین درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل مین لاؤنگا۔

دستخط آر الگزینڈر
اجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر اجنسی متعلق
دفتر کمشنری قسمت روہیلکھنڈ
مقام بریلی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رام پور کو بتاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۸۶۰ء عطا کی ۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رام پور نے شروع بلوہ سے آخر تک نمک حلالی اجنت نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کا اور بچانے زندگی عیسائیان و کرنے دیگر خدمات الفت کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی نواب کی شکرگزاری سابق ادا ہوچکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہوچکا ہے اور تعداد ضرب سلامی بھی ایزاد ہوچکی ہے اور اوسکے خطاب مین بھی افزونی ہوچکی ہے مگر ماسوا اسکے اب اور قدر اونکی خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مرادآباد حسب مندرجہ تفصیل علیحدہ جمعی مبلغ [illegible] دوامی ونسلاً بعد نسل عطا فرماتے ہین مواضعات مذکورہ مفصل اب شامل علاقہ قدیم نواب کے کیے گئے اور وہی شرائط جو نسبت اوسکے علاقہ قدیم کے مشروط ہین اس پر بھی متعلق متصور ہونگے ۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۱	چومحلہ	پیپریا دوپٹی	منشی مادھو سنگھ و دوری لال	[illegible]
۲	ایضاً	بھیکم پور	ہوری لال	[illegible]
۳	سرساواں	رسول پور	فیض اللہ خان	[illegible]
۴	״	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	[illegible]
۵	״	نرسوا	نوبچند وغیرہ	[illegible]
۶	״	کرسولا	سلوخان وغیرہ	[illegible]
۷	״	کرسولی	مصطفے خان	[illegible]

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منبردار	جمع
۴۸	اجاون	سوبار کھیڑا	احمد یار خان	اسمالو
۴۹	؍؍	راشدنیا	ٹھاکر داس وغیرہ	اسمار
۵۰	؍؍	سمرا	ہری رام وغیرہ	لالا
۵۱	؍؍	دہلیا	گوبند رام وغیرہ	ا
۵۲	؍؍	ھنکیہا اسکلاجیاپنی	ٹھاکر داس	لمار
۵۳	؍؍	لودھی پور	احمد یار خان	حا
۵۴	؍؍	جگدیس پور	گوبند رام وغیرہ	سا
۵۵	؍؍	سہاری	سوبھا رام	الا
۵۶	؍؍	ہرددا	اوتم چند وغیرہ	اسار
۵۷	؍؍	بھورکھا	غلام حسین	ا جاعہ
۵۸	؍؍	بھورکھی	محمد الطاف علی	لالا
۵۹	؍؍	منجھیانا	غلام ناصر خان	ا سا
۶۰	؍؍	سلہی عرف بڑاگانون	محمد الطاف علیخان	اسا
۶۱	؍؍	دیوری خرد	چنی لال وغیرہ	اسمار
۶۲	؍؍	گنبھری	محسن علیخان	ا ما
۶۳	؍؍	ہرددپور	گوبند رام وغیرہ	لار
۶۴	؍؍	راج پورا	راجا رام	لا
۶۵	؍؍	گودلریا بھات	موتی لال وغیرہ	اسما
۶۶	؍؍	اگوندا	فضل امام	لا
۶۷	؍؍	جوہرا	کھیم سنگھ	ا امار

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۶۸	اجاون	پیورا	دیبی داس وغیرہ	لاہ ـہ
۶۹	״	رتھورا	چینی لال وغیرہ	ا۔ اسماعہ
۷۰	״	اہیمی	بلدیو سنگھ	ا۔ اسمار
۷۱	״	گیلوسا	فقیر محمد خان	لماعہ
۷۲	״	جنگ پور	دھرنی دھر وغیرہ	سا۔ یعہ
۷۳	״	ہمت گنج	کلن چند	اسمار
۷۴	״	عنایت پور	کلیان سنگھ	سار
۷۵	״	بھوجپورا	دوارکاداس	ا۔ اسماعہ
۷۶	״	دیوری بزرگ	دھرنی دھر	سا۔ عہ
۷۷	״	کلیانپور	״	ا۔ ـہ
۷۸	״	بابھدر پور	نند رام	عار
۷۹	״	سرسا	شیودیال وغیرہ	سا۔ عہ
۸۰	״	پچپولی	مسماۃ سنائت بیگم	اسماعہ
۸۱	״	پورنیا	شیخ غلام حسین	ا۔ ما۔ ـہ
۸۲	״	نگلیتا بھات	چتربھوج وغیرہ	لاہ ـہ
۸۳	״	شیام پور	ہیرالال	لماعہ
۸۴	״	گنگاپور	پیارے لال	سا۔ عہ
۸۵	״	سنگرا	وارثان غلام محی الدین	ا۔ سما یہ
۸۶	״	بہانا	چیت رام	ا۔ ما۔ ـہ
۸۷	״	لکھی پور بسنا	چھوٹے لال وغیرہ	عما لوعہ

ترجمۂ خریطۂ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رام پور والا بنام ہنور بل لفٹننٹ گورنر بہادر اضلاع شمال مغربی

بعد القاب معمولی

رسید خریطہ ہنور بل لفٹننٹ گورنر بہادر درباب ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال و دیگر زمینداران مواضع سنے جو جاگیر مین نواب مذکور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ ہند پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق بالکل قائم اور بحال رہین تحریر ہوکر درباره توقیع لفٹننٹ گورنر بہادر کہ نواب دعویداران کے دعاوی فرجی اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹننٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاءاللہ حقوق زمینداران درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا کیونکہ اونکی نیت درست اس امر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین ۔

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شوکلی مترجم

نمبر ۱۰

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رام پور والی کو ملی ۔

مرضی ملکۂ معظمہ کی یہ ہے کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتی ہین دوامی ہو اور یہ کہ ثبات اور عزت اونکے خاندان کی جاری رہے مین اسواسطے خواہش ملکۂ معظمہ کی تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمھارا جانشین ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو از روی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا ۔

مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے کسی سے متخلل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جب تک ان عہدنامجات اور اقرارنامجات و عطایات کی تعمیل بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی ۔

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل اشتمال روہیلکھنڈ گورمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقہ وزیر اودہ تھا اور خراج چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج ازروی عہدنامہ وزیریہ جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ ۱۸۰۲ء کے نواب نے عہدنامہ نمبر ۱۱ قرار دیا اوسمین مشروطیہ ہوا کہ علاقہ گورمنٹ انگریزی کو دیا جاے اور سالانہ نقدی تعدادی ایک لاکھ آٹھہ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جائے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامے نے ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ۔ جنوری ۱۸۵۹ء کو بعجوای اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپشل کمشنر صاحب کے بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورمنٹ انگریزی کے اندر بلوے مین سرداری فوج کرنا اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا قبل اور مابعد قتل اکثر رعایاے انگریزی و یورپ زاد عیسائی و ہندوستانی کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چھٹی اوسکو میجر بیروصاحب اسپشل کمشنر ہمراہ کیمپ سپہ سالار بہادر نے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہوا اور یہ چھٹی مین لکھا تھا کہ معافی انھی لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہوا اور اوسکو شہر عدن تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کردیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا تو حکم قصاص جو نافذ ہوچکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ فیمابین گورمنٹ انگریزی اور نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہوگئے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اثر پذیر اوپر حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو ازروی شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جائداد اور تنخواہ سالانہ جو از روی شرائط ۳ و ۴ و ۶ کے مقرر ہوئی تھی
اب ضبط ہوکر قدرے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہوا جنکی اور کوئی صورت بسر کی
نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی نہوا ہوگا مگر پنشن از روی شرط پنجم اور زمین معافی
و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور
جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے —

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت سنہ ۱۸۰۲ عیسوی

عہدنامہ فیما بین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان درباب سپرد کرنے
واسطے ہمیشہ کے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو آج تک
قابل ادا ہونے آنریبل کمپنی کے منجانب نواب تھے اور جو آنریبل ہنری ویلی لفٹنٹ گورنر
اضلاع مفوضہ اودہ نے باختیارات عطیہ ہزاکسیلنسی یعنی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق
اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور
جانشینون کے منعقد کی تھی —

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد آنریبل
ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ۱۲۱۰ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثنا ہتند کرہ
ذیل منتقل کرتے ہین —

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے
کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور
اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہوگا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ
نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز اور ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا رتبہ اور عزت کے

لائق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستونسے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہنوربل لفٹننٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دوہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراؤ بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراؤ بیگم کی معرفت روپیہ مذکور درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت اونکے والد کے تھے اور موضع سرائے تجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ ازآن نواب تصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران وہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خرومند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے بموجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسیدیا بندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمہ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ واسطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلاروے ورعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کی روبرو نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی —

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہےگی کہ جب تک یابندہ کا طریق قابل خوشنودی واطمینان گورمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا —

امام خان .... مبلغ ــــ سالانہ

پرل خان ومحمد خان .... مبلغ ــــ سالانہ

رحیم بخش وکیل نواب حاضر باش محکمہ انگریزی مقیم ... مبلغ ــــ سالانہ

احمد بخش ومحمد ضیاء .... مبلغ ــــ سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی وروزینہ وسالانہ پنشن وجاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوے تھے —

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا مقرر ہوکر ختم ہوا بمقام بریلی بتاریخ ۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ء مطابق ۳ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۷ ہجری اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہر ودستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی اور نواب نے ایک نقل اپنی مہری ودستخطی ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور ہنوربل ہنری ویلسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری عہدنامہ بمہر ودستخط ہزاکسلنسی یعنی ذی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے —

مہر ہنوربل ہنری ویلسلی	مہر نواب امداد حسین خان

دستخط ہنری ویلسلی

یہ عہدنامہ منظور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ ۲۸ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ عیسوی ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسا رام زمیندار گنگاپور سے ہوئی جسنے سنہ ۱۷۴۰ع مین وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگہ جانشین ہوا بلونت سنگہ حملہ بنگالہ مین جو سنہ ۱۷۶۳ع کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور وہ بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج مین آیا سنہ ۱۷۶۴ع مین اوسکی زمینداری اودہ سے گورنمنٹ انگریزی پاس منتقل ہونی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت سے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ سنہ ۱۷۶۵ع شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقہ بلونت سنگہ کا دوبارہ اودہ کو دیا گیا اس [illegible] مالگذاری سابق ادا کرتا تھا اور [illegible] بقدر ادا کرے

سنہ ۱۷۷۰ع مین [illegible] وفات بلونت سنگہ کے وزیر اودہ نے [illegible] خاندان راجہ کو بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے [illegible] چیت سنگہ پسر بلونت سنگہ کو جانشین کردیا اور سند نمبر ۱۲ اپنی ضمانت پر دلوائی ازروے عہدنامہ [illegible] سنہ ۱۷۷۵ع مین ہوا تھا حکومت اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ [illegible] منتقل گورنمنٹ انگریزی [illegible] نام ہوئی سند نمبر ۱۳ راجہ کو عطا ہوئی جسکی روسے زمینداری اوسکی [illegible] اور اختیارات ملکی [illegible] اوسکے سپرد ہوا بشرطیکہ مالگذاری بتعداد بائیس لاکھ چہیاسٹھ ہزار ایکسو اسی روپیہ ادا کیا کرے اور نیز اس شرط پر کہ [illegible] اور ملک مین امن و امان رہے [illegible] راجہ کو اختیار سکہ کا بھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری رکھ سکے

سنہ ۱۷۷۸ع مین یہ تجویز ہوئی کہ راجہ علاوہ خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن سپاہ وغیرہ اوسکے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر سنہ ۱۷۷۹ع و سنہ ۱۷۸۰ع مین بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگہ ان امور کے منظور کرنے مین ناراض ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے مین تساہلی و تکاسلی کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان ناراضی پیدا ہوا اور یہ بھی خیال ہوا بلکہ یقین ہوا کہ وہ دشمنان گورنمنٹ سے تحریر رکہتا ہے [illegible] اوسکو [illegible] اوسکے اپنے مکان مین سنہ ۱۷۸۱ع [illegible] وارن ہیسٹنگ صاحب کے نظر بند کیا [illegible] فساد پیدا ہوا اور گارد جنگی جو راجہ پر

مقرر ہوا تہا سپاہ قتل اور راجہ مفرور ہوگیا اور اپنی فوج جمع کرکے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان
ہند سے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا
علاقہ ضبط ہوکر بموجب عہدنامہ نمبر ۱۰ اسکے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو
بشرط ادای مالگذاری تعدادی چالیس لاکہ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی ومالی ٹکسال
نہین ملی راجہ چیت سنگہ نے جاکر سیندھیا کے پاس پناہ لی اور سنہ ۱۸۱۰ع مین وفات پائی
راجہ مہیپ نراین سنہ ۱۷۹۵ع مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور
وہ بہی مرگیا اور سنہ ۱۸۳۵ع مین اوسکا برادرزادہ مہاراجہ ایشری پرشاد نراین حال جانشین ہوا مہاراجہ
[illegible] سنہ ۱۸۶۲ع [illegible] راجہ کو بذریعہ سند نمبری ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو
گورنمنٹ اوسکو اجازت دیگی کہ وہ یا کوئی اوسکے بعد اوسکے جسکو اپنا جانشین قرار دینگے
اوسکو متبنی ہوگا بشرطیکہ بموجب شرع ہندوان ورواج خاندان وہ استحقاق رکہتا ہوگا اس
مہاراجہ کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے

نمبر ۱۱

ترجمہ قول نامہ جو نواب شجاع الدولہ راجہ چیت سنگہ کو دیا

امورات زمینداری وقلعہ سرکار بنارس سرکار چنار ومحالات جونپور وغازیپور وبدوہی وکیلس گڈہ
مالیسر جاحی وسرکار غازیپور وسکندرپور ومحمدآباد پرشادی آباد وبہتر گنج وغیرہ جو ماتحت راجہ بلونت سنگہ
مرحوم کے تہے بہیت سابق مین اب تمکو دیتا ہون اب یہہ ضرور ہے کہ اپنے مہالی ناکار
بدستور جاگیر [illegible] ہی تم ماہ بماہ وسال بسال خزانہ سرکار مین اقساط مقررہ ونذر گذرانتے رہو
بعنایات ایزدی جس سے ترقی عزت وتوقیر تمہارے کی ہوگی وہ ظہور مین آویگا اور جمعیت
[illegible] میں [illegible] ہے اوس سے زیادہ کبہی آیندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم اور ثابت قدم
[illegible] ہوگے اور مالگذاری [illegible] رہوگے تو تمہارا ملک اور تمہاری رعیت
[illegible] کی قسم خدا وقرآن شریف [illegible] یہہ عہدنامہ جو فیما بین میرے اور
[illegible] اور تمہارے [illegible] کے سوای اس سے کبہی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۰ر ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۷۷ھ مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۷۶۳ عیسوی سے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگھ کو دیا

سرکار بنارس و جونار و محالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری و رقم سوائے و سائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس و ملبوس خاص و پرگنہ بودرہ وغیرہ و تعلقہ سکامو من متعلقات پرگنہ بھانڈہ بیس و پرگنہ بدوہی لکنیس گڈہ بجی پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد و پچاسونج وغیرہ مع مالگذاری و سائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی و نانکار و نصف جاگیر بدوہی و دیگر جاگیرات مرفوع القلم کی وجو کچھ رقم سنہائی سابق مجرا ملتی تھی مین اب کلیۃً دیتا ہون اور سپرد تمھارے کرتا ہون بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو اور پچاس سکہ کم سنہ بنارس اصل و اضافہ کے حسب تفصیل ذیل اور کچھ خرچ سہ بندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الہی اس پٹہ سے انحراف نہو گا

تفصیل ادائے راجہ بلونت سنگہ

بابت بنارس	[illegible] لکہ
بدوہی	ایک لکہ
لکنیس گڈہ	[illegible]
بجی پور	لکھ ان
غازی پور	[illegible] لک
شادی آباد	[illegible]

کل [illegible] لکہ

منہائی نانکار و نصف جاگیر مدد معاش و التمغا

مہر [illegible]

اصل دیپہ ادای راجہ بلونت سنگہ

مہر [illegible]

اضافہ مقبولہ راجہ چیت سنگہ مع لکھان ـ

اصل دیپہ ادای راجہ چیت سنگہ

مہر [illegible]

المرقوم ۲۰ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۹ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

تحریر منجانب گورنر بہادر بنام راجہ چیت سنگہ

اب جو وزیر الممالک نے ایک عہدنامہ مہری و دستخطی دیا ہے جسپر تمنے بھی دستخط کیے ہین اور مہر لگائی ہے مناسب کہ موجب اوسکے اور موجب عہدنامہ کے جو بمقام الہ آباد لارڈ کلایو صاحب اور وزیر سے دربارہ راجہ بلونت سنگہ تمھارے والد مرحوم کے ہوا تھا تم بخوشی تمام مالگذاری مقررہ وزیر کو ادا کرتے رہو اور کمپنی ہمیشہ تمھاری بہبود کی نگران رہیگی اور تمھاری نسبت حفاظت اور حمایت مبذول رکھیگی اور عہدنامہ مذکورہ بالا مین ہرگز انحراف یا شکستگی عہد نہوگی ـ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریڈفرن

مترجم فارسی

نمبر ۱۳۳

ترجمہ سند جو راجہ جیت سنگھ کو بابت زمینداری غازی پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان و متعلقان سرکار بنارس و غازی پور و جونپور واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بمضمون عہدنامہ نواب آصف الدولہ مرحوم بتاریخ ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ع کے قرار پایا تھا حاکمیت و انتظام سرکاران مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۳ ماہ جولائی سنہ ۱۷۷۵ع سے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور اسواسطے بمعہ حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام مہاراجہ جیت سنگھ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکور مطابق ضمن کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے دیتے ہین جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس مین ضرب ہوگا راجہ اوسکو موجب اپنے محلکے کے ضرب لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید او تعمیل امور مفوضہ مین نہین اوسکو لازم ہے کہ رعایت اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی ترقی مین کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان وغیرہ بد وغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان بلوہ انگیزان امنیت ملک کو ایسی سزا سے قرار واقعی دینگے کہ اونکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج تعدادی [illegible] روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق [illegible] روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور مین داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زر مالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ [illegible] مچھلی دار بنارس کا روپیہ جسمین دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چانول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہوگا ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو ادا دینا ہوگا اور جب زر مالگذاری کی ضرورت بمقام بنارس مین نہوگی تو وہ زر مالگذاری [illegible] روپیہ سکہ بلاتفاوت بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت مین اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی [illegible] ہوتا ہے پس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ [illegible] سکہ کلکتہ ہوتا ہے اور یہ رقم وہ کلکتے مین داخل کیا کریگا اور آخر سال مین بعد تصفیہ حساب حسب دستور اوسکو روپیہ مدخلہ مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہین ہے کہ ابواب ممنوعہ دارو غہ شاہی وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس بموجب عمل ہوگا تمام متصدیان و دیگر اشخاص مذکورہ بالا راجہ ممدوح کو اصلی اور واجبی قابض اور حقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بلاقصور کرو اور اوسکی حکومت کو بیچ امور متعلقہ صیغہ جات مذکور مین منظور اور قبول کرو واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ ۱۱۹۰ مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۶ عیسوی
دستخط گورنر جنرل بہادر اور اہالیان کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور و کوتوالی و ٹکسال واقع صوبہ الہ آباد رئیس کلان راجہ چیت سنگہ بہادر کو دیے گئے اور نیز عاملی و فوجداری۔

تفصیل محالات بوعدہ م

سرکار بنارس و چندیرا سرکار غازی پور محال جونپور مع مال و سوای حویلی محمد آباد بنارس لاتن دام یعنی خرچ پوشاک بادشاہ پرگنہ بہادری تعلقہ سکرا مو واقع چندار سکھی گدہ بجہ پور سکندر پور تہر یدشادی آباد ٹپہ سرکیا کوتوالی و دیگر امور بنارس بلا ادای و کوتوالی و دیگر امور جونپور بلا ادا ے محال ٹکسال بنارس بلا ادای معتمی بنارس سنگریزہ یعنی ورن شگی بنارس و دیگر محالات اٹھی ساندبی یعنی دفتر مفصفیات بنارس

نقل پٹہ عطیہ بجیب سنگہ

یہ پٹہ جسمین شرائط ذیل درج ہین راجہ چیت سنگہ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپور اور محالات سرکار جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بہادری تعلقہ سکرامو واقع پرگنہ جونپور گیت گدہ بجہ پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد ٹپہ سرکیچنا مع کوتوالی جونپور و بنارس ٹکسال بنارس معتمی بانصاب ورن سنگی مال و سوای اور دستور دیوانی باستثنا نانکار و لصف جاگیر بہادری و جاگیر مستثنا دائما جو رقوم مدت دراز سے حساب مین مجرا دیے جاتے ہین اور تمام شرائط التعہد پتہ فرض ہین تاریخ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۹ھ

منہا . . . . [illegible]

سکہ بنارس [illegible]

بٹہ سکہ کلکتہ [illegible]

باقی سکہ روپیہ [illegible]

منہا منڈادن [illegible]

باقی اصل زر دادنی [illegible]

المرقوم ۲۶ ماہ صفر [illegible] مطابق ۱۵ ماہ اپریل [illegible] عیسوی

نقل قبولیت بخط راجہ جیت سنگہ بابت زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ چپکان بہادر ہزبر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء قرار پائی جسکی رو سے حکومت سرکار بنارس و غازی پور و چنار وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ھ مطابق ۴ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء ملی اور کمپنی نے زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا کی مع کوتوالی بنارس و جونپور وغیرہ و ٹکسال بنارس تاریخ مذکور سے مجکو دی میں اب برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ ٹکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب اقرارنامہ علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۵ ماہ ذیحجہ ۱۷ سنہ جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہی ہونگے مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت و افزونی مالگذاری رہونگا اور درباب اخراج دزدان و قاتلان و دیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نرہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

ادا کرتا رہونگا جسکی تعداد مجملی دار روپیہ بنارس کی بیس لاکھ ... ہوتا ہے اور فی روپیہ وزن دس ماشہ سے کم نہوگا اور اوسمین دو رتی دو چانول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا تو جسقدر کمی زر ہوگی وہ بلا عذر دیگر پورا کرد ونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے زر مالگذاری کی بمقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال موجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ بائیس لاکھ مع نذرانہ وغیرہ ہوگا مگر اسمین سے رقم منہا اون فیصدی دو روپیہ ... ہوتا ہے مجرا لیکر مابقی روپیہ ... ہر سال کے آخر مین بلا کسور وغیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ بموجب اسکے عمل درآمد ہو ــ

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

مہر راجہ	دستخط راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۶ء

ترجمہ اقرارنامہ راجہ جیت سنگھ درباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے حضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہو چکا ہے اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررہ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے بلا تفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بابت اون شیشہ اور تانبا جو کمپنی سے خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چٹھی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی ــ

مجرا الیکر باقی سکہ سارس بوزن مقررہ بموجب اپنی قسط بندی و قبولیت کے جو علحدہ داخل ہوے ہین ادا کرو تم بلا عذر و حیلہ ماہ بماہ بلا تاخیر ادا کیا کرو اور بلا خرچہ سبندی وغیرہ مطابق قسط بندی کے قرار سرکار مین داخل کرو اور سال آیندہ مین جمع مقررہ چالیس لاکھ روپیہ جو تمنے خود مقبولہ کیا ہے اور جسکی قسط بندی بھی تمنے علحدہ مہری اپنی دفتر سرکاری مین داخل کی ہے پس اسکے مطابق تم مالگزاری سرکار مین سنتے رہو بہ برکت خدای پاک عہدنامہ ہذا کے کسی امر مین انحراف نہو گا

بندوبست بابت

بموجب کواغذ کے

اضافہ بحق سرکار

مینہائی بابت جاگیر وغیرہ

جاگیر بینی رام پنڈت

ایضاً بندو خان

" جگنناتھ صوبہ دار

روزینہ داران

مینہائی اخراجات محال و امانی وغیرہ

اخراجات محال و امانی وغیرہ

معافی معمولی

منہا محال کمیری گڈہ جسکی آمدنی نواب وزیر الممالک کے خزانہ مین داخل ہوتی ہی ۔ [illegible]

منہا جاگیر ذات میری و دیگر متعلقات

نصف پرگنہ بدہی ــــــ [illegible]

پرگنہ بہیجی ــــــ

پرگنہ سیدپور ــــــ [illegible]

تنخواہ ذات و دیگر متعلقان ــــــ [illegible]

منہا بابت نقلیابی جو دو مہینے فسادمین ہوئی ــــــ [illegible]

واجب باقی سکہ بنارس [illegible]

۱۱۹۰ فصلی سے جمع مقررہ بدات ذیل

بندوبست سہ سابق ــــــ [illegible]

ایزادی جو بابت نقصانی کے مجرا دی گئی تھی ــــــ [illegible]

کل سکہ بنارس [illegible]

المرقوم یکم آسون یعنی اسوج ۱۱۹۰ فصلی مطابق ۱۴ اسماہ ستمبر ۱۷۸۲ء

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط ایڈورڈ کولبروک مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخطی سی

سکرٹری [illegible] بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نرائن بہادر

مین راجہ مہیپ نرائن بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس چنار اور محالات سرکار جونپور ہر دو مال وسائر اور حویلی محمد آباد
بنارس اور دامن خاص اور پرگنہ بھدوہی اور تعلقہ سکرا متعلق پرگنہ چاندا اور سکھا گڈھ اور
کنتبل معروف پور اور سرکار غازی پور اور پرگنہ سکندرپور اور خرید شادی آباد اور گنج
مع مال وسائر و کوتوالی جونپور و مفتی و بنارس سنگورتی بنارس اور کل محالات ہر دو مال وسائر
مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد باستثناء محال کیسری کہ مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک
آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیرداران و روزینہ داران اور اخراجات مطابق منہائی
مجکو واسطے ہمیشہ کے بجمع مقرر دوامی چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے
دیے ہیں بخوشی و رضامندی منظور کرتا ہون اور جمع مالگذاری سے بابت نقصانی
دو سال الفصلی میرے معاف ہوے اور جو اسلیے مین بلا تامل اقرار
کرتا ہون کہ باقی سکہ بنارس بطور مالگذاری سرکار مین داخل کرونگا اور جو قسط بندی کا
علیحدہ داخل کیا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر و حیلہ خزانہ
عامرہ سرکار مین بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال مین سب روپیہ ادا کرکے رسید اور سند
بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی سنہ ۱۱۹۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور
یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر و حیلہ سال بسال بموجب
اقساط مین اقرار کرتا ہون اور مین روپیہ روزینہ داران وغیرہ کا بھی بلا تامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل
کرونگا اور مین کاروبار زمینداری مین مصروف ہوکر کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نکرکے
رعیت کی نسبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آؤنگا اور مین کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور ترقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاونگا تاکہ اوسکی یوماً فیوماً ترقی ہو اور نسبت قضاقان و دزدان و قاتلان و بدکرداران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بھی انمین کا میری زمینداری مین باقی نرہیگا اور کبھی نام بھی کسی جرم کا سنا نجائیگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکھدیے کہ عند الحاجت کام مین آوے —

المرقوم یکم آسوین یعنی آسوج سنہ ۱۲۷۹ فصلی مطابق ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۱ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

قبولیت راجہ جیب نراین بہادر بابت ادای باقی مالگذاری سے

چونکہ مجکو حضور سے حکم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہد حکومت راجہ چیت سنگ کے [illegible] فصلی علاقے مین ہے اوسکو وصول کرکے داخل سرکار کرون لہذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچہ منجملہ باقی بابت سنہ مذکور کے تحقیق وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

۱۸۹۷

درخواست راجہ مہیپ نراین جسکی بنسبت اوسکو توقع ہی کہ گورنر جنرل اپنے دستخط سے منظور فرماینگے

دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلہ ذیل کا اگر کوئی صیغہ میرے بندوبست سے علحدہ ہو جاوے تو مجھے امید ہے کہ رسید بابت اوسکی مالگذاری مین مجرا دیجاویگی

تفصیل صیغجات

ٹکسال — عدالت — فوجداری — کوتوالی — نبارس — نخاس — دیدنی مسافران — تلاشی — قمارخانہ — دستوری انگریزی

جواب دفعہ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلہ بالا کا جو کچہہ بحساب وسط پنجسال گذشتہ ہوگا وہ مالگذاری سے منہا ہوگا مگر دیدنی مسافران کو بنظر رفاہ اشخاص و باشندگان شہر منسوخ ہوئی ہی اوسکی منہائی نہوگی —

دفعہ دوم

جو کچہہ کہ حضور سے بطور پرورش زمینداران وغیرہ کو ملیگا مجھے امید ہے کہ وہ مجرا مالگذاری مین دیا جائیگا —

جواب دفعہ دوم

زمینداران وقابضان سابق جنکو بطور مدد اور پرورش ملا ہے اور جو سال گذشتہ تک قابض رہے ہین اور جو اوس کاغذ مین مندرج نہین ہین جو حضور کو دیا گیا ہے وہ جاری رہیگا سوا اوسکے جو کچہہ اور بطور پرورش کسی زمیندار وغیرہ کو حضور سے ملیگا وہ مالگذاری مین مجرا ہوگا —

دفعہ سوم

جو کچہہ خرچ فرمائشیات انگریزی افسران وغیرہ کے ہوگا وہ مجھسے ندیا جائیگا اس بارہ مین جیسا حکم ہو —

جواب دفعہ سوم

جس شی کی فرمایش ہوگی اوسکی قیمت تمکو بحساب کمپنی دی جائیگی کوئی فرمائش نہوگی —

دفعۂ چہارم

حسب طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے پیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکھونگا مین اوس مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ کسیکی رعایت حضور سے نہو۔

جواب دفعۂ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اوسی مطابق بندوبست کرو کسیکی رعایت حضور سے نہوگی۔

دفعۂ پنجم

مجھے امید ہے کہ فوج حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات ہوگی وہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو۔

جواب دفعۂ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت ہوگی وہان تعینات کیجاویگی۔

دفعۂ ششم

[illegible] حکم حضور ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار [illegible] لہ بقدر زر بقایا سال مذکورہ بالا کا مجھے تحصیل ہوگا [illegible] مین داخل سرکار کرونگا۔

جواب دفعۂ ششم

منظور۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہیے

سب سکرٹری ہنوبل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مہاراجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر راجہ بنارس

مرقومہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ع

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنی اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے اسمین مکرر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق تاریخ ۳۰ ماہ اپریل گذشتہ تمکو دی گئی تھی کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دے گی کہ جسکو تم یا ہر یا بعد تمھارے کوئی اور رئیس تمھارے ملک کا چاہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا موجب قاعدہ ہندوان و رسم خاندان تمھارے کے پہونچتا ہو —

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج رہے گا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات و بخشش نامجات و اقرارنامجات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے — فقط

دستخط کیننگ

ریاستہای خورد متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گڈھوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون نے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین مقام دیہرہ مین موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو جانب مشرق دریای الکننداکی واقع ہے بموجب سند نمبر ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہرہ دون اور پرگنہ رام گڈھ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا۔

درمیان غدر ۱۸۵۷ء کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھون ساہ نامی بموجب نمبر ۱۷ کے مجاز جانشین ہوا اور اوسکو سند نمبر ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی۔

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا۔

شاہپورا

راجہ دہیراج شاہپورا خاندان سیسودیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی بانی اس خاندان شاہپورا کا مسمی سورج مل پسر خورد رانا کا تھا اوسکی دسوین پشت مین راجہ حال ہے سورج مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوی خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرط یہ تھی کہ کچہ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑ کر شہر شاہپورا جدید آباد کیا۔

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہپورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے بیچ ۱۸۴۸ء کے اوسکو سرکار سے سند نمبر ۱۹ ملی تھی اوسکی رو سے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرمٹ اجمیر مین موقوف ہوگا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگذاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہے گی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے اوسکو واجب پڑا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزای قتل یا حبس دوام ہوسکتی ہو اور اوسکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق رای اوسکے ہوا کریگا۔

بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء اوسکو بھی سند نمبر ۱۰ الی بھیجوائی اوسکے اوسکو بھی اختیار متبنے کرنے کا حاصل ہوا۔

نمبر ۱۶

سند جو راجہ گڑھوال کو مہری اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ء دی گئی

چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گڑھوال کہلاتے تھے اب قبضہ گورمنٹ انگریزی مین آگئے اور راجہ سودرسن ساہ نے جو اولاد راجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور اپنی نسبت گورمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن ساہ اور اوسکی اولاد اور جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گڑھوال اس شرط پر مذکورہ ذیل پر باستثناء علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین۔

اول اضلاع واقع جانب مشرق دریای الکنندا اور دریای مندا کنی اوپر کی جانب اوس مقام کے جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم ضلع دیرہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کرے گا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کرکے اپنے صرف مین لاوے اور وہ ممانعت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قوانین گورمنٹ انگریزی ہے جب کبھی گورمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کرے جہان تک اوسکے امکان مین ہو اور رعایای گورمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقہ مین یا کسی اور علاقہ مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام گورمنٹ یا اوسکے حکام سے کیے ہوئے اونکی تعمیل کرے گا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ بغیر اطلاع اور مرضی گورمنٹ انگریزی اسکے علاحدہ کرے یا رہن کرے جب یہ شرائط عمل مین آینگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ محفوظ علاقہ عطیہ کا رکھنے دیگی اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کریگی۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۰ عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی روسے علاقہ گڈھوال راجہ بھون شاہ سنگہ کو تاریخ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ میں دیا گیا

چودھریان وقانونگویان وزمینداران علاقہ گڈھوال معلوم کرد

کہ رئیس گڈھوال مرگیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق مالکانہ ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ اتحاد و دوستی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۷ع مین کین ہمین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گڈھوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا بھون سنگہ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاے مین اسواسطے بھون سنگہ اور اوسکے ورثای اصلی کو خطاب راجگی اور علاقہ گڈھوال عطا کرتا ہون۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایای انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلا مزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور تجارت کیا کرینگے اور انکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایای راجہ مذکور کی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گڈھوال مین راستہ بنائین اور یہ عطیہ بشرط نیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف و فساد اور امور پولیٹکل مین دی گئی ہے۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بھون سنگہ راجہ گڈھوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان و رئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنے اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمھارا ہو کہ درصورت نہونے

خواہ بلا توسط اوسکے

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہ پورا بلاعذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کی اور اقساط مفصلہ ذیل مین دس ہزار روپیہ سالانہ خزانۂ گورمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگھن مین اور پانچ ہزار روپیہ ماہ بیساکھ مین رئیس شاہ پورا اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ پھولیا تصور کرکے شکرگزار گورمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے موجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودہ

بانی خاندان اودہ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودہ بیچ عہد سلطنت عیش پسند محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودہ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور سنہ ۵۴ء میں فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اُس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کا خطاب دیا تھا۔

بعد شکست بکسر سنہ ۶۴ء میں جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے میں بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد ہی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورمنٹ انگریزی کر دیا جو انتظام سنہ ۶۴ء میں بادشاہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی روسے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک زیر تحت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹرس نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری متصور ہوا کہ ملک وزیر ایک طرح کا سد راہ بمقابلہ مرہٹہ قائم رہنا مناسب ہے لہذا از روے عہدنامہ سنہ ۶۵ء نمبر ۲۰ وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا باستثناء الہ آباد و کوڑہ جو دونوں علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے۔

کچھ اندیشہ بباعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار میں تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے میں آجائے اسواسطے یہ امر ضروری متصور ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۱ سنہ ۶۸ء میں قرار پائے جسکی روسے فوج وزیر عـــ نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہوا اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو تفصیل فوج کی یہ ہے۔

سوار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـــ نفری

پیادہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـــ نفری

نجیب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـــ نفری

سپاہ توپخانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ نفری

رگولر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لعـــ نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اوسنے اندیشہ پیدا ہوتا تھا پادشاہ اونکے اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک بچاؤ کے واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب پادشاہ ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے روانہ ہوا تو اوسنے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی اپنے نام کرالیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاے اسواسطے تجویز ہوئی کہ فوج انگریزی قلعہ چنار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۷۷۳ء قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا بنام مرہٹہ خلاف منشاء عہدنامہ ۱۷۶۵ء متصور ہوا کیونکہ اسکی روسے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ فروخت ہوئے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ ماہواری بابت خرچ برگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دیا کریگا

بیچ ۱۷۷۵ء کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ بجاے اوسکے جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی روسے منظوری اوسکے قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ برگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی برگیڈ قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مقروض ہو گیا جب نہایت تنگ ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا چھین لے بیچ ۱۷۷۵ء کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اوسنے چھین لیا عہدنامہ نمبر ۲۶ فیمابین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورنمنٹ انگریزی طرفین کی ضامن ہوئی جسکی روسے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جاگداد پر قائم رہی

بیچ ۱۷۸۱ء کے جب ملاقات نواب کی وارن ہیسٹنگ صاحب سے بمقام چنار ہوئی تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاے تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک برگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب کو

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسیقدر روپیہ نقد بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوے ہین اوسکو ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محلات ضبط کرلین گو چند اومنین کی بعد ازان واپس ہوئی تھین اور زر نقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک باوہ چیت سنگہ تھے وارین ہیسٹنگ صاحب کے حصے مین بھی اس حکم کے دینے سے الزام عائد ہوا۔

بباعث ضعف انتظام نواب برخاست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ ۱۸۰۱ء مناسب متصور نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوے نواب نے بہت عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہوا اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا یافتنی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے ایک محصول فیصدی قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین کمی روپیہ جو وزیر کو پڑتی تھی صرف بباعث اوسکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ ۱۷۹۰ء کو سر جان شور صاحب لکھنؤ مین اس نیت سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست کرے اور کچھہ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ اب قرار پایا جسکی رو سے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا مگر بعد ازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا فضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ وبرادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱ اوسکے ساتھہ منعقد ہوا جسکی رو سے بموارد اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چہتر لاکھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی شمار اوسط دس ہزار رہا کرے گی وزیر نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھہ قرار دیا جسکی رو سے بہو بیگم کو جاگیر گونڈہ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی دی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچھ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سے ہندوستان پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان مین رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ وقت بجاے مدد کے دیتی اسواسطے بیچ ۱۷۹۹ء کے مارکویس اوف ویلسلی نے وزیر کو اس مضمون سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی فوج کی موقوف کرنیکی اور اونکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہوئی اور اوس تحریر کے لیجانے کو اور وزیر کی تفہیم کرنے کو کرنل اسکاٹ مقرر ہوئے اور جو کہ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کے دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنے کی نہ تھی مگر اوسکو خوف پیدا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخر کار بعد گفتگوے بسیار اور آنے کرنل مسٹر ویلسلی صاحب برادر گورنر جنرل بہادر کے مقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۳۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی روسے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ ۱۳۵ لاکھ روپیہ تھی یہ ملک بالعوض تمام اخراجات فوج و دیگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کرکے چار پلٹن پیادگان اور ایک پلٹن نجیب و دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام قرار واقعی رکھے گا بموجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگا و دیگر دریا مین جہازرانی انگریزی بلا مزاحمت ہوا کرے گی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل نے خود لکھنؤ مین جاکر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو درباب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سے صاف نہ تھے انکی تصریح کر دی اور اکثر ایسے امور کی تفہیم اور تشریح کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تفہیم کے نتائج ایک یادداشت نمبر ۳۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دی گئی

بیچ ۱۸۱۲ء کے عہدنامہ نمبر ۳۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے باعث تغیایانی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین وہ رفع ہون اس عہدنامہ مین صرف انسداد تکرار فیمابین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچھ مضمون درباب حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادت علیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۱۴ء وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر پسر کلان سعادت علیخان جانشین ہوا بروقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۳۶ فیمابین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی رو سے تمام عہدنامجات سابق جو حاکمان سابق کے ساتھ قرار
پائے تھے کلیتہً بحال اور برقرار رہے۔

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکی سبب
روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا
وارث قرار دیگی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجاتے اور اوسکے رشتہ دار
اور واسطہ دار بلا مزاحمت اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھیں اور یہ تصور کیا گیا تھا کہ عذرات نواب وزیر
واسطے روہیلکھنڈ کے اسوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے
تھی اس لیئے گورنر جنرل نے اپنی مرضی درباب منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تجویز اوسکی
ختم نہوئی اور باعث اسکے کہ فیما بین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت تبدیل ہوگئی اس نظر
سے اس وصیہ کو سرکار نے منظور نہیں کیا۔

سنہ ۱۸۱۳ع میں بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمیں گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے
باقیماندہ جائداد کا کیا بعوض اوس جائداد کا جو بعد دینے چند جاگیر اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے
بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہین کہ وزیر بطور ولی رہے اور
باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخرکار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت مشعر
تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضامن گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہان تک اونکے تعلق ہوگا تعمیل اوسکی
ہوگی تدابیر مجوزہ کا افشا مرضی بہو بیگم اور وزیر سے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا گیا کہ بعد وفات بیگم کے
گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تجویز کی
نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ع صاحب رزیڈنٹ پر ظاہر کی

بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۵ع وفات پائی اور جائداد قیمتی مبلغ [illegible] لاکھ روپیہ کی چھوڑی بعد
وفات اوسکے یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل التعمیل فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے درباب
جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہوں وہ عہدنامہ تحریر ہوں مگر نواب اسپر راضی نہوا اور اوس نے بیان کیا
کہ جو ایک عہدنامہ سنہ ۱۸۱۳ع میں ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے اصرار اس
امر میں نہیں کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ [illegible] لاکھ روپیہ خزانہ

انگریزی مین داخل کیا کہ اوسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی بموجب کاغذ امانت داری کی جائداد
سے بہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین ماورا انکے
اور اکثر جاگیرات ایسی تھین کہ اونکا بنا کی خزانہ اودہ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اودھ مین کمی کرتا یا انکو
موقوف کرتا تو گورنمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ دارونکو جائداد بہو بیگم سے دلوا دیتی اور
اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی او سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا اور واسطے ادائے
نواب محل کا تھا وثیقہ مرزا علی او سالار جنگ او اوسکے تین بیٹونکا آخر کار شامل اوس انتظام کے
کیا گیا جو بذریعہ دستاویز اول نواب وزیر اودہ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا
اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور انکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی [illegible] روپیہ ماہواری ہے
از روے ضمانت گورنمنٹ انگریزی کے اوسکے متعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے

سنہ ۱۸۱۴ع مین جب لارڈ ہیسٹنگز اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے
رہین اونسے نواب نے مقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے
یہ نامنظور ہوا مگر مبلغ [illegible] کرور روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا بحساب مبلغ شش روپیہ فیصدی
سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ [illegible] لاکہ روپیہ ہوتا ہے وہ بادائے اون ثانوی کے
تا تاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۴ع سے بموجب تحریر نمبر ۴۳ کے دیا جائیگا جنکی ضمانت گورنمنٹ انگریزی نے
کی ہے اور جو وثیقہ ضبط ہو جائیگا اوسکا اصل روپیہ گورنمنٹ اودہ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ
[illegible]
[illegible] سنہ ۱۸۱۵ع کے باعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی
فیصدی چھ روپیہ سالانہ نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہدنامہ
نمبر ۴۴ کے ضلع کھیری گڈہ اور ملک ترائی جو گورکھیون سے لیا تھا فیہ کر دیا گیا یہ علاقہ درمیان
دریاے گھاگرا جانب مشرق اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور اسی عہدنامے کی رو سے ایک جزو
ضلع گورکھپور کا بعوض اوس علاقے کے جو درمیان [illegible] اضلاع جدید [illegible] اور مرزاپور و الہ آباد
کے واقع ہے دیدیا گیا

سنہ ۱۸۱۶ع مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو سنہ ۱۸۱۴ع مین گورنمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاے اس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر از حد عذر انگیز تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی بباعث طول کھینچنے جنگ برہما کے تھی اور خزانہ بادشاہ پر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاے اور اس روپیہ کا سود موجب عہدنامہ نمبر ۱۳ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۱ ماہ اگست ۱۸۲۵ع سے باداے بعض وثیقہ کو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ پابندگان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی بسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ نصف کرور روپیہ کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنے کا وعدہ دو سال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے ۱۸۲۶ع مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہو جائے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانتہاے سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو نہایت دقت عائد ہوتی تھی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی —

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حیدر کی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی لحاظ سے تحریک اس امر کی کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض لیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہو جائے اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جائے یہ قرضہ بموجب عہدنامہ نمبر ۱۴ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ داران وثیقہ دار فوت ہونگے اوسکا روپیہ بموجب منظوری [illegible] لیگا ضمانت دربارہ حفاظت وثیقہ داران کے نہین دی گئی مگر اقرار ہو گیا کہ کوئی تساہل کیا جائے گی مبلغ [illegible] لکھ اس قرضہ کا سنہ ۱۸۲۹ع وثائق وثیقہ داران اصلی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے [illegible] لکھ نقد ادا باقی [illegible] لکھ روپیہ کا کاغذ دلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی قرار پایا —

پھر ۱۸۳۲ع مین حسب خواہش بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اس وعدہ پر کہ اسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے بموجب عہدنامہ نمبر ۲۴ کے ماہوار غرباے شہر لکھنؤ مین تقسیم ہوگا —

۱۸۳۷ع مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عم محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ نمبر ۴۳ قرار پایا فیما بین اوسکے اور گورنر جنرل باجلاس
کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین مشکل رضامندی پادشاہ کی حاصل ہوئی گورمنٹ ولایت نے
اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا ابتدا اب تک اوس ملک کے ساتھ
جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورمنٹ کا ارادہ
یہ ہے کہ جو جو امر خلاف مرضی پادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل کرائی جائیگی یعنی درباب
تقرری فوج ملکی وغیرہ جو اوس عہدنامے مین قرار پایا تھا اوسکی تعمیل ہوگی اور جس قدر روپیہ
فوج مقرری جدید سے اوسکا خرچ خزانہ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اوسکو اطلاع منسوخی عہدنامہ
مذکور کی نہین کی گئی

محمد علی شاہ کی مرضی بھی ہوئی کہ جب لواحقان خاندان کا وثیقہ جاری ہو جاسکے اور
اس نظر سے ۱۸۳۸ مین درخواست دی کہ وہ سترہ لاکھ روپیہ سود فیصدی چار روپیہ پر
سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جنکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی
حاکمان آیندہ اودھ سے گورمنٹ انگریزی ہو بموجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا
نصیر الدین حیدر سے ۱۸۲۵ مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بنسبت وثیقہ داران کے ہوا
یعنی ضمانت نامہ نہین ہوا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی۔

۱۸۳۹ مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اور جمع کیا
اور ازروے کاغذ امانت داری نمبر ۴۵ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امام بارہ حسین آباد
مین خرچ ہوا کرے اس امر کے واسطے لندن اور بھی روپیہ تعدادی [illegible] بادشاہ نے جمع کیا
اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ [illegible] منتظمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا
جمع کرادیا تھا۔

۱۸۴۲ مین پادشاہ نے بذریعہ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے [illegible] اور جمع کیا
تفصیل اسکے سود کی اسطرح پر ہے کہ مبلغ [illegible] کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ
[illegible] کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شفاخانہ لکھنؤ کے جمع کیا گیا تھا
اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہ روپیہ کسی شرط

یا عہدنامے کی روسے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضہ سودی اسکے جمع ہوا الا بعض بعض معاملون مین
فرق ہوا ہے کہ کاغذات نوٹ خزانہ گورنمنٹ مقام لکھنؤ مین کرینسے گئے اور اونکا سود بمیعاد
سہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً بماہ فروری ۱۸۴۲ء مبلغ ایک لکھ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس
روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور بماہ جولائی ۱۸۴۲ء ایک لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسمین سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملنے کا وعدہ ہوا اور بماہ ستمبر ۱۸۴۲ء بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر
جمع ہوے —

۱۸۴۲ء مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اونکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے
بعد تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء مین واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودہ کی جانب توجہ مدت سے بعد عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس
ملک کے ساتھ چلی آتی ہے اور منشار ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا یہ ہے کہ نواب بصلاح
گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے
حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آوے مگر باوجود آگہی اور نصیحت متواتر صاحبان رزیڈنٹ
انتظام مین کچہ بہتری نہوئی ۱۸۳۱ء کو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کو ضرورت آگاہ معلوم ہوئی کہ پادشاہ کو
اطلاع اس امر کی کرین کہ اگر اہلکاران شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو رفع نکرینگے تو بندوبست
ملکی سپرد صاحبان انگریزی کے ہو جائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچہ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی
بماہ نومبر ۱۸۴۷ء چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود مقام لکھنؤ آئے اور
دوبارہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو مجبوری گورنمنٹ انگریزی
مداخلت کر کے حکومت اودہ کی اپنے ذمہ کرلیگی اس دوسال مین بھی کچہ صورت بہتری کی انتظام
مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مدت
اس امر کا کرنا نامناسب تصور فرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم پنجاب کے سبب بھی
انتظام اودہ کی جانب توجہ نہوئی —

۱۸۵۰ء مین حال ملک اودہ مین کچہ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بارہا ضروری تصور
کر کے تفہیم کی تھی بنا بران صاحب رزیڈنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کرین کہ آیا جو امر

ازروے عہدنامہ ۱۸۰۱ء کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے او سمین اور بھی تامل ہوسکتا ہے
جواب تک امر سنگین کے اختیار کرنے مین ازروے ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب رزیڈنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہارڈنج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچھہ بھی اب تک نہین ہوئی ہے
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے ذمہ کر لیا جاوے

عہدنامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد ذکور صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی بی پور مین رہے مگر اونکو اختیار سزاے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجدعلیشاہ
بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پاویگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سواے
اسکے تین لاکھہ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھہ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی و واسطہ دارون کو گذارہ گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا

بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری ۱۸۵۶ء گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کر لی اور بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کرے گا
اونھون نے آخرکار بماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء منظور کیا اور اونکے ہم جدی و واسطہ دارون کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجدعلیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اوس شرح سے نرہے گی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خرید کیا ہے پادشاہ کو کچھہ اختیار اپنی بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت اجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور رہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ ۱۸۶۳ء ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری رہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت کے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو کچھہ تحقیقات کرنا ہو کر لیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت اجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا۔

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ قرارداد فیمابین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جمیس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جمیس اینڈریو مارکوئس اوف ڈلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ نوبل اشٹنٹ ان موسٹ نوبل آرڈر اوف دی تھسل ہان اونریبل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام اور حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودہ معرفت۔

چونکہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ بشرط ششم عہدنامہ مذکور مین شروط ہے کہ حاکم اودہ ہمیشہ بصلاح اور استصواب اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان ملک ظہور مین آئے۔ اور چونکہ شکستگی عہد کی ہر ایک حاکم اودہ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودہ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بہ نسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صالحہ انتظام ملک مین کرین جس سے اس طرح کا انتظام بصفت التیام اور اعانت انجام بہ نسبت باشندگان کے عمل مین آئے جس طرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجہ ذیل جسمین سات شرط تحریر مین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوئس اوف ڈلہوسی کے جی گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنو باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب اپنے اور اپنے

ورثا کے معرفت ————— ہین —

شرط اول

اسکی رو سے یہ مشروط اور منظور ہوتا ہے کہ کل انتظام ملکی وجنگی ممالک اودہ کا آئندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ سرانجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبہ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آیندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے —

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہے گا اور اوسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا —

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینوں کا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہوں کا ہوتا ہے —

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشا شرط اول عہدنامہ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اور دلکشا اور بی بیاپور مین رکھینگے مگر سزاے قصاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آوے گی جب تک کہ اول منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل حاصل نہو جائیگی —

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت وتاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات پہرہ وچوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین —

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو تخت نشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جاےگا -

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیض رسانی جو بنسبت شاہ اودہ کے ہنوربل کمپنی عمل مین لاتی ہی باقی نہ رہے یہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہی کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین انکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے -

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین اور اب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی رو سے بحال اور برقرار رہینگے -

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ نے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھ بادشاہ ابو المنصور نصیر الدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنؤ بتاریخ　　ماہ　　۱۸۵۶ء مطابق ——

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا -

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رائٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلاسی نایٹ کمپانیون اوف دی موسٹ ہنوربل اوڈر اوف دی باتھ میجر جنرل اور سپہ رفوج و پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہا متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنیک صاحب برگیڈیر جنرل کرنیل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ افسر افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی و مستحکم

ساتھ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے تجویز کرکے منعقد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالانے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین ہین اور منظور کین ہین۔

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی بیریا اور اتفاق مستحکم فیمابین نواب شجاع الدولہ اور اوسکے وارثون کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر اتحاد باہمی فیمابین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور رعایا مین قائم رکھینگے اور آیندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی ندینگے کہ کوئی یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہے گا جس سے خلل بعد ازین اس اتفاق مین واقع نہو۔

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی معہ اسکے حملہ کسی دشمن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جس قدر حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بلا دقت ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ پر یا کمپنی انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو جسقدر خرچ عظیم اونکا ہوگا اوسکی کفالت نواب پر ہوگی۔

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نرکھے گا اور نہ آنے دے گا قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور شمرو قاتل انگریزان اور کسی مفرور انگریز کو اور نہ کسیطرحکی مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کرے گا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے ملک مین آئیگا اوسکو بھی وہ حوالہ کردیگا۔

شرط چہارم

شاہ عالم پادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوس قدر جزو ضلاع الہ آباد پر رہیگا جواب اوسکے قبضے مین ہین اور جو اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت پادشاہی کے دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل ونیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگہ کو زمینداری بنارس اور غازی پور اور اون ضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور آٹھ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے سب ادا ہو جاے گا۔

شرط ہفتم

چونکہ زمینداری ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگہ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہیگا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگہ اور کمپنی کے ساتھ ہوا ہے منقضی نہو جائے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۷ ماہ نومبر سنہ آئندہ سے ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جائیگا مگر قلعہ چنار پر دخل اوسکا اوس وقت تک نہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل نہو جاتے گی۔

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلا محصول تمام ممالک نواب مین کیا کرین

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاے نواب جنسے کچھ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اونکے قصور معاف ہونگے اور کسیطرح اونسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی ۔

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی جو نا باقی رہے گی اور اوس قدر فوج شہر الہ آباد مین رہے گی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے ۔

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجۂ ومقبولۂ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیتہً یا صریحاً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز نرکھین گے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہوتے ہین کہ تمام شرائط عہدنامۂ حال کی تعمیل ہوگی ۔

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء روبرو ہمارے کی ۔

ایڈمنڈ مسکلائین — کلایو (مہر)

آرچیبالڈ سوئنٹن — جان کارنیک (مہر)

جارج وینسٹارٹ — مہر بتصدیق شجاع الدولہ (مہر)

مرزا قاسم خان

راجہ شتاب راے

میر مشعل

بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الکزنڈر کیمپل ایس ایس سی

نمبر ۲۱

عہدنامہ فیمابین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۸ع

چونکہ افواہ نا ملائم مشہور ہوے ہین جنسے خلل بیچ دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رایٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو اور جنرل جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا ہنری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم اور کونسل نے بنظر رفع کرنے تمام سبب رشک اور نا اتفاقی کے اور قائم کرنے اتحاد و تفویض کے جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور اکلا درسل صاحب کو جو تینون صاحب ممبر کونسل کلکتہ ہین بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کرین اور چونکہ جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور اکلا درسل صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب مسطور سے دریافت ہوا کہ نواب مستقل بیچ اتحاد انگریزون کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب سیف الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہد سابق کو حرف بحرف مجدداً تازہ اور مستحکم کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ بھی اسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور واسطے آگے بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور رشک کے اور قائم کرنے [illegible] کو اوپر بنیاد مستحکم تر کے اور مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہین کہ عبارت ذیل واسطے وضاحت شرط عہدنامہ کے درج کیجاے یعنی بصلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل ممدوح کے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ نواب پینتیس ہزار فوج سے زائد نہ رکھینگے اسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب آگیا اور اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور دس پلٹن سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار وغیرہ لیکر دس ہزار نفری ہوگی اور [illegible] بٹالین نجیب کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی انکے پاس بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے مین رہینگی اس سے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کی تنہا فوج ہوگی اونکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا نجیب [illegible] کے ہونگے اور نواب یہ بھی عہد کرتے ہین کہ سواے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے نہون گے اور اونکے قواعد مثل انگریزی ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارٹر صاحب اور کرنیل رچارڈ

سمتھ صاحب اور کلایو رنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور انکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اوسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آیندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اس بارہ مین پیدا کرینگے سواے اونکے جو سابق مشروط ہوچکے ہین اور اب منظور ہوے اور فریقین اس عہدنامے کو فرض اور واجب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارنر صاحب اور کرنیل رچارڈ سمتھ صاحب اور کلایو رنسل صاحب انجیل پر قسم کھائینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کرجائینگے۔

دستخط جان کارنر

دستخط رچارڈ سمتھ

دستخط کلایو رنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدین نے بمقام بنارس تاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبریل ہارپر

دستخط سی ڈبلیو بوگٹن

دستخط ڈبلیو ایم گوس

مہر

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہے اوسکو برطرف کرونگا اور باقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ء

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہے گی
اوپر قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ کی اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یہ ہے
یا آیندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجۂ ذیل ساتھ نواب وزیر کے
درباب قلعہ مذکور کے منظور کین —

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک
کے بموجب عہدنامہ صلح جو فیما بین رابٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب
نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور منجانب کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت
ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ
اگست ۱۷۶۵ع کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعہ چنار گڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگہ
دیا کہ اونکے قبضے مین رہے اور صرف اونکی فوج اوسمین رہے اوسوقت تک کہ جب تک
ضرورت اوسکی واسطے مدد دہی نواب کے یا واسطے ضرورت کمپنی کے بنظر حفاظت اضلاع بنگالہ
و بہار و اوڑیسہ مناسب و ضروری متصور ہو

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کر دینے
قلعہ چنار گڑھ کے ہو تو قلعہ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی
ایسٹ انڈیا کمپنی کی بجانب مغرب دریاے کرمناسا کے کوچ کرے گی تو قلعہ مذکور بر وقت اونکے
واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب براری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین —

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے برج یا مرمت
میگزین سلحہ خانہ و بارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کرے گا
مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور صحت
اشخاص مامورہ فریقین کرینگے —

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈسی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۲ع میں ہمارے روبرو کیے۔

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک ریل

دستخط الیسم ڈیوی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو بذریعہ کمپنی مذکور ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباره قلعہ الہ آباد تمام اون لوگون پر واضح ہو جنسے یہ متعلق ہے یا کسی امر مین ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے درباب قلعہ الہ آباد کے منظور کین—

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم بادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیر الممالک کو قلعہ الہ آباد دیا جائے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تو جب شجاع الدولہ طلب کریگا تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعہ مذکور خالی کر کے حوالہ نواب کرے گی—

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعہ الہ آباد اسطرح منجانب وزیر رہیگی جسطرح منجانب بادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اوسکے طلب نکرے یا جب تک کہ کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کردینے کی بباعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے ہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر دیجاوے گی—

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام ساندی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۲ء روبرو ہمارے کیے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک تیل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتھ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء مین

وزیر الممالک آصف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارن ہسٹینگ صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی با ضلاع بنگالہ بہار و اڑیسہ منجانب و بنام کمپنی انگریزی فریق ثانی شرائط ذیل کو منظور کرتے ہین۔

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مرقومہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء مین وزیر اور کمپنی مین درج ہے کہ اضلاع کوڑہ و الہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے صرف کے دئے گئے ہین اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکورہ کا چھوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ و کڑہ کی بنام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق نسبت اضلاع مذکورہ کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ مین آئے جنسے اونکو ملے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضے مین بشرائط مفصلہ ذیل دیئے جاینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودھ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ و کڑہ و الہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے کسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ مین کمپنی اور اوسکے افسران کرینگے او نیز جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جائیگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی واہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اس سے انحراف نکرینگے

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو سابقہ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا ۱۷۸۵ء

نواب آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ ایک فریق اور آنریبل وارن ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سپریم کونسل فورٹ ولیم صاحبان اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہیں —

شرط اول

صلح کامل اور دوستی مستحکم اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ کے درمیان نواب آصف جاہ بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملکہا دونوں فریقین معاہدہ بطور جاری رکھنے واسطے ہمیشہ کی دوستی باہمی کسی حیلہ یا کسی سبب سے رعایا اوس ملک دوسرے ملک کو مخالفت اور فساد کرنے نہ دینگے اور جس امر سے باہمی مخالفت وغیرہ پیدا ہوتی ہین اونکو واقع ہونے نہ دینگے فریقین ایک دوسرے کے دوست دشمن جانبین کے تصور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فرار ہو کر دوسرے کے ملک مین آئیگا وہ فوراً حوالہ کیا جائیگا اور اوسکو کسی طرح کی اعانت نہ دیجائیگی —

شرط دوم

نواب موصوف وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز تعلقداران صوبہ دار سابق بنگالہ اور رعیت و قاتل انگریزان کو اپنے ملک میں آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اوسکے قابو مین آ جائینگے تو بہ حفاظت اونکو قید کر کے سپرد کمپنی انگریزی کے کر دینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی سرکار مین بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر پروانہ کمپنی انگریزی کے اوسکے ملک مین آئیگا یا اوس مین گذر کرے گا یا رہے گا یا معلوم ہوگا کہ ملک مین ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے مین مانع ہونگے اور اگر آ ہی جائیگا تو اوسکو واپس بھیج دینگے تمام یورپ کی کسی قوم کے جو اب نواب کی سرکار کے ملازم ہین اس عہد کی رو سے برخاست ہوئے اور اب اور آئندہ وہ وعدہ کرتے ہین کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے مفرور ہو کر آیا ہے یا آئندہ آئیگا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کے کر دیا جائے گا —

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شاہی آباد پتہ سرونج وغیرہ شل سابق او ٹکسال اور کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بالعوض مدد و اعانت فوج انگریزی کے جو اوسکے ہمراہ رہے گی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک برگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودہ سنہ رائج الوقت ماہ بماہ دینگے اور اگر اس سنہ کے سکہ کا رواج آئندہ موقوف ہوجاوے تو بٹہ بابت اوسکے جو کچھ ہوگا حساب سے دیا جاویگا اور لیا جاویگا تفصیل برگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک رجمنٹ ولایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی —

نواب مذکور کی درخواست سے فوج انگریزی ضلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اوسکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی میں نہ جاویگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دینا ہوگا —

شرط ہفتم

اگر نواب مذکور کبھی ضرورت مدد انگریزی کمپنی کا واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کے سوا اوسکے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کریگا تو وہ حسب موقع وقت قرارداد کرلیگا —

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہیں کہ جو شرائط اب باہم قرار ہوئی ہین اونکی تعمیل ہوگی اور آئندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید یا خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے —

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہین کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ بسبہ صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام ہندی فہرست اضلاع میں فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کردیا

دستخط جی ایچ ٹی اویلی

اکیڈنگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی بابت یا تنخواہ جب الحکم ہمارے او پر راجہ چیت سنگہ یا اوسکے اضلاع کے حوالے ہے تو ایسی بابت اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ مجھے بانی چاہیے۔

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلا رسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑہ مہینے کے انگریزی کمپنی کو دونگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے۔

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

اکیڈنگ مترجم فارسی

ترجمہ اقرارنامہ مہری نواب آصف الدولہ

زربقایاے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد و روہیلکھنڈ و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلا عذر و تکرار بروقت وجوب ہونیکے ادا ہوگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ بدربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے —

دستخط جی ایچ ڈی اویلی

اکٹینگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کی ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقول اسکی حسب ضابطہ تحریر ہو کر واسطے مہر کمپنی اور دستخط بورڈ ہا کے پیش ہوں اور بعد ازاں برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائیں کہ اسیطرح تصدیق یعنی مہر اور دستخط جناب نواب کرا کر ایک نقل واپس کریں —

اور دو اقرارنامجات بھی برسٹو صاحب نے نواب سے لکھائے تھے منظور ہوئے

نمبر ۲۶

نمبر ۱

نقل مسودۂ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۶ ماہ شعبان ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۵ء

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھہ روپیہ بابت قرضۂ حال او چھبیس لاکھہ روپیہ بابت قرضۂ سابق کے کچہ نقد اور کچہ اسباب و جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثۂ پدری لیا اور اب کچہہ دعوی میرا اوپر باقی نہین رہا یہ سب مین نے بوساطت سرداران انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مزاحمت اپنی والدہ سے بہ نسبت جاگیر او گنجات و بازار وغیرہ و باغات وغیرہ و ٹکسال اودہ و فیض آباد کے جو اوسکو نواب متبرک نے دیا ہے نکرونگا اور اوسکے عین حیات اوسکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہے کی اوس وقت تک مین اوسکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زر کرین مین اونکو نہ روکونگا اگر میری والدہ حج کرنے جائین تو اونکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور مہتمم چھوڑ جائین یہ کلیۃً اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جائین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضے مین متصور ہونگی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جس کسیکو میری والدہ مہتمم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جائین تو اونکو اختیار ہے جب ملازم ذکور و اناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجائین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچہ وقت کسی قسم کا مطالبہ کرکے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور نشاط علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنیون کو ندونگا میری والدہ کو اختیار ہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین در باب لحاظ رکھنے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین —

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچہہ دعوی اب اوپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیاناً خلاف ورزی اس عہدنامی کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ مین سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہوگیا لہذا یہ قول نامہ مین سے لکھدیا کہ سند ہو۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

سلون	محال سالم
دوا	ایضاً
پرسیدپور	ایضاً
رتاہ	ایضاً
سمروتہ	ایضاً
تلوڈی	ایضاً
جائس مع عدالت وسائر	محال سالم
کوڑہ	ایضاً
تانڈا	ایضاً

ایک مکان گورکھپور مین

نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم

اسمعیل گنج مع دیہات سہ کروہی لکھنؤ

اسمعیل گنج واقع لکھنؤ

بارہ دری صوبہ داران

ٹکسال اودہ وفیض آباد

بیگم گنج وگولہ گھاٹ

وزیر گنج

باغ ہری سنگہ واقع اودہ مع زمین تین باغون کے

عیش باغ واقع لکھنؤ

روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار
باغ پہاڑ اول

نمبر ۲

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان بہ دستخط صاحب منجانب کمپنی وسرداران انگریزی مرقومہ ۹ اشعبان ۱۱۸۹ سنہ
مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۵ء

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اسپر مینے اپنی مہر منجانب کمپنی وسرداران انگریزی کی ہے
نواب آصف الدولہ کی زبان سے اور مہر بیگم نے اپنی والدہ سے اپنا ورثہ پدری کا مبلغ
[illegible]
اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر تصرف مین لائے اور رفع خلش بجز نواب آصف الدولہ نے
اپنی والدہ کو دی وہ سند بھی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران
انگریزی کے علم مین ہوا نواب جاگیرات وگنجیات وبارہ دری وباغات وٹکسال اودہ وفیض آباد
جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہونگے
مگر تا سین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا
تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن تعمیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہوگا
جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سد راہ اوسکا نہوگا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص
کسیطرحکا مطالبہ اوسکے خواجہ سرایون سے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار رہے اونکی
نسبت جو چاہے کرے ـ

جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائے سرداران
انگریزی اسکے شاہد ہین ـ

تفصیل جاگیرات وگنجیات وغیرہ وہی یہان بھی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین
درج ہے ـ

نمبر ۲۷

نقل عہدنامہ گورنر جنرل جو ساتھ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ برگیڈ و سواران و افسران انگریزی مع اونکے ٹپالن اور دیگر صاحبان بنام نہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امور مین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم بنسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا جسے ہو سکتا ہے لہذا مین وارن ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون ۔ ۱۹ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء

مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو برگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۸۹ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ رہین صرف میعاد ڈھائی مہینے کی دیجاے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہو سکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحبان مع ٹپالن سہ بندی باستثناء دفتر صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۸۹ فصلی سے اوسکے ذمہ نہ رہین بقایا تنخواہ وغیرہ اونکا دیا جاے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجاےگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سواے اوسقدر سپاہ کے جنکا وعدہ بنام نہاد برگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب ندے آمین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ برگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرار دادہ نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد زیادہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریاے کرمناسا کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی تو جسقدر مقرر ہو جاے گا اوسقدر ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگزاری مین حاضر رہینگے

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ طاقت فوجی وحکومت جاگیرداران ہوئی ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کمپنی ضامن ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا

شرط سوم

چونکہ فیض اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرا دیے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہو کہ جب موقع وقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد روپیہ مشروط عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے مگر جسقدر روپیہ اوس خرچ کا ہوگا جو اوسنے از روے عہدنامہ شرط سر انجام کرنے کا کیا تھا وہ روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فرخ آباد مین مقرر نہو اور صاحب رزیڈنٹ حال طلب کرلیا جاے

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیما بین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیما بین فریقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی نسبت آمین شرط ہوئی ہے

دستخط وارین ہسٹینگ | مہر

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی ہے سب سکرٹری ہنوریبل بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلا کمی و تامل منظور ہوئین مین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرمائینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلا تامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونمین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھ تعلق اونسے نہین ہے صرف اسقدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جاوے۔

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سہ بندی و دیگر فوج کثرت سے ہوگئی ہی وہ کم کیجاوے اور ایک حد مقرر ہوجاوے اور اونکی تنخواہ آمدنی پرنہ دلائی جاوے بلکہ خزانہ سے نقد ملا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسیقدر ہو جسقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ یہ امر بہت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور ملازمت کے اخراجات جدا ہون مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ مجکو کچھ روپیہ مقرر ہو کر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانہ عام مین اوسکے اہلکاران کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کرلیا کرین اور اوسمین سے اخراجات سپاہ و دفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضہ سابق و مطالبہ حال کمپنی ہرسال بتعداد مختلف دیا جائیگا۔

دستخط اور مہر نواب کے ہوئے اور اقرار او منظوری مطابق صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط اوسی کے ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودہ کیساتھ ۱۷۸۶ء مین ہوئی

منجانب ارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۶ عیسوی

جو عہدنامہ میابین انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا
گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق
واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہو اوسکو دوامی اور ستدامی ہونا چاہیے اس سبب سے
جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہانکے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی
رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو۔

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری
ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی
بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہوسکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد
غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین۔

درباب فوج مقیم فتح گڑھ کے جسکی برخاستگی از روے عہدنامہ مقام چونار ۱۷۸۱ع کی ہوئی ہر
مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جائے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون
کہ انکا ملک وسیع ہے اور فوج جو وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرور کار آمد ہوگی
اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخر کار حفاظت انکے ملک کی منحصر
اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جبتک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوج کشی
بھی اونکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ کا ہون مین
آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت
اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا سے وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر ور رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر
چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر
ممکن الوقوع عمل مین آئے تاکہ یقین فتح ہماری طرف عائد ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت
کمپنی کی فوج مین اور آپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپ کی حکومت اور آپکا
ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے
بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے
بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد اس فوج کا کار آمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اونسے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلا تامل صلاح دیتا ہون کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر رکھتی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کار آمد کے ہوگا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپکو یقین اس امر کا ہوگا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیو فساد ہو رہا ہے اور خرابی ہو رہی ہے مگر آپکے ملک مین امن و امان جاری ہے میری اس صلاح کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تر بیان ہو سکتے ہین مگر میری راے مین جسقدر مین نے بیان کیا ہی اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی راے مین بھی میری صلاح قرین مصلحت ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم یہ ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا باعث آپ کی دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے ندی جاوے اور جو حساب میرے پاس آیا ہے اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اسی روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات رزیڈنسی منجانب گورنمنٹ ہذا کے شامل ہین القصہ میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جاوے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ واجبی سوای اسکے آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو برگیڈ یا رسالہ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بنظر اسکے کہ کوئی وجہ اختلاف راے درباب مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دہی ضروری تصور کرتا ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچھ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازیادی یا کمی رسالہ و پیادگان کے تو یہ شبہ بطور مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہو اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی کی عوض کچھ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپ کے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ راے کمپنی کی
اور میرا ارادہ ہے کہ آپ کی حکومت مین کسی طرح کی مداخلت نہ کیا جاے لہذا احکام تاکیدی اونکے
نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خود نکرینگے اور نہ کسی رعایای انگریزی کی طرف سے دعوی معافی
محصول وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بذریعہ حکم گورنمنٹ ہذا پیش کرائینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام
آپ کے ملک کا آپ کے اور آپکے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین انسداد مداخلت غیر کرونگا اور
تاکہ یہ امر بلا حجت وقوع مین آسکے مین صلاح دیتا ہون کہ آپ کسی یورپ زا کو اپنے ملک مین بغیر
میرے حکم تحریری کے رہنے نہ دین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی نقل
آپ کے پاس بھیجی جائیگی —

اگر کوئی یورپ زا بغیر میری اجازت تحریری کے آپ کے ملک مین چلا گیا ہے تو آپ اوسکو
زبردستی اوٹھا دین اور اگر ظلمی اوسکی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو منجانب کمپنی
رہیگا اوسکو بھیجدین —

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپ کی دوستی کا حال جو فیما بین آپکے اور کمپنی
کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب متصور ہوا کہ چند سال گذشتہ مین
آپ کے ملک کے لوگون نے خود غرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکی سبب
بدنامی آپ کے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہو اور مین نے کچھ توجہ
اونکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کرینگے زمانہ مین
تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے —

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ چنار گڑھ کا لحاظ رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ
وہان سے اب خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۶ فصلی طلب کرلیا جائیگا اور بعد اوس سنہ کی وہ وہان نہ رہیگا
اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اوس ضلع کی
بندوبست مین تھی لہذا مین آپ کو اطلاع چند امور کی دینی مناسب اور ضروری تصور کرتا ہون اول یہ
کہ آپ لحاظ حقوق نواب مظفر جنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپ کو کرنا
پڑے تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذر لائقہ نواب مظفر جنگ کے

علیحدہ کردینگے اور چونکہ مادر و برادر مظفر جنگ اور دل دلیر خان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجوہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچہ گذارہ بلا واسطہ مظفر جنگ
اونکے واسطے تجویز ہو —

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اونکو اپنا دشمن تصور کرتا ہے اور جو اعتبار کہ دل دلیر خان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اونکی حفاظت قرار واقعی نہوگی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائے گا لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
لوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو علیحدہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوادیا کرین —

اندرو سے حساب کے جو فیما بین انکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ انکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورہ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایاے تنخواہ فوج جو انکے ملک مین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلہ کا اور نیز زر بقایاے مستر اندرسین
ادا کردین اور باقی جو کچہ رہے گا وہ کاغذ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے تصور نکیا جائیگا —

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیر خواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دیکے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلا تامل اوس سے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب اور مفید ذریعہ
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپ کے ساتھ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری بھی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی اس تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے —

اور آپ اطمینان رکھین کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل منجانب مینور بل کمپنی کرونگا۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس
موصولہ ۱۱ ماہ جولائی ۱۷۸۷ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا ثبوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا لوازم یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا تھا ہنگام خوش مین پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام مین بحالت ہوگی اور رزیڈنٹ لکھنو کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ مداخلت کرینگے اور نہ اور صاحب یا اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکارون سے رہے گی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث انکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی مین کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور مین خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہون اور اسقدر شکر گزار ہون کہ اوسکی ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے یہ مشہور ہے کہ حین حیات نواب مرحوم مین اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام مین دوستی انگلیزان کامل اور مستحکم اور برقرار رہی ہے اور بعنایت ایزدی آیندہ یوماً فیوماً ترقی پر ہوگی۔

اسوقت مین ایسا رئیس کلان باعلم و باخبر باختیارات کل و حکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوش نصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پائینگے درباب جاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہین مین نے بخوبی غور کیا اور سمجھا باوجودیکہ میرے ملک کا

بڑا صرف اس فوج کے سبب سال بسال ہوتا ہے اور مقصود جو بابت سرداران کے ساتھ
اس بارہ مین خاص کر ہوے ہین اور جس طریق پر یہ معاملات گفتگو سے بیباطی ہوا ہے
اوس سب سے آپکو بخوبی واقفیت ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی ہر حال آپکی توجہ سے
ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل اور مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ
اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھے نہایت
خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوسی وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا
کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعدازان آپ ازراہ مہربانی والطاف کے جو مشہور عام ہے
اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو
بھی منظور ہو لہذا بنظر قائم رکھنے آپ کی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج
اب فتح گڑھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی
اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنٹی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ
مہاراجہ سیندھیا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کردیا ہے کہ مین دیا کرون
یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے
زیادہ نہوگا اور کسیطرحکا مطالبہ سوا اسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو
برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واپس طلب کیے جاوینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو حسب خرچ یا
کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فرد قطعبندی ارسال
کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہینگے
جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا —

آپ کی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے
سنا ہے کہ آپ ضرور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بروقت ملاقات ہر امر مین گفتگو دوستانہ
کیجاویگی اب یہ خیال کرکے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضاجوئی اہم مراتب دوستی
تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی —

درباب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہیگا او

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوسوقت خواہ بعد اختتام سنہ ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہیگا اور نہ کوئی اور بجاے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکی حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح انتظام امور ضلع مذکور مناسب متصور ہو مین پنشن لائقہ واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون اور رباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیرخان اور راے دیپ چند دیوان سابق کے جنھون نے خواہش لی نسبت گورمنٹ انگلیسی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھہ گذارہ اوسکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہو اور چونکہ دشمنی نواب کی نسبت اونکے ظاہر ہے اور بباعث اعتبار گورنمنٹ جو اوپر دل دلیرخان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اوسکی حفاظت نہوگی تو نسبت دشمنی کی مظفر خان سے اوسے تکلیف ہوگی مین اونکے واسطے کچھ گذارہ مظفر جنگ کے زر پنشن مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ کے اوسکو دلایا کرون ان سب امور مین تعمیل آپ کے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیرخان اور رای دیپ چند کو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات تحریرات دوستانہ سے معزز اور مسرور ہوتا رہون —

ملفوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڈہ و لکھنؤ اور تنخواہ نواب سعادت علیخان و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنؤ خرچ ڈاک اور صاحبان ہمراہی مہاراجہ سیندھیا وغیرہ ماہ مارچ سنہ ۸۷ء لغایة ماہ فروری سنہ ۸۸ء بمہر وزیر —

بماہ مارچ سنہ ۸۷ء . . . . عہ لکہ ۔/

بماہ اپریل . . . . عہ لکہ ۔/

بماہ مئی . . . . عہ لکہ ۔/

بماہ جون . . . . عہ لکہ ۔/

بماہ جولائی . . . . عہ لکہ ۔/

بماہ اگست — نقد — ۵ لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ .... ۵ لکہ

بماہ ستمبر .... ۵ لکہ

بماہ اکتوبر .... ۵ لکہ

بماہ نومبر .... ۵ لکہ

بماہ دسمبر .... ۵ لکہ

بماہ جنوری ۱۸۰۰ء .... ۵ لکہ

بماہ فروری نقد مقام لکھنؤ — ۵ لکہ

بذریعہ ہنڈوی بر کلکتہ لکہ

۵ لکہ

کل میزان

لکہ

ہنڈوی	نقد
لکہ	لکہ

یہ پچاس لاکھ روپیہ ۱۸۰۰ء کا ہوگا —

از حیدر بیگ خان موصولہ ۱۴ ماہ جولائی ۱۸۰۰ء

سابق میں نے ایک عرضی مشعر حال اپنے پہونچنے کے مقام لکھنؤ ارسال خدمت کی ہے یقین کہ ملاحظہ میں گذری ہوگی اب جواب حضور کی تحریر دوستانہ کا منجانب نواب وزیر ارسال خدمت ہے اوس سے حال رضا جوئی حضور منجانب نواب وزیر واضح رای عالی ہوگا حضور نے اونکے امور میں از حد مہربانی ظاہر فرمائی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ بھی وہی عنایات نسبت اونکے مرعی رہینگی کیونکہ اونکو نہایت توقع حضور کی ذات سے ہے —

ایک فرد قسط بندی زر اخراجات فوج وغیرہ ملفوف خط نواب صاحب مرسل خدمت ہے اور میں ایک ہنڈوی اوسقدر روپیہ کی جسقدر کرنیول صاحب نے فرمایا تھا کہ لغایتہ ماہ فروری ۱۸۰۰ء

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب سعادت علیخان لغایت ماہ فروری ۱۷۸۸ یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی —

چونکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا بانتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زر سرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور ہر ایک امر کا انتظام ہوجاے گا اور جو زر یافتنی کرنیل ہاربر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے وہ جسقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۷۸۸ ہوگا ہنگام وجوب تک ادا ہوجائیگا —

روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ ماہ مارچ ۱۷۸۸ لغایت ماہ جون ۱۷۸۸ع خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا امیدکہ تحریرات عالی سے سرافراز ہوتا رہون گا —

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور بچھراج کی بنام شیو پرشاد و بشیشر داس بابت بقایاے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گڈہ وپٹالن لکھنو ماہ فروری ۱۷۸۸ اسمین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے — [illegible]

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیہ شاہزادہ اسمین روپیہ سکہ لکھنو ہے [illegible]

ہنڈوی ایضاً بنام ایضاً بابت روپیہ نواب سعادت علیخان بابت بقایا لغایت ماہ فروری ۱۷۸۸ اسمین سکہ لکھنو ہے — لک

نمبر ۲۹

عہدنامہ تجارت ساتھہ نواب آصف الدولہ کی ۱۷۸۸ع

عہدنامہ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل ورڈ اوف دی

کارٹرکی از ہنوربل پریوی کونسل شاہ انگلستان لفٹنٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل وسپہ سالار تمام ممالک وافواج شاہ انگلستان وہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان مع ہندوستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر الممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبر جنگ ـ

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی ٹی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی وممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ اونکی بڑی دقت ہوتی ہے اور نقصان بھی اونکا بہت بباعث محصول سنگین جو اونکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور نیز طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے ورثا اور جانشینون پر قرار صحیح متصور ہونگے ـ

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے ـ

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ روانہ مہر ودستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اونکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اونکے ملک کا محصول اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے روانہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ وبہار واڈریسہ واضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فرد قیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک مین اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے ـ

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئنہ عطیہ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آنیکے مطابق قیمت مندرجہ روئنہ عطیہ نواب وزیر کے لیا جائیگا —

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگے اگر وہ براہ دریای گنگ آئین تو اونکا محصول بمقام چھپنا گریا بھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام گڑہ مبارکپور مین اور اگر دریای گھاگرا سے آئین تو مقام دوہری گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو مقام کیوہی میدنی گنج چانن پٹہ یاب پور مئو یا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام گھاٹ دریاے گنڈک یا بمقام گورکھپور مجھولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سوداگر یا شخص ہمراہ اسباب مذکور کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجہ دفعات ذیل کسی مقام مذکورہ بالا مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کچہری ملیگا اور اوسکی روسے اجناس مذکور کی بریت زیادہ طلبی اور مزاحمت آیندہ سے ہوگی پھر کہین وہ ملک نواب وزیر مین آمدورفت کرین اونپر اور محصول نہ لیا جائیگا —

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ از راہ تری یا خشکی جائیگا اوسکا محصول چوکیات مقررہ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاے گا اور روئنہ حسب مضمون بالا دیا جاے گا —

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پرمٹ جہان اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم کرتے رہا کرینگے —

شرط پنجم

بانات آہن تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام پارچہ ریشمی پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو ممالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

دہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آ تے گا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ رونہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

پنبہ جو جالون حیدرنگر اومراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذرکر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھ روپیہ فی من چھیانوی سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور رونہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا وہی پنبہ جب ضلع بنارس مین آئے گی تو وہان دہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور دھائی فیصدی اورجب وہ صوبہ بہار مین آئے گی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہوکر نہ آئے گی تو ممالک کمپنی کی چوکی پرمٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ تسر یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آئینگے دہائی فیصدی اونپر بموجب قیمت مندرجہ رونہ نواب وزیر لیا جائیگا اور یہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آئین گے اور جب کمپنی کے ممالک مین آئین گے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا رونہ بلا محصول واسطے گذر کرنے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آئے تو دہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا۔

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج رونہ ہوگی جو رونہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہاسے وہ اول روانہ ہوے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام چوکی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ فیصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہوکر نہ آیا ہوگا تو کل پانچ روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جاے گا —

شرط دہم

اجناس جو اضلاع بنگالہ و بہار واوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح وطریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول بھی لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکور واسطے روانگی دوسرے مقام یہ بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نلیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر رونہ جو اجناس کے ساتھ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکار ریست اپنے دستخط اوسپر کرکے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور پھر اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج مقام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اوسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق سے زیادہ نہوگا اور نہ کچھ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا —

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا مستاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھ محصول ایسے اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگذار یا مستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگذاری یا مستاجری سے موقوف ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار پرمٹ زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ دہ چند رقم ناجائز سے کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اس رقم جرمانہ سے کیا جائیگا اور فریقین معاہد کو اختیار حاصل ہوگا اس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور وقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے۔

شرط دوازدہم

بنظر اسکے کہ کوئی شخص ارادہ غصبا محصول نہ دینے کا کرکے چوکی پرمٹ سے متصل ہو کر روانہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دوچند محصول لگایا جائیگا اور اسی نظر سے فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص قبل از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط با ۱۱ ادا کرکے روانہ حاصل کرے۔

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط نہم حسب اجناس گنج مین آنے کی تحصیل ہوگا۔

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پر جو اونکی ہی ملک مین صرف ہو اور اون اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب متصور کرین لیا کرین اور پیداوار کمین وغیرہ سواے جنس کے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے۔

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیما بین تجاران ممالک فریقین معاہدہ کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبرو سے گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس مقام کے حاکم کے کرینگے جہان تنازع

پیدا ہوا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ منسٹر انگریزی کے روبروے نواب وزیر پیش کرے اور نواب جس حاکم کو مناسب تصور فرماوینگے اوسکے سپرد مقدمہ واسطے فیصلہ کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار یہ سٹ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایاے سرکارین کا کوئی امر خلاف منشاء و معنی عہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورہ بالا دادخواہی اپنی کرے —

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق ضلاع روہیلکھنڈ اور کوتیار سے نہین رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب ترمیم کرے —

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استدعا نواب فرخ آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہوا اور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اوپر اجناس دکھن وغیرہ کے وغیرہ سے جو ملک کمپنی مین آئے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آئے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشاء اس عہدنامہ کا ہوگا ایسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی رو سے ہے

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ ستمبر آئندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۲۵ ہجری کے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق اور منظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۰ع ہوا

| مہر کمپنی انگریز بہادر |

دستخط گورنر جنرل

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

مہر بحروف بنگالہ

مہر بحروف بنگالہ

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمنٹ سواران کے ہوا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر نے ہنوربل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنو بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۰ع کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصہ قلیل سے فوج کمپنی مین کئی رجمنٹ سواران ولایتی و ہندوستانی زیادہ ہوگئے ہین اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادائے اخراجات فوج مذکور چاہیے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمینان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد اور آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر کی مقابلہ اوسکے دشمنان کے ہے لہذا شرط ذیل منظور ہوئی ہے یعنی

نواب وزیر ہر سال اصل خرچہ ایک رجمنٹ ولایتی اور رجمنٹ ہندوستانی کا دیا کریگا یعنی دو رجمنٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمنٹ بیان نہین کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

جیسا کہ سنہ حال فصلی سے شروع ہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط این بی ایڈمنسٹن

مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۱۳

عہدنامہ ساتھ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا ۱۷۹۸ء

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیمابین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی روسے مفاد ممالک طرفین منظور لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سرجان شور بارونٹ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوسسے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح و دوستی و اتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیمابین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی حیثیت مین دوسری جانب سے گردانی جائینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات و اقرارنامجات سابق جو فیمابین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے۔

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے مقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بخیال حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ازدیاد کیا ہے اور بہت سے جدید سوار و پیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ [illegible] چھپن لاکھ [illegible] ہزار چھہ سو اوتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ نے انگریزی کمپنی کو

دینا منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ اوس [illegible] لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھ روپیہ اوسی ادا کیا کرینگے یعنی کل روپیہ [illegible] لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودہ رائج الوقت ہوگا۔

شرط سوم

یہ روپیہ لگتہ تاریخ ۲۱ ماہ جنوری ۱۷۹۸ء سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودہ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب وعدہ جب واجب ہوگا بتعداد چھہ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اوتالیس پانچ آنہ پائی سکہ اودہ کے ماہ بماہ موجب فرد قسط بندی منسلکہ ادا ہوگا۔

شرط چہارم

جو بقایا سے مبلغان حسب قرارنامجات سابق تا ۲۱ ماہ جنوری ۱۷۹۸ء ہوگا وہ فوراً ادا کیا جائے گا۔

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہین کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری بتعدادی بارہ ہزار پانسو روپیہ کے کمپنی انگریزی کو دیا جائے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ممالک مین رہے گا دینگے۔

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور شاہزادگان بنارس کی بتعدادی دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور پنشن فرخ آباد بتعدادی بائیس ہزار چھہ سو اٹھتیس روپیہ رقم چھہتر لاکھ روپیہ سکہ اودہ مذکورہ بالا مین شامل ہین

شرط ہفتم

گورنر جنرل سرجان شور بارونٹ بجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ فوج انگریزی جو ملک اودہ مین واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم دس ہزار سپاہ ولایتی ہندوستانی سے نہوگی اسمین پیادہ و سوار و توپخانہ سب ہونگے اور اگر کسوقت ضرورت پڑے فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودہ مین تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجائیگی تو [illegible]

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورہ بالا سے ہوگی اوسکا خرچ وہ علاوہ
دینگے اور اسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی وہندوستانی پیادہ وسوار وتوپخانہ ملک اودہ مین کسی
ضرورت سے آٹھہ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی توجسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوس قدر
فوج کا خرچہ چھہتر لاکھہ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودہ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخانکو
اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع
عمارات وگھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ
کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول
گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور
مرمت کرنے قلعہ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھہ لاکھہ روپیہ
سکہ اودہ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اوس سے کم صرف ہوگا دو سال مین
تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کر دینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوس قدر
اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین
کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھ کے چھہ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے
دینگے جو زائد تین لاکھہ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاؤنی کانپور
اور فتح گڈھ مین فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان استرضا اپنی
ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاؤنی مقام مجوزہ
کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے —

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودہ منحصر اوپر اداے بروقت اقساط شروط شرط دہم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسطین بوقت ادا ہو لیکن اگر احیاناً خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہو اور باقی رہ جاے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت اداے بقایا و اقساط آیندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا —

شرط دوازدہم

چونکہ از روے عہدنامہ جو اب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اور یہ ادائی بہت زیادہ ہوگیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا بمقابلہ جمع و خرچ ملک یہ ضروری متصور ہوا کہ استقدر کمی اخراجات مقبول دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجاے جسقدر ضروری اور مناسب متصور ہو پس اس باب مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی راے کے مطابق اخراجات وصول کی کمی عمل مین آویگی —

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات ملکداری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی کے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھ ہو وہ باطلاع اور استرضا کمپنی کے ہو اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشاء اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آویگی —

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی تعمیل سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوئی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین —

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زاکو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نرکھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے۔

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے مشہور اولاد برادر یعنے نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا اور بخوشی ورضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے۔

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سر جان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ باپائداری اور مصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکارین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پایا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل رہیگا۔

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

قسط	رقم
اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی۔	[illegible]

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی — سہ لاک سہ ساٹہ سہ ہزار چار صد
دوازدہم قسط ماہ دسمبر تاریخ یکم جنوری واجب الادا ہوگی — سہ لاک سہ ساٹہ سہ ہزار

کل سکہ روپیہ معہ لکہ

دستخط جان شور — مہر فارسی

ہمارے روبرو اسپر دستخط اور مہر ہوکر پانچ نقول دی گئین تاریخ ۲۱ ماہ فروری ۱۷۹۸ء ع

دستخط جی ہیرت رزیڈنٹ

دستخط این بی ایڈمنسٹن مترجم فارسی

نمبر ۳۲

اقرارنامہ جو نواب سعادت علیخان نے بضمانت کمپنی بہوبیگم والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے ساتھہ بتاریخ ۷ فروری ۱۷۹۸ء نواب وزیر سعادت علیخان کے دلمین ادب اور لحاظ بہوبیگم صاحبہ کا منقوش ہے اور اوسکو اطمینان کلی اونکی اعانت اور امداد کے وقت پر ہے لہذا وعدہ کرتے ہین وہ اونکا ادب اور لحاظ بدرجہ نہایت کیا کریگا اور ہمیشہ کوشش اونکے آرام اور آسائش مین کیا کرے گا ثبوت اس نیت کی نواب وزیر منظور کرتا ہے کہ بہوبیگم صاحبہ پنشن ساس اور خرد محل کی دیا کرین اور اس پنشن کی جائداد مین محال گونڈا اونکو دیا جاتا ہے اور واسطے زیادہ وضاحت نواب کے دلی ادب اور لحاظ بنسبت بہوبیگم صاحبہ کے وہ اسپر بھی رضامندی اپنی دیتا ہے محالات اودہ چھپرا ٹہ منکسی جو متصل فیض آباد قیام گاہ قدیم بہوبیگم صاحبہ کی واقع ہے شامل اونکی جاگیر کے کی جاے اور اس اقرارنامے کی تعمیل کے بابہ مین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ضامن ہین لہذا بشہادت اس امر کے نواب نے اپنی مہر اور گورنر جنرل بہادر نے اپنے دستخط اسپر کردیے —

نمبر ۳۳

عہدنامہ فیمابین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر

مبارزجنگ دربارہ شامل کرنے واسطے ہمیشہ کی بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت معاوضہ زر سالانہ جو وزیر کو دینا ہے

چونکہ عہدنامہ جو انہیں مابین نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جاری و قائم ہے اوسکی روسے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اوسکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے کہ کمپنی تعمیل اس شرط کی کرسکے نواب وزیر پر ازروے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ چھہتر لاکھہ روپیہ سکہ اودہ سال بسال دیا کرے اور یہہ بھی اوسیر اسی عہدنامہ سے واجب آیا ہے کہ جسقدر فوج سواے فوج شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ نواب وزیر دیگا اور چونکہ مصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان ادا ے صرف فوج وغیرہ مقصود ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نرہے اور کمپنی کو اطمینان کلی اوسکے ادا ہونے کا بروقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرطاہین فیمابین ہز ایکسلینسی موسٹ نوبل مارکیوس ویلسلی کی پی گورنر جنرل امورات ملکی وجنگی قوم انگلستان جو ملک ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر دربابہ تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب وبنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اول اور نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارزجنگ فریق ثانی منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشین کے دربارہ اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جواب ذمہ نواب کے بالعوض کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین —

شرط اول

نواب وزیر ازروے اسکے علاقجات ذیل دیہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بالعوض سالانہ اور اخراجات ایزادی فوج اور پنشن نبارس و فرخ آباد کے دیتے ہین جنکی آمدنی کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھہ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے —

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ کڑہ و چکلہ اٹاوہ — [illegible]

کھیری وغیرہ — [illegible]

فرخ آباد وغیرہ — [illegible]

کھبری گڑھ وغیرہ — [illegible]

اعظم گڈھ وغیرہ — اعظم گڈھ مونات بیجن — [illegible]

گورکھپور وغیرہ وبٹول — گورکھپور وغیرہ [illegible]

بٹول — [illegible]

صوبہ الہ آباد وغیرہ — [illegible]

چکلۂ بریلی آصف آباد کیلپوری — [illegible]

نواب گنج کھلی وغیرہ — [illegible]

محال وغیرہ باستثنار تعلقۂ ارول — [illegible]

کل جمع سکہ لکھنؤ ایک کروڑ [illegible]

محالات مذکورۂ بالا اوس نیت پر سنوربل کمپنی کو دیے گئے جس صورت پر وہ سنہ ۱۲۰۶ فصلی مین ماتحت عاملان تھے پس کوئی دعوی نسبت دیہات یا قطعات زمین سکے جو سابق شامل یا علیحدہ محالات مذکورسے ہو گئے ہون نہوگا —

شرط دوم

جو سالانہ ازروے شرط دوم عہدنامہ سنہ ۱۷۹۸ء کے نواب وزیر نے کمپنی کو دینا منظور کیا تھا جسکے عوض اوربا لعوض اخراجات ایزاد فوج کے یہ علاقہ دیا گیا اب واسطے ہمیشہ کے موقوف ہوگیا اورنواب اب اداے اخراجات ایزاد فوج سے جو بروقت ضرورت واسطے حفاظت اودہ اوراوسکے تعلقات سکے ہوگی (خواہ حفاظت ملک جواب علاقۂ کمپنی مین

شامل ہو اور خواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہو) ہوئی ہوگی۔

شرط سوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی واندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقہ نواب وزیر مین رکھین اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار پالن پیادگان کی اور ایک پلٹن نجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثناء اوسقدر مسلحہ چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری متصور ہون اور تھوڑے سے سوا اور نجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے۔

شرط چہارم

ایک ڈیٹیچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا

شرط پنجم

تاکہ اصل منشاء اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامہ ہذا کی واضح ہون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی سے بیچ حفاظت ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آئندہ اب کچھہ مطالبہ بباعث اخراجات کے جو ہنوربل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے توہم حملہ دشمن غیر کے ہوگا یا بسبب ڈیٹیچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بروقت ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی بمقام چھاونی کر ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی وسماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے ہوگا خزانہ نواب پر نہو گا۔

شرط ششم

جو علاقہ ازروے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیتہً زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہے گا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جو اب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب
اور اوسکے ورثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے ورثا کی حکومت اوسمین بلا مزاحمت ہیگی
اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام بذریعہ اپنے اہلکاران کرینگے جس سے
بہبودی رعایا اور حفاظت جان ومال باشندگان متصور ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت اور
صلاح افسران آنریبل کمپنی کے کاربند ہونگے —

شرط ہفتم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران آنریبل کمپنی کو شروع سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے
جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ع کے ہوگا دیا جائیگا اور نواب اسوقت تک زرسالانہ اور صرف ایزادی
فوج انگریزی اپنے خزانہ سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپرد شدہ کا
اہلکاران نواب سے نپاینگے اور کمپنی ابتدا سے قبضہ ملک سپرد شدہ کے پھر نواب سے کچھ
مطالبہ نکریگی —

شرط ہشتم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے
فائدہ رعایاے جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک صلحنامہ تجارت جداگانہ قرار دیا جاوے لہذا
یہ اقرار ہوتا ہے کہ جہاز رانی دریاے گنگ مین اور دیگر دریاہاے سرحدی ممالک طرفین مین بلا محصول
اور مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے بیچ دریاے گنگ اور دیگر دریاہاے سرحدی جانبین مین
مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جائیگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا
جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس نیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان
نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہیگا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا
یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور شرح حال سے زیادہ نہوگا لین اور یہ بھی
وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خرید کیجائیگی
اوسکی نسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شئ مذکور افسران کمپنی کو
دیجائیگی —

شرط نہم

تمام عہود عہدنامجات سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی و اتفاق کے فیمابین کارخانہ ہی ہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۸ء عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سر جان شور صاحب منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوئے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور اونکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرط کا معرفت ہنوربل ہنری ویلسلی اور لفٹننٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر کے ساتھ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء مطابق دوم ماہ رجب سنہ ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا۔

دستخط ویلسلی

مہر

مہر سعادت علیخان

تصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام لب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء کے کی۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ سکرٹ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہز اکسلنسی یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کرکے واپس کیا ہی ازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بروقت ملاقات گفتگو اس معاہدہ مین

زبانی بیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اصل کاغذ کی بالکل موقوف کیجائین اور درخواست سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر ترمیم کیجاے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر نے بجواب گورنر جنرل بہادر جو اونکی دوسری درخواست کے جواب مین اس مضمون کی تھی کہ نواب وزیر کوئی شخص بطور وزیر واسطے اجراے کار معمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ وہ اپنے پسر ثانی مرزا احمد علیخان نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب تصور کیا کہ بیان اون عقائد کا کیا جاے جو ممد قیام و ثبات دوستی و اتفاق سرکارین مقصود تھے اور جو موافق نتیجہ عہدنامہ جو نیما بین ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ع تھی اور بنظر اسکے کہ آیندہ کسیطرح کا شک و شبہہ درباب مطالب و نتیجہ اس تحریر اور گفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل بہادر نے ماحصل مضامین گفتگو کا جو نیما بین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کر کے اپنے دستخط اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرٹری پولیٹکل ڈپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین پاس اونکے موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگوی طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کر کے ہر ایک کی زبان مین فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین —

درخواست	جواب
کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ محافظ اور مددگار کسی شخص کا جو کارندہ [illegible] ہمارے کے طریق وصول مین [illegible] بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب رزیڈنٹ مدد تحصیل بقایا مالگزاری کے دین اگر صاحب رزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین منع کیا چاہین تو اونکو لازم ہے کہ مجھسے حالت مین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین کہ بے انصافی ہو لہذا یا تو مین صاحب رزیڈنٹ کو اوس مقدمہ سے آگاہ کر دونگا اور یا وہ سب مجھے	اسمین عہد نہین ہے اور اسکا لحاظ رہیگا نواب وزیر صاحب رزیڈنٹ کے پاس اطلاعنامہ دلائل [illegible] اسناد و ثبوت واسطی معاملہ کے بھیجدیا کرین

قائل کردینگے اگر وہ مجھے قائل کردینگے تو مین
حسب فہمایش اونکے معاملہ سے کنارہ کرونگا
اور کسی پرنا اتفاقی راے ہمارے کا اظہار ہوگا
عدالتہاے باقاعدہ جمین میری اپنی غرض
بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری
کرنے شرع محمدی کے اور داد رسی دعاوی اوجبی
کے اور حفاظت جان و مال رعایا مقرر ہونگی
پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی متابعت
کرے۔

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت مناسب ہے۔

اور اگر کوئی خلاف ورزی اونکی حکومت کی
کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران
کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین
مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ جانتا
ہون اور میری عین خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر
اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو۔
مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار
سے نہین ہے اور کسی اور جاگیردار کی مگر
حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات و دادرسی
مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی و فوجداری کے
سزا دیگا اور دیگر مقامات متعلق دادرسی کے
میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد
مین ہونے چاہئین اور اسیطرح تمام جاگیرات

نصفت وہی جاگیر بیگم صاحبہ زیر حکم نواب کے رہے گی اور ملازمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع رہینگے اور حکومت عدالتہای نواب کی بذریعہ قوت انگریزی تعمیل ہوگی۔

میں بھی کیونکہ یہ امور متعلق بادشاہ کے ہوا کرتے ہیں
جسکا کام یہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی ہونے
نہ دے بیگم صاحبہ کے آدمیوں کو چاہیے کہ ایسے
معاملات میں مداخلت کریں اسواسطے حکومت
میں شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی
اسی میں ہے کہ وہ مجھے ایسے معاملات میں اتنا
نکیون بیان کردیا کرتا تہا کہ سب رعیتی اونکے شاکی
میرے اہلکاروں کے وقوع میں آیا کرے
اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خونریزی اور فساد
فیض آباد میں اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر میں
رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر کا کچھ خیال
بیگم صاحبہ نے نہیں کیا ہیچ عہد سلطنت میرے
برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار
کے تہا ان امور سے میری حکومت ـ

میں چاہتا ہوں کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہر
داراب علیخان کو طلب فرمائے اور میری خواہش
یہ ہے کہ سوائے جاگیر کے اور جو جائداد مثل
زمین اور بازار و باغ سرکار بکثرت اہلکاران بیگم صاحبہ
نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری
کے چار سال کے عرصے سے لیے ہیں
(اس حال سے میر منشی صاحب اور مولوی غلام قادر خان
منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الماس علیخان
اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہیں

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہیں کہ تمام مقدمات
جو فیما بین نواب اور بیگم کے ہیں اونپر لحاظ
کامل ہوگا اور معاملہ اسطرح فیما بین اونکے طے
کرایا جائیگا جو مقتضائے انصاف اور عدل ابد دوامی
پہ پیش ہوگا ـ

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ
سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال واقبال کو
تمام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جبیکھہ ای وغیرہ
جانتے ہین اور اونکے کواغذ سے تفصیل ایسی
جائداد کی حاصل ہوسکتی ہے اور اس جائداد
کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور
ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب ہین متحمل
ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہو سکتا مجھے
واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول
ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جائے تاکہ
میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر مطابق
اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون
کہ گورنر جنرل بہادر حکم بنام ہنوبل ہنری ویلسلی صاحب
اوپر مراتب مندرجہ ذیل کے صادر فرماوین —

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جائے
بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین ورنہ ملک
سے خارج کیے جائین —

تمام مجرم حوالہ ایک دوسرے کے کیے
جاوینگے مگر رعایاے سرکارین جنکی نسبت
کوئی جرم عائد نہوگا اونکو اختیار حاصل رہے گا
کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین
بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوسلین سرکار رہا درخواست مستاجری

تمام بقایاے حال یا جواینده باقی سرکار کے

علاقہ سپرد شدہ مین وہی اوس سے تحریر لکھائی جاکر
کہ مستاجری اوسکو اس شرط سے مل سکتی ہے
اگر وہ ثابت کرے کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہے

رہے گی اوسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاکر
اور تمام باقیدارون سے اقرار لکھائے جائین
کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین۔

اگر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپرد شدہ
مین ہے وہ سرکار کے باقیدار ہین یا تو مقروض
اونکے ذمہ سرکار روپیہ کی طلب واجب ہو
عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جائین
تاکہ باقی واجبی رو سے ہم وصول کرکے
اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب
ہم سے طے کرلین بعد اوسکے مسٹر ... صاحب
کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین
کرین۔

کسی عامل نواب کے ساتھ علاقہ سپرد شدہ مین
معاملہ نہین ہوا۔

اگر باغات اور دیگر جائداد سرکار کی
اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصارف
فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور بالا اوس
سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین
ایک جائداد میرے قبضہ مین ہے مین چاہتا
ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر
فرمائین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد
ہمارے آدمیون کے کیجاے ایک فہرست
اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی
داخل کیجاے گی۔

کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان
نواب وزیر لارڈ صاحب کو دینگے وہ البتہ
اونکے ملازمین کے سپرد کیجاوے گی۔

ہین سنے اضلاع معلومہ واسطے مصارف فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا جب ویسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون کہ کوئی شخص صاحب اور متعلقان اہلکار وغیرہ سے جو علاقہ سپرد شدہ مین واقع ہین متعرض اور مزاحم نہوان اور کوئی اونکو خراب اور مسمار نکرے —

احکام اسکے مطابق صادر ہونگے —

ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو روپیہ الہ آباد کے گھاٹ پر لگے گا وہ سرکار کو دیا جائیگا عرصہ اب چار برس کا گذرا ہے اور ہرچند ہمنے تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو بھیج گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھ نہین دیا گیا اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے احکام صادر ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جاوے —

اس حساب کے طے کرنے کو حکم صادر ہوگا

مستر ویسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک میرے پاس نہین آیا لارڈ صاحب یا مستر ویسلی صاحب کو یاد دہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جاوے —

عہدنامہ مرسل ہوچکا ہے —

نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند مرزا احمد علیخان وزیر واسطے انصرام کار ریاست

گورنر جنرل بہادر بالاتفاق رائے اس سے کرکے تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین —

کے مقرر کیا جاے —

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے
کہ گورنر جنرل بہادر میرے روبرو مراتب مذکورہ
بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرماینگے اور حکم
دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور الا صاحب رزیڈنٹ
یہ بھی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے
روانگی کے وہ میری روانگی کی نسبت کچھ تساہل
یا ہرج نکرینگے بلکہ امداد طیاری سامان مرحمت
کرینگے —

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام اور ملاحظ
مراتب بالائی روبرو نواب کے صاحب رزیڈنٹ
کو دی گئی بتاریخ ۴ ماہ فروری —

اب نواب گورنر جنرل بہادر ان مراتب عامہ کا
بیان کرتے ہین جنکے مطابق رسم اتفاق اور مراسلات
فیمابین سرکارین کے بعد ازین ترتیب اجرا پائیگا —
اور روسے شرائط عہدنامہ جو فیمابین گورنمنٹ
انگریزی اور نواب وزیر کے جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر
سنہ کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت
کلیۃ درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے
اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کار روا رہینگے
اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب
کی حکومت اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قائم کرا دینگے
اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک
کرا دینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف
نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے
ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا مقصود ہو اور جس سے حفاظت
جان و مال باشندگان ظہور میں آوے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاران اور ملازمین
کی معرفت ہوگا —

نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح اور نصیحت افسران ذی رتبہ
کمپنی کے کارروائی کرینگے —

اسواسطے بیچ قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ باقیماندہ کے اور بیچ تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور عام کارروائی
اور انتظام کے نواب وزیر بہ صلاح گورنمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصائح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور اعتبار اور لحاظ باہمی کے
دیجاینگی جب کبھی کسی امر عظیم میں صلاح خاص
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر پر ادران نواب وزیر کو
جلدی کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صاحب جو صلاح
گورنمنٹ انگریزی کی اس بارہ میں ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا ہدایات خود دینگے —

صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ بطور وکیل
گورنمنٹ انگریزی کے ہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا —

اسواسطے صاحب رزیڈینٹ بیچ عام طرز
کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ
کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جس مقدمے
مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح
گورنر جنرل بہادر متصور ہوگی۔
یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی
مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر
کے دیا کرینگے۔
صاحب رزیڈینٹ کو چاہیئے کہ نواب کو صلاح
یکدلی اور یکجہتی سے دین اور کوشش تمام اتفاق
نواب کے ساتھہ اجراے کارمین کرین اور نواب
کے ساتھہ اتفاق کرکے اونکے اہلکاران کی
معرفت اون تدابیر کا اجرا کرائین جو بصلاح
گورنمنٹ انگریزی قرار پائے ہین بیچ اون مقدمات
کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی
یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت
وقت اعانت اور امداد کیجاے گی۔
صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر
کی نسبت تمام امورمین بدرجہ غایت تعظیم اور
اتفاق اور لحاظ کے ساتھہ پیش آئین اور تمام
امورمین اوسکے ساتھہ دلی اتفاق اور دوستی
رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام
اور استحکام دین۔

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقہ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران سے دست انداز
ہون اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپاوے اوسوقت تک اوسکے
افشا ہونے مین جہد بلیغ رکھین —
بموجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر بموجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر وقت طلب یا مشکل فیمابین گورنمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھ
وقت اجراے امور مین واقع نہوگی —

دستخط ویلسلی

مہر گورنر جنرل

دستخط این بی ریڈمیس
سکرٹری گورنمنٹ
سکرٹ اور پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیمابین رعایاے ہنوربل کمپنی اور رعایاے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریاے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرنے اور رفع کرنے
ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیمابین نواب وزیرالممالک یمین الدولہ
ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اونکے ورثا اور جانشینون کے اور میجر جان بیلی
صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ منجانب رایٹ ہنوربل گلبرٹ لارڈ مینٹو کے جو شاہنشاہ
انگلستان کا ایک موسٹ ہنوربل پریوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل خاص ممالک ہندوستان
منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اونکے ورثا اور جانشینون کے قرار پائے

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو آجتک متصل تعلق علاقہ سپرد شدہ سے رکھتے ہونگے
گورمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعہ زمین جو تعلق علاقہ باقیماندہ سے
رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو دراصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور
طغیانی دریا سے غرق مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے
سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ دراصل تعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو اور
تمام جزائر اور قطعات زمین جو سرحد پر ہونگے اور جو جسکے متعلق وقت مذکورہ بالا مین ہونگے
اوسی کے متعلق تصور کیے جاینگے

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا ندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑ دیگی اور جسکی حد مین
وہ مین یا برابر اوس سے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جاے گی جسکا علاقہ اوس کنارہ پر
ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین دریا چلا گیا ہو

شرط سوم

تمام جزائر جو دریا سرحد مین پیدا ہونگے یا ۱۸۰۱ع سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار
کے متعلق تصور کیے جاینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا
دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جنکے علاقے سے کہین وہ کسی
مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریاے سرحدی کی دہار تبدیل ہوجاے یعنی اگر دہار دریاے مذکور کی دونون جانب جزیرہ کے سابق عمیق تھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق رہے تو اس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پر پہونچے گا جسکے علاقے کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب حصول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہے گا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہوجاے گا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عموق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا بر آمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تصفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاے —

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کھا کر روان ہوتا ہو اوس پیچ کے سبب کہین زمین بباعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برامد ہو تو یہ زمین کلیۃً اوسی سرکار کی تصور کیجاے گی جسکے علاقے مین یہ زمین شامل ہوگئی ہوگی گو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو —

شرط ششم

جو کچھ شرائط مذکورہ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ تکرار اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے مسدود ہون اور کچھ تعلق حقوق زمینداری سے نہین رکھتا —

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکھنو تاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۱۲ء مطابق ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۱۲۲۶ھ کے قرار پایا اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین کرکے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ تیس روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پھر یہ نقل اونکی

دستخطی اور مہری واپس لیجائیگی۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر رزیڈنٹ کی — مہر سعادت علیخان

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۲۶

اقرارنامہ نواب وزیر ملک اودہ مرقومہ ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی طبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بہشت نصیب اور ہنوریبل کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم [illegible] کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات بحال [illegible] کلیۃً مشروط اور منظور نواب [illegible] کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الٰہی شرائط اور عہدنامجات مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی۔

مہر اور دستخط بتاریخ ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع مطابق ۴ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب ملک اودہ ہوئے اور بدست خاص نواب نے تاریخ مذکور کو نقل کراکر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر مستقیم جنگ رزیڈنٹ دربار لکھنؤ کو دیے۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل اقرارنامہ جو نواب وزیر ملک اودھ کے ساتھ تاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۱۴ء کو ہوا

دوستی اور اتفاق جو بعقد استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلا دغدغہ فیمابین فرزند وجانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور ہنوربل کمپنی کے جاری رہینگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے قائم ہوے ہین وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور جناب ہنوربل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل کمپنی ظاہر کرتے ہین کہ گورمنٹ انگریزی عہود و شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہین اور عہود و شرائط مذکور تا یوم القیام قائم اور جاری رہینگے -

مہر اور دستخط جناب ہنوربل گورنر جنرل بہادر بمقام مونگیر واقع صوبہ بنگالہ تاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۱۴ء کے دی گئی -

دستخط میرا	مہر

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر

دستخط جارج سونٹن

پرائویٹ سکرٹری گورنر جنرل

نمبر ۳۷

مہر بیگم	گواہان	مہر	بوبو سدہ بچن
		مہر	داراب علیخان

یہ عہد صحیح دیانت نامہ نواب بہو بیگم دختر موتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورمنٹ ہنوربل کمپنی جسکا وعدہ بابت حفاظت اور ضمانت

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیز اور لواحقان سکے بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی

میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تاحین حیات میرے میرے قبضہ اختیار میں
رہیگا اور مجھے ہی صرف اختیار اوسکے صرف کرنیکا بیچ پرورش اور پرداخت اونکے جو
میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ و رشتہ دار خواجہ سرا و خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح
مجھے مناسب معلوم ہوا وسطرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چند روزہ ہے اور
بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم اور صحیح النفس و ثابت العقل ضرور ہے لہذا مین تمام جائداد
و اسباب نقد جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضے مین ہین تعدادی قیمتی ستر لاکھ
روپیہ بموجب بند علیحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورنمنٹ جنرل کمپنی کے کرتی ہون
اور جو بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورنمنٹ مذکور کو دیتی ہون
کہ اس غرض اور نیت سے کہ اہالیان گورنمنٹ مذکور بنظر دوستی قدیمہ جو اونھون نے نسبت میرے
میرے حین حیات مین مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اون تمام
لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمشیرہ زادہ اور رشتہ دار اور خواجہ سرا و متوسلین ہین
اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقدی فرداً فرداً کی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی
سے قائم اور جاری رکھینگے اوسیقدر جسقدر مین نے علیحدہ فرد سلکہ مہری مین درج کی ہے تا کہ
اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھیں —

ماورا اسکے گورنمنٹ انگریزی میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف
ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ
کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے جو کوئی
شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت نہ دین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم
داراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو آج تک
رضامند رکھا ہے اور آیندہ بھی تاحین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا مین
چاہتی ہون کہ اونسے کچھ مطالبہ نکیا جاسے اور نہ اونسے کچھ حساب کتاب لیا جاوے صرف یہ امر ہو
کہ بعد میرے فوراً اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد و نقدی و اسباب مذکورہ بالا جو اب میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوادین اور اوس تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسوای رقوم پرورش مندرجۂ فرد منسلکہ کے میرے ملازم داراب علیخان کو تین لاکھ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا ہے اور چونکہ وہ ایماندار اور راست کردار ہے لہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف سالانہ مقبرہ مذکور کے دیہات پرگنہ کچھ راٹھ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھ آمدنی مین بچے وہ صرف خیرات و [illegible] حافظان کے صرف مین آوے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہ تہ دل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادر یا ہمشیرہ زادہ و خواجہ سرایان و بوبو و خدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے داراب علیخان کو دیا جائے اور وہ زر مذکور کو اونمین تقسیم کریگا اور اوسکی سفارش اور بیانات نسبت اونکے جس قسم کے ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جائے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورہ بالا کے اور دینے رقوم مذکورہ بالا کے جو کچھ فاضل میری جائداد مین سے نقد و جنس رہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین۔

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار و رشتہ دار جنکا ذکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض جاگیرات و نقدی وغیرہ عطیۂ سرکار میرے کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہو جائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجۂ فرد تفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے حیز امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران اور واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہو کر خوار نہو۔

مہر

بیگم

مقامات مخزن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

کمرہ خرد متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ	بمکان توشہ خانہ	بمکان چینی خانہ ظروف طلائی و نقرہ و شیشہ آلات
جواہرات	جواہرات	+

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی
رزیڈنٹ

فرد قوابض داراب علیخان موصولہ ۲۵ ماہ جولائی ۱۸۱۳ عیسوی

مہر
داراب علیخان

گواہان

مہر
بو بو سادھ جن

مہر
میر امیر حیدر

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھہ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوسٹھہ لاکھہ روپیہ کی حاصل کی اور یہ بھی بیگم صاحبہ نے اوسکو اطلاع دی کہ سوائے رقوم مذکورہ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھہ روپیہ نقد اور پانچ لاکھہ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورہ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ کے کہ تمام روپیہ مذکورہ بالا ستر لاکھہ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرار نامہ قوابض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امت الزہرا بنت اسحاق خان مرحوم بتفصیل دیگر اخراجات جو لوگون کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیے جائینگے اصل وسود جائداد سے حسب مراد مندرجہ امانت نامہ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۰ع بنام گورنر ہنوربل کمپنی اور یہ تنخواہ وغیرہ علاوہ اون پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ مذکور کی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالار جنگ اور سالار جنگ کے بیٹون کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور جعفر علیخان کو ملتی ہے۔

کل دو لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چھتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اکتالیس [illegible] ماہواری ہوا۔

مہر　　گواہان　　مہر　　بو بو [illegible]

بیگم　　مہر　　دار اب علیخان

نبام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نو سو روپیہ ماہوار سے —

بی بی لطف النسا —	[illegible]
مرزا محمد تقی خان شوہر ش —	[illegible]
مرزا احید ر پسر ش —	[illegible]
فاطمہ بیگم دختر ش —	[illegible]
مرزا شاہ میر داماد ش و ولد مرزا نصیر —	[illegible]
مولا بیگم دختر مرزا نصیر —	[illegible]

بنام بوبو سدہ بچن مع غیرہ چار نفر بمبلغ چارسو پچاس روپیہ

بوبو سدہ بچن — ۱۸/

بوبو الماس کنور — ۵ــ

بی بی فیض النسا — ۱۰/

مبارک النسا — ۱۰/

———— ۱۴۱۵ــ

بنام محمد داراب علیخان وغیرہ بمبلغ نوہزار آٹھسو اٹھاون روپیہ

داراب علیخان کہ میرا ایماندار اور فرمانبردار ملازم ہے

اور جسنے مجھے اپنی خدمت گزاری سے رضامند کیا ہو

جاگیر سے نہ دکھا واقع جاگیر سلطان باچار ہزار روپیہ نقد ادا کریگی ———

امیر النسا بیگم — ۱۸/

بنو صاحبہ — ۵ــ

میر محمد علی و احمد علی — ۱۱۵ــ

میان طرب — ۵ــ

میان محبوب کلان — ۵ــ

میان خوش چشم — ۵ــ

میان سعادت — ۵ــ

میان بشارت — ۵ــ

میان دلاور — ۵ــ

میان دولت — ۵ــ

میان محبوب خورد — ۵ــ

میان بختاور — ۵ــ

میان نگھراج — ۵ــ

میان نشاط —	سے
میان معقول —	سے
میان یعقوب —	سے
میان منظور —	سے
میان خورشید —	سے
میان بشیر —	سے
میان الماس —	سے
میان نورالقضا —	سے
میان فرحت —	سے
میان شوکت —	سے
سیدی محبوب کلاں —	سے
میان [illegible] —	سے
میان [illegible] —	سے
قنبر —	سے
[illegible] —	سے
میان عنبر —	سے
میان نسیم —	سے
بنگر —	سے
بلال —	سے
لطافت —	سے
سیدی محبوب خرد —	سے
سلطان علیخان —	۸
سلطان خرد —	سے

میر جان کلان	سے
خواصان و خادمہ صد نفر فی صد — لما ر	
سہ صد نفر فی صد — [illegible]	[illegible]
دو صد سپاہیان پہرہ چوکی و غیرہ فی صد	سما ر
میر جان خرد	سے
امام علی	صہ
نذر علی	سہ
جعفر علی	سہ
ہدایت حسین	سہ
عابد علی	سہ
بندہ علی	سہ
مہدی حسن	سہ
پناہ علی وکیل	ما۶ ر
منشی سبحان علی	ما ر
سید محراب علی	ما ر
مرزا کوچک	ما صہ
بی بی خیر النسا	لعہ ر
خرد عزت النسا	لعہ ر
	لعہ لما مد سہ

کل روپیہ لعہ لما مد سہ

داراب علیخان کو واسطے تعمیر میرے مدفن کے دیے جائیں	سے لک روپیہ
داراب علیخان کو واسطے نذر نیاز کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ	لک روپیہ
داراب علیخان کو واسطے مصارف سالانہ مقبرہ مذکور دہ تعلقہ پرگنہ پچھم رات جمعی	عہ لاکھ روپیہ

تنخواہ خاندان برادران میرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالار جنگ کے ویسی ہی رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر کیا کریگی۔ اور اگر آئندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کرے تو گورمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی نسبت عمل کریگی یعنی میری جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جایداد مین سے جو اونکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردیگی

تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہیگی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورمنٹ انگریزی اوسکی بھی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور حسب درخواست میرے کیا کرینگے اور اگر آئندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے تو گورمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اوسکے ورثا کی تنخواہ معقول میری جاگیر یا جایداد امانت سے دیا کریگی —

تنخواہ خاص محل کی محال گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب فرد مسلک تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آئندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی یعنی میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی —

تنخواہ اولاد مرزا جعفر کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہو جاوین تو گورمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے مقرر کر دیگی —

تنخواہ ماہواری جو لطف الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور متوسلین کو دیجایگی ورنہ گورمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے دیگی ۔ — المرقوم ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

اور میری راے مین وہ وسیلہ کلیتہ تعمیل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون گی مین یہ آپ سے
مخفی نہین رکھتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ
اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے
ہو اور یہ ہی میجر بیلی صاحب نے بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہرحال اطمینان رکھین کہ
گورمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی
آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مد نظر رکھیگی اور رفاہ اور
امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف اور پرورش آپکی ہوے
واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بیلی صاحب ریذیڈنٹ
لکھنو آپ کو دینگے اوسمین تصدیق اور منظوری گورمنٹ انگریزی کی نسبت صرف کرنے جائداد
ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور صدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوسہ بچن کے
مین درج ہے تحریر ہے۔

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطاے دیہات پرگنہ پچھم راٹ کے رضامندی وزیر کی
حاصل ہونی چاہیے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی
رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی
متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ
بکوشش تمام رضامندی وزیر نسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کر دیگی لہذا مین نے میجر بیلی صاحب
کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کر دین اور مجھے شک اس امر مین
نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کر کے تحریر کرینگے
جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی۔

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی نسبت ارتباط واثق اور اتحاد صادق گورمنٹ انگریزی
کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال
رکھتے ہین۔

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہو بیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہو بیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان بھی
ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی
کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران اور متوسلین کی حسب تعداد اور طریق
مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کرے اور جو مصارف اوسمین درج ہین او
آمدنی جائداد مذکور اونکی معرفت صرف ہو اور ماورا اسکے نواب بہو بیگم صاحبہ نے صاحب رزیڈنٹ
لکھنو کو ایک فرد مفصل مہری اپنی تمام روپیہ اور جواہرات مذکور کی دی ہے اور اوسمین مقامات
مخزن بھی جہان وہ مدفون ہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے
صرف جائداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کاغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے
ہین کہ جب جائداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکے وابستگان
اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور درباب دیگر امور مندرجہ کاغذ مذکورہ بالا کے جسقدر گورنمنٹ
انگریزی سے متعلق ہوگا اوسقدر تعمیل فوراً اور بلاکم وکاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر یہ بھی
وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ بیچ حاصل کرنے رضامندی نواب وزیر کے درباب
دینے دیہات پرگنہ چھیم راٹھ جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش
نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ
انگریزی کی نسبت واسطہ داران اور متوسلین نواب صاحبہ کے مرعی رکھکر اونکی اور اونکی اولاد
کے نام اوسقدر زرپرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے
المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ع

نمبر ۲

بنام نواب رفعت الدولہ   المرقوم ۱۹ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۳ عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین عرض
اور نتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعاء نواب بہو بیگم صاحبہ

بماہ جولائی و اگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال کرون اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کاغذ رازداری و مطالب عظیم کی نقل کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر ہوتے ہین اور ثانیاً باعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے مناسب ایسے کاغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس تحریر کا مقصود ہو سکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ جو وہ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاوے —

جو کاغذ مین اب آپکے پاس بھیجتا ہون اس طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے کچھ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا ارادے دینا ضرور نہین معلوم ہوتی اور جب تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوے تھے اور اومین کچھ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بروقت ملاقات منحصر رکھا اگر اوسکی راے مین بھی کاغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو —

غالب ہے کہ آپکو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہو بیگم کا جو تحریر وصیتیہ کے ذریعہ سے موسٹ نوبل گورنر جنرل مارکویس ولسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل سکوٹ صاحب کے مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ خود شوہر نواب شجاع الدولہ اس شخص کی تفویض کرتی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو ضبط نہین کر سکتا گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے حوالہ ہوا اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث اور منصرم بنائے دربارہ استحقاق بہو بیگم صاحبہ کے بیچ دینے اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے بیچ قبول کرنے وراثت اور منصرمی بہو بیگم صاحبہ کے کچھ شک و شبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ عجیب کو منظور کرینگے جسکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش اور فائدہ بخش تحریر نواب بہو بیگم صاحبہ کے ہوے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت بیچ تکمیل تجویز مصالح و رعایتی نسبت اوسکی

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاوے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ یہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوئے جنکا ذکر کاغذ مسلکہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جسکا وعدہ مین نے آپ سے گے والد سے کیا تھا جب مجھے اجازت تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہین

مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحب بمرضی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگے اور نسبت اوس شرط اقرارنامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور نسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی ہین اور جنکی نسبت آپکی طبیعت ذاتی سے مجھے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش کل لوگان زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہی ضبط کرینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین —

چونکہ یہ کاغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اون کا مضمون بالفعل مشہور ہو اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوسیقدر پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے —

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر — موصولہ ۴ ماہ اگست ۱۸۱۳ء

میرے پاس آپ کی چٹھی مرقومہ ۱۹ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپنے لکھا ہی کہ آپ کے پاس حکم ہِز اکسیلنسی یعنی آنریبل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے اطلاع دین اور مین نے تمام کاغذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑھے ہے

سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبھی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا جو ایسی بغیر ضمانہ دلی یا دوستی رکھتا ہو جیسی گورمنٹ ہنوربل کمپنی سے ہے جسنے بغیر لحاظ اپنے فائدے کے اسقدر قیمتی جائداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بہو بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی تھی اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ وسالانہ وغیرہ کے جو بہو بیگم صاحبہ نے صدق نیت سے اپنے رشتہ داران ومتوسلان کے نام کیا ہے اور گورمنٹ انگریزی نے اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے مجکو دیجاے جو میرے دل پر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے بیان مین نطق قاصر ہے اور بے تامل مین بہایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات چھپرات کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور دربارہ دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تئین لکھے ہین بموجب اوسکے مین اس تحریر کی روسے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضاے الٰہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال کرے گی تو دیہات ضلع چھپرات جمعی بیس ہزار روپیہ سالانہ کے علحدہ ہوکر واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے عطا کیے جاینگے اور علاوہ اسکے تمام تنخواہات وزر پرورش جو رشتہ داران بیگم صاحبہ کے نام ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکی اور اولاد اونکے ورثا کے نام قائم اور جاری رہے گا اور کچھ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیرخواہ تصور کرکے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر کے اطلاعاً تحریر فرمائین ۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

نمبر ۳۸

منجانب نواب وزیر ـــــ موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۳ عیسوی

میری چھٹی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپکے پاس فرد پنشن جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طیبہ بیگم اور اوسکے رشتہ داران کی درج نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طیبہ صاحبہ بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ بھی اوسمین شامل ہو سب شامل ہو کر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھ اکیاون ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چھٹی کا مضمون اور فرد میرے عموی بزرگ یعنی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجین اور درصورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد لعبد ازین خزانہ ہنوربل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ ۲۹ سنہ ۱۲ ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے دیجاے اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو ۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کروڑ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی جو روپیہ لطور قرض سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دوسو پچاس اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہونگے ۔

نام پنشن داران	تعداد زر پنشن ماہواری	تعداد زر پنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ	[illegible]	[illegible]
نواب شمس الدولہ مع خاندان و متوسلان ـــــ		
تنخواہ سابق ـــ [illegible] ۱۲		
اضافہ ـــ [illegible] ۱۲	[illegible] ۱۰	[illegible]

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۵ع

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نے خزانہ ہنوربل کمپنی مین بمقام لکھنو سکہ لکھنو اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا موجب اوسکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ اوخال سے ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۱۵ تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنو نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کو جسقدر روپیہ کم سو روپیہ سے منجملہ سود کے رہے گا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہوجاے گا تو مع سود ایک کاغذ نوٹ مرقومہ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۱۵ع دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورمنٹ گزٹ مرقوم یکم ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ع ادا ہوگا۔

دستخط میرا | مہر |

منجانب ہزایکسیلنسی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط سی ایم رکٹس

سکرٹری گورنر جنرل

منجانب ہزایکسیلنسی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط جی سونٹس

پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۳۹

عہدنامہ فیما بین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی نے راجہ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضہ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور درباب تبدیل کرنے پرگنہ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ مسترجی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ ہز اکسیلنسی رائٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل —

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڈھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڈھ اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب مشرق اور کوہستان واقع ہے دیتے ہین لیکن تمام علاقہ گورکھا جو اس کوہ دریا سے گھاگھرا جانب غرب سے ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور جسکے جنوب مین علاقہ نواب صاحب اور ضلع کھیری گڈھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے وہ حکام گورکھا بابت حوالہ کر دینے اون علاقہ کے نواب وزیر کو دیے جاوینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت نواب وزیر کی علاقہ مذکورہ بالا مین قائم کر دینگے —

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورہ دفعہ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ وادنی گورنمنٹ انگریزی ایک کرور روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ ذمہ ہنوربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڈھ و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اوسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی —

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورمنٹ انگریزی تبادلہ مین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنہ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کردینے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھن جائین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور اجاج مستر جی صاحب ریذیڈنٹ دربار لکھنؤ نے منجانب گورمنٹ انگریزی قرار دیا اور ریذیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اونکو دی صاحب ریذیڈنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہز اکسلنسی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منگا دینگے اوسوقت یہ نقل ریذیڈنٹ کی مہری واپس دیگی مقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ء مطابق دوم جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۱ ہجری

مہر غازی الدین حیدر	مہر گورنر جنرل

دستخط میرا

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط اے سیٹن

دستخط جی دودسول

تصدیق اور منظور کیا تاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ء ہز اکسلنسی رائٹ ہنوربل ارل میرا گورنر جنرل باجلاس کونسل

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورمنٹ

نمبر ۴۴

عہدنامہ فیما بین بادشاہ ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوبل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ بادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم اکٹ صاحب رزیڈنٹ بدربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ رائٹ ہنوبل ولیم پٹ اورامہرسٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل قرار پایا —

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوبل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ھ ہجری باقساط ماہواری انکو دیا جائیگا جو بعد ازین تحریر ہونگے اور اس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گو گورنمنٹ انگریزی سود کم یا ازیاد شرح بالاسے کرین —

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لین یا اوسکے سود مین کچھ مداخلت کرین —

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ کو بذیل شرائط جملہ سود زر قرضہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا ذکر اس سند مین درج ہے اور اوسی سکہ مین یہ روپیہ اونکو دیا جائیگا جو سکہ رائج ملک سکنی اوسکا ہوگا اور اوسمین کچھ کمی نہوگی —

شرط چہارم

ہنوبل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون پابندگان ورماہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ مین سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان وباغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہے گی گو یہ مکان وباغ وغیرہ انکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر مین وہ ہونگے وہان انکی یہ تنخواہ دیا جائیگی —

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنو نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈنٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی

تفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زرسود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی انگریزی

بنام اشخاص متعینہ امام باڑہ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہیگا اور عملہ وہاں کا مرضی مہتمم پر موقوف رہیگا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ

یہ روپیہ تا حین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث جسکے نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کر جائینگی دیا جائیگا اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت از ثلث اول سے باقی رہیگا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جائینگی تو کل وہ ایک ثلث بھی اسمین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا مین واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے مہتمم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو

بنام سلطان مریم بیگم

یہ روپیہ بھی تا حین حیات سلطان مریم بیگم کو مثل نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا

بنام ممتاز محل

حسب شرح بالا

بنام سرفراز محل

حسب شرح بالا

بنام ملازمان و متوسلان سرفراز محل موجب تفصیل علیحدہ

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علیحدہ دیا جائیگا اور جو وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف در کربلا مین دیا جائیگا

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر ——

یہ روپیہ ہمیشہ نواب ورا اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے بموجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران و زوجگان و متوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو بموجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور روپیہ اوسکی تنخواہ مین سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر کے نواب مقرر کرے واسطے ہمیشہ کے اوسکو سواے اپنے متولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سواے اسکے اوکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علیحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکر جائے تو اس کی بھی تقسیم ان تینون مین حسب حصص معینہ شرع ہوگی ——

بنام نواب بیگم زوجۂ معتمد الدولہ ——

یہ روپیہ تا حین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدۂ مذہب شیعہ ملیگا ——

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور ——

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح ——

حسب شرح بالا

بمقام لکھنؤ بتاریخ یکم محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۱۷ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

دستخط موردنٹ رکٹس رزیڈنٹ

دستخط ایمہرسٹ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

تصدیق اور منظور کیا رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوئین
سکرٹری گورمنٹ

نمبر ۱۸۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا فیما بین شاہ اودھ وگورمنٹ ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم اکس صاحب ریزیڈنٹ لکھنؤ دربارہ قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے —

شرط اول

شاہ اودھ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ ہشت لاکھ چالیس ہزار سکہ لکھنؤ —

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب ریزیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا —

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساویہ میں حسب تعداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تاحین حیات اونکے رسید پر دیا جائیگا —

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ —	[illegible]	[illegible]
تاج محل —	[illegible]	[illegible]
مخدرہ علیا —	[illegible]	[illegible]
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ —	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پائے اور وارث یا ورثا اوسکے ہوں تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دیگی یا اوسیقدر روپیہ بجاے اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورہ بالا دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دار مذکور یا کیکا وارث تا حین حیات بادشاہ لاولد مرجائیگا تو پنشن مضبطہ بادشاہ کو ملے گی۔

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دار مذکورہ بالا علاقہ انگریزی کمپنی مین رہے گا تو رزیڈنٹ لکھنو اوسکی پنشن مقررہ وہان بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے۔

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور بعد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر جاس عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہے کہ اونکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھین اونکی نسبت ہر موقع پر اپنے کام کیا کرین۔

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بروقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے۔

بتاریخ یکم ماہ مارچ ۱۸۲۹ء مطابق ہوا ماہ شعبان ۱۲۴۴ھ دی گئی۔

مہر مربعی گورنر جنرل

دستخط ایم رکٹس رزیڈنٹ

دستخط ڈبلیو سی بینٹنک

دستخط ڈبلیو ایچ بیلی

دستخط سی ٹی مٹکاف

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۲۹ء

دستخط ای سٹرلنگ
سکریٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیمابین شاہ اودہ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھ روپیہ کی جسکا سود مساکین لکھنؤ مین تقسیم ہوگا۔

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان و پیدا کنندہ زمین و زمان کا واسطے ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے بادشاہان و حاکمان کے ہے جو برگزیدہ اور عوام اشخاص سے ہین اور جنکو خدا نے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موقع واسطے حفاظت اور رفع ضروریات اور آرام دہی خلق خدا کے اونکے حیز امکان مین ہین اور عالم الغیب تمام کا مروت اور سخاوت کو دیکھتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکیہ زندگانی کا تنزل پر ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان سے نہین بلکہ باعث آرام و تشفی دلی ہے کہ کچھ یادگار انسان کی باقی رہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نام نیک بہتر تعمیرات سے ہے لہذا شاہ اودہ ابو النصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان حکم شاہ شاہان نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کرکے اوس خزانہ سے جو خدا نے اوسکو بخشا ہے نہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاوت مین خرچ کرنا منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکھنؤ کے حاجت روائی حال و آیندہ ہوگی یادگار اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہے گا۔

دوم اس غرض سے شاہ اودہ خزانہ زرنقد مین تین لاکھ روپیہ فیصدی چار روپیہ کے لون گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ مساکین و غربا کو باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا۔

سوم کسی حاکم مستقبل ملک اودہ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین نہوگا کہ یہ روپیہ واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ بضمانت گورنمنٹ

انگریزی کے خاص اس غرض سے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا و مساکین مین یادگار شاہ حال تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودہ رکھا گیا۔

چہارم شاہ اودہ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورنمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل اور سپرد بنام گورنر جنرل صاحبان ہندوستان جسکو خطاب ہے وہ ہندوستان مین حکمرانی کرین کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ ماموره بدربار لکھنو کو حکم دین کہ وہ اس زرسود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنے ایسے شخصون کو دینگے جو لنگ اور معذور اور نابینا اور بیکس معمر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا اور پسندیدہ انسان ہوگا پس یہ زرسخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار و ایمانداری گورنمنٹ انگریزی کے کرکے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت باپشت مین جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربا سے خدا مین تقسیم ہوگا۔

پنجم رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب گورنمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس غرض سخاوت بادشاہ کو منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ سود تین لاکھ روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا وہ یکم ماہ مئی ۱۸۳۳ع سے آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنو مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودہ مندرجہ شرائط بالا تقسیم ہوا کریگا۔ المرقوم ۱۷ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ع مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابوالفتح معین الدین نوشیروان عادل سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودہ۔

چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودہ کے قائم اور باقی ہے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودہ کو بخلاف دشمنان غیر ملکی کے حفاظت کرین اسی سبب سے شاہان اودہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور چونکہ جب کہ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودہ

عہود کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودہ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کی خالی از دقت نہین مگر یہ خواہش دلی ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسب ہوکر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہین جنسے رفاہ و بہبود ممالک سرکارین مقصود ہوا اور چونکہ حدود حصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودہ مین بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاے اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ایزاد شدہ مین سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی کے رکھی جاے تاکہ عام فائدہ اوسسے مقصود ہوا اور نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور خرچ تخفیف کے ساتھ واسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کا منشا یہ ہے کہ شاہ اودہ بصلاح و مشورہ افسران عہدہ دار کمپنی کے اپنے باقیماندہ علاقے مین ایسا بندوبست معرفت اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا مقصود ہوگی مگر اوسمین کچھہ درج نہین ہے کہ اگر خلاف اس عہد و پیمان کے عمل مین آوے تو اسکا کیا علاج کیا جاے اور چونکہ خلاف ورزی اس عہد اور شرط عہدنامہ کی اور کم توجہی نسبت کارانتظام کے بار بار بجانب اکثر حاکمان ملک اودہ عمل مین آئی ہے اور بہت تاثیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورنمنٹ انگریزی پر بھی الزام عائد ہوتا ہے کہ اونھون نے اپنا عہد نسبت رعایاے ملک اودہ پورا نہین کیا اور یہ نہایت مناسب اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا مین درج ہین اونکی درستی عمل مین آوے لہذا شرائط ذیل قرار پائین ایک فریق لفٹننٹ کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ منجانب رائٹ آنریبل لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل اور فریق ثانی ابو الفتح معین الدین سلطان زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہیگا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ع اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودہ کو اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو اوسقدر ملازم رکھین اور شاہ اودہ یہ وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو ازروے کمی آمدنی ملک یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج مین کرینگے۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودہ کے بخلاف دشمنان غیر وملکی کے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودہ اپنے فوج ایزادشدہ مین سے فوج اپنی باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ اونکی حکومت ملک مین مستحکم رہے ـ

شرط سوم

شاہ اودہ اقرار کرتے ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم از کم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان مدد کمپنی کی انداز آراستہ کرینگے اور انکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا ـ

شرط چہارم

سرکار اودہ سولہ لاکھ روپیہ سالانہ واسطے خرچ فوج مشروطہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب خرچ تنخواہ وغیرہ تعمیر چھاونی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ ہر وقت ہر قسم کے کام مین موجود رہیگی لہذا اس بارہ مین آیندہ تجویز کیجاویگی کہ آیا یہ طریق مناسب ہوگا کہ توپخانہ ایسی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سپاہ سفرمینا کی بجاے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہون مگر یہ شرط سرکارین مین قرار پائی ہے کہ کیسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اوسکا ہو مگر خرچ سالانہ اوسکا سولہ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور اس سال مین امساک باران بہت رہا اور مصارف سرکار اودہ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایا سے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو اسمین ہمیشہ کی نسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آویگی لہذا کچھ مطالبہ سرکار اودہ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی ۱۸۳۹ء تک نکیا جائیگا ـ

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام سے کے دینگے اور شاہ اودہ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا وعدہ کرتے ہین

شرط ششم

یہ فوج ملکی ایسے مقامات پر درمیان ملک اودہ کے تعینات کیجائیگی جہان برضامندی سرکار مناسب متصور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جسمین مرضی شاہ اودہ کی باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحصیل زرمالگزاری بلا دقت مین باہر ہوا کرے گی -

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ اودہ باتفاق صاحب رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر نقص انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظام امور مالی و ملکی اور اگر شاہ اودہ بیچ منظور کرنے مصلحت و مشورہ گورمنٹ انگریزی اور اونکے رزیڈنٹ کی پہادتی و تساہل کرینگے اور اگر ندانخواستہ زیادتی اور ظلم متواترہ اور ناپرسانی اور بدانتظامی ملک اودہ مین کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورمنٹ انگریزی اختیار رکھتے ہین کہ تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقون مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسمین بدانتظامی وغیرہ واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسوقت تک ضروری متصور ہوگا اور اس حال مین بعد اخراجات کے جوکچھ باقی روپیہ علاقے کا فاضل رہے گا وہ خزانہ سے شاہی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست و اصل باقی علاقہ مقررقہ کا شاہ اودہ کو دیا جائیگا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو باجلاس کونسل موجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم متصور ہوگا تو حتی الامکان وہ حکم دینگے کہ طریق انتظام [illegible] کے قائم رہے تاکہ جب [illegible]

شرط نہم

تمام شرائط اور عہود عہدنامجات سابق کے جو فیمابین گورمنٹ انگریزی اور سرکار

اودہ ہوے ہین اور جن پر شرائط اس عہدنامہ کے مؤثر نہین ہوے ہین وہ سب بحال اور برقرار رہین گے —

عہدنامہ بالا جسمین نو شرائط مندرج ہین بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ع مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری قرار پایا —

مہر مربع فارسی گورنر جنرل	دستخط اکلنڈ دستخط ای ارس دستخط ولیم مورسن دستخط ایچ مبکنیر

تصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ع

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن
سکریٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا ساتھہ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی معرفت کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطریق سود واسطے ہمیشہ کے دیا —

شرط اول

شاہ اودہ نے واسطے ہمیشہ کے سترہ لاکھہ روپیہ سکہ لکھنؤ دیا اور اجلاس ہنوربل گورنر جنرل ہند نے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا —

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب فیصدی چار روپیہ سالانہ سہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

خزانہ صاحب رزیڈنٹ لکھنو سے ادا ہوا کریگا —

شرط سوم

کل سود سالانہ اس روپیہ کا اٹھ ہزار روپیہ سکہ لکھنو ہوتا ہے یہ روپیہ چار مساوی قسطوں مین بطور پنشن نقدا مفصلہ ذیل اشخاص مرقومہ ذیل کو واسطے ہمیشہ کے دیا جائیگا اور انکی رسید مہری لیجائیگی —

سات بیگمات محل شاہی

نام	ماہواری	سالانہ
ملکہ جہان فخر الزمان نواب حمیدہ سلطان بیگم —	ا ماہ ر	سـ لا ر
نواب حضور خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
نواب امیر خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
نواب امراؤ خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
نواب وزیر خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
نواب نور وزیری خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
نواب بادشاہ خانم —	ما ر	ا سـ ۸ ر
		ــعــ

آٹھ شاہزادگان مع انکی محلات

نام		ماہواری	سالانہ
مرزا خرم بخت —	ما ر	ا ماہ ر	سعـ لا ر
نواب امراؤ بہو	ما ر		
مرزا عظیم الشان	ما ر		
نواب امیر بہو	ما ر	ا ماہ ر	معـ لا ر
مرزا رفیع الشان —		ما ر	سـ سا ر
مرزا فرخندہ بخت —		ما ر	سـ سا ر
مرزا ہمایون بخت —		ما ر	سـ سا ر
نواب وزیر بہو —		ما ر	ا سـ ۸ ر

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ اونکو وہان ہی کا پینشن مقرر بھجوا دیا کرینگے —

شرط ششم

پنشنداران مذکورہ بالا اور اونکے ورثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورنمنٹ انگریزی کی حمایت اور مہربانی رہا کریگی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگون کا لحاظ رکھیں اور اون پر توجہ کیا کرین اور اونکی نسبت ہر موقع پر کارپردازی اونکی کیا کرین —

شرط ہفتم

چونکہ شرف الدولہ ظفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازم سرکار بادشاہ اودھ کے ہین بادشاہ اودھ کی یہ رائے ہے کہ اونکی مختاری ان شرائط کی تعمیل کے واسطے مناسب تر و مقدم ہے اور یہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی متصور نہین لہذا اونھون نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل منجانب پنشنداران مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھ گفتگو ہو کیا کرین اور صاحب رزیڈنٹ سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ وہ روپیہ پنشن کا پنشنداروں مین تقسیم کر دیا کرے جس شخص پنشنداران مذکورہ بالا کا [illegible] شرف الدولہ بہادر کو [illegible] لازم ہے کہ اپنی غرض سے عرضی کیا کرین اور پنشن بذریعہ ان دونون شخصون کے وصول کیا کرین —

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست بابت ہونے نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر مہری اور دستخطی عنایت کرین اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ بادشاہ کیجاوے گی —

بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۷ء مطابق ۲۴ رمضان سنہ ۱۲۵۳ء دی گئی —

دستخط جی لوٹننٹ کرنیل

پولیٹیکل رزیڈنٹ لکھنؤ —

نمبر ۴۵

امانت نامہ منجانب پادشاہ ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام افسران گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی بمضمون ذیل—

شرط اول

بارہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ بحساب سود چار روپیہ فیصدی سالانہ جتنے ہنوریبل کمپنی کے خزانہ ریذیڈنسی لکھنؤ مین رکھے اور سود اوسکا کہ اڑتالیس ہزار روپیہ سکہ لکھنؤ سالانہ ہوتا ہے اشخاص مفصلہ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا یعنی رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتمد ملازم ہین اور بعد اونکے اونکی اولاد کو پشت در پشت واسطے اہتمام مقبرہ مقرر اور ناظر کیا اور شرف الدولہ غلام ملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور بعد اونکے اونکی اولاد کو بلا شرط پنشنداران مقرر کیا اونکو کچھ سروکار حسین آباد مبارک سے یا واسطہ جدید داشت کے متعلقان سے نہین ہوگا—

افسران گورنمنٹ ہنوریبل کمپنی پر فرض ہے کہ ہمیشہ خزانہ ریذیڈنسی سے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد اونکے اونکی اولاد کو پشت در پشت بلا شرکت شرف الدولہ روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سہ ماہہ یعنی چار اقساط مساوی مین ہر سال بموجب ماہواری انگریزی سکے دیتے رہین اور تنخواہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے تقسیم ہو اور پنشنداران دو پرت رسید کی مہری اپنی دیا کرین اور رسید اخراجات حسین آباد مبارک کی اور صرف رستہ جدید مہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے اور بعد اونکے اونکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور درباب حسین آباد مبارک اور رستہ جدید کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر کے عرض کرین اور درباب پنشنداران کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیجیاوے اوسکی تعمیل ہو یہ مناسب اور ضروری ہے کہ تمام پنشنداران بموجب سکے عہدہ اپنے مسلمان اور وکیل کے کاربند ہون اور اوسمین اپنا فائدہ متصور کرین اور اگر کوئی پنشنداران مذکورہ تحریر ذیل یا بعد اوسکے اوسکا وارث کسی علاقہ ہنوریبل کمپنی مین جا کر آباد ہو تو جو ریذیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ اونکی پنشن اونکی

مقام پر اُن کے پاس روانہ کرے گا۔

بنام سات داماد ان کے	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	ما ر	ا ٮ	
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابو الحسن خان بہادر دلاور جنگ	ما ر	ا ٮ	
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر ضیغم جنگ	صہ	سا ر	
نواب محترم الدولہ رستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	صہ	سا ر	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	صہ	سا ر	
نواب غضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر سلامت جنگ	صہ	سا ر	
نواب جرار الدولہ ضیغم الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	صہ	سا ر	
			صہ ا ما ر
ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ نبیرہ شاہ اودھ	صہ	سا ر	سا ر

بنام تین بہوان	ماہواری	سالانہ	میزان کل
ملکۂ دہر نواب خاقان بہو	ما ر	ا ٮ ر	
ملکۂ عصر نواب قیصر بہو	صہ	سا ر	
ملکۂ عالم نواب خسرو بہو	صہ	سا ر	
			ا ما ر

بنام تین بیگمات محل	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب عمدہ خانم	ع	ا ما	
موتی خانم	صہ	سا	
محبوبا خانم	صہ	سا	
			ا ٮ ر

بنام اشخاص مفصلۂ ذیل	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان بہادر ذو الفقار جنگ	سا ر	سا ر	
افتخار النساء زوجۂ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر	ٮ ر	ا ما ر	

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
ضیغم الدولہ محمد تقی علیخان بہادر ولد رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	[illegible]	[illegible]	
عطاء اللہ خان بہادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بابت مصارف حسین آباد مبارک و سرای و تالاب و متعلقان و غیرہ حسب تفصیل ذیل			
بابت مصارف حسین آباد مبارک مع متعلقان مقبرہ مذکور	[illegible]	[illegible]	
بابت مرمت راستہ جدید	[illegible]	[illegible]	
			[illegible]
بنام فضہ جبشن و امامن وجگان عظیم اللہ خان بہادر حسب ذیل			
فضہ جبشن	[illegible]	[illegible]	
امامن	[illegible]	[illegible]	
			[illegible]
میزان کل			[illegible]

شرط دوم

چونکہ پنشنداران مذکورہ کا غذ ہذا کی نسبت ہماری خاص توجہ اور لحاظ مبذول ہے لہذا ایک رزیڈنٹ کو جو یہاں مقرر ہو لازم ہے کہ بنظر دوستی و اتفاق سرکارین اوسی مہربانی سے پیش آئین اور اونکو ہمیشہ مورد پرورش گورنمنٹ انگریزی تصور کرکے اونکی اعانت اور امداد کیا کرین—

شرط سوم

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کوئی پنشندار یا بعد اوسکے اوسکا وارث لاولد مرجاے تو زر پنشن شخص مرحوم کی صاحب رزیڈنٹ واسطے مصارف حسین آباد مبارک وغیرہ کے مہتمم مقبرہ کو یعنے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر یا اونکی اولاد کو دیا کرین—

شرط چہارم

چونکہ تمام آمدنی اور اخراجات حسین آباد مبارک کے اور راستہ جدید کے اور اوسکے متعلقان کے تمام و کمال باختیار رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بلا شرکت شرف الدولہ رکھا گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ کل روپیہ حسین آباد مبارک کا اور اوسکی آمدنی اور اوسکی

متعلقان کی اونکو دیجاوے اور وہ اوسکو ساتھ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لاوین ورنہ بہ سبب ناسپاہی
تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کا بحفاظت رکھین تاکہ اونکی کوشش بلیغ سے کچھ اسمین سے
تلف اور خراب نہو جاوے اور اگر کوئی اولاد متولی یا مہتمم مقبرہ کا باقی نرہے اور نہ توسط یا وکالت
تو صاحب ریذیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق رائے تین ربع پنشنداروں کے ایک پنشندار کو
بجائے شخص متوفی کے جو لاولد گیا ہو مقرر کرین —

شرط پنجم

رقوم مفصلہ ذیل آمدنی کی دیجاتی ہین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے
متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین بادشاہ اودھ کے اختیار مین کبھی نہوگا کہ
وہ کسی حیلے سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب ریذیڈنٹ جو اوسوقت مین ہو بہ تجویز
متولی یا مہتمم مدد اور اعانت کرینگے تاکہ یہ کار نیک واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے
رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ ہنود ہل کمپنی سے دیجائیگی

کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک —

آمدنی نذر مقبرہ

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۳۹ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط بادشاہ دہلی
اسسٹنٹ اودھ

نمبر ۴۶

ترجمہ اقرار نامہ مجوزہ بادشاہ ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل
محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام ہنود ہل کمپنی درباب شفاخانہ کے جو لکھنؤ مین مقرر ہوا اسمین
چار شرائط ہین —

شرط اول

سود کا نمبر نوٹ تعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سود ایک نوٹ تعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ ادا سے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ تعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ ادا سے ششماہی کا جو زر اصل خزانہ ہنوربل کمپنی مین جمع کیا گیا ہے مین عطا کرتا ہون واسطے مصارف دار الشفا کے جو بادشاہ مرحوم نے مقام لکھنؤ مین مقرر کیے ہین یہ بہت ضرور ہے کہ اعتبران گورنمنٹ مذکورہ بالا سود مذکور جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ برابر سترہ ہزار دو سو چوالیس روپیہ ۹ حصہ پائی سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے بموجب میعاد مقررہ بالا خزانہ ہنوربل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دار الشفاے مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کرین اور رسید اوسکی مہری لیا کرین —

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورہ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب بیمارون کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہینگے اونکی دوا ہندوستانی حکیم جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا کرینگے اونکی دوا ڈاکٹر سیمپوسن صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا انگریزی دیا کریگا —

شرط سوم

ہر چند متولی یا مہتمم دار الشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل روپیہ سود زر اصل مذکورہ بالا کا خاصکر بیچ امور دار الشفا کے اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی نقص اس عہد مین واقع نہو نگا لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اوسوقت ہین موقرض ہے کہ بنظر دوستی اور اتفاق سرکارین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دار الشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ وغیرہ کا اس سرکار دفتر دیوانی مین داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات و اسناد و حساب کتاب

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئیں ذمہ دار نیک چلنی ملازمین دارالشفا کا تصور کرے

المرقوم ۲۰ منذی الحجہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۴۰ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈی ڈلگی

اسسٹنٹ ریذیڈنٹ دوم

نیپال

ازروے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تھا بالعموم تجارت کے
باب مین تھا اور پولیٹیکل واسطہ جو گورنمنٹ کے ساتھ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے
ہے جو گورکھیون نے تحت حکومت راجہ پرتھی نراین کے اونھون نے نیپال کو ہر لی تھی
بیچ سنہ ۱۷۶۸ع کے جب نواب راجہ کھٹمنڈو گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی
سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کنلک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دیکے کر وسط موسم
برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب وہواے ملک ترائی سے مجبور ہوکر واپس چلے گئے
گورکھیون کا مقابلہ سخت ہوا تھا اونھون نے نیپال کو غارت کیا اور خاندان نوار کو معدوم
کردیا اور آخر کار گورنمنٹ انگریزی نے بھی اونکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب ملک کچھی کا اپنے کو فتح کرنے کے گورکھیون نے دعوی اوس [illegible] کا بھی کیا جو
راجہ بنواپنورے کے پاس تھی اور بیان کیا که جو پیہ راجہ [illegible] دیتا تھا اوسقدر روپیہ وہ بھی دینگے
یہ دعوی اونکا منظور ہوا اور سینتیس سال تک گورکھے نے خراج مین ہرسال ایک ہاتھی یا [illegible]
اس زمین کے دیا مگر یہ خراج آخر کار حسب شرط ہفتم عہدنامہ ۱۸۱۶ع موقوف ہوگیا۔

بعد محروم رہنے کنلک صاحب کے نہایت ضروری واسطے نیپال سے باقی رہ گیا تھا
اور اسیطرح انتظام اوسکا تو اوس وقت تک رہا جب که گورکھیون سے معرفت ڈنکن صاحب کے جو اوس وقت
مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۲ع [illegible] مقرر پایا کئی سال سے
قبل سنہ ۱۷۹۰ع کے گورکھے جانب سلسلہ ملک سر کرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکارچی تک جسکا
لاما گرو شاہ چین کا تھا پہونچ گئے تھے شاہ چین نے جب سنا که گورکھیون نے اوسکی پاک
عبادتگاہ مقام دکارچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی که راجہ نیپال کو سزا دہی کرے بس اس
نظر سے که چین والے نیپال پر حملہ آور ہوان رئیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھ عہدنامہ
تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کارنوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح فیما بین نیپال اور چین کے ہونی مناسب ہے
مگر قبل اسکے کہ میجر کرک پاٹرک جنکو اس غرض سے روانہ کھٹمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچین
گورکھیون نے مجبور ہوکر کیونکہ جرنیل چین چند میل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہونچ گیا تھا
عہدنامہ زبون اوسنے کرلیا —

جو مطلب میجر کرک پاٹرک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی
تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرے لہذا
وہ تا بمقام کھٹمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق
مضبوط ظاہر کیا اور میجر صاحب ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۳ نیپال سے روانہ ہوے —

اسوقت سے سنہ ۱۸۰۰ تک ہماری تحریرات سے نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ
رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ مکوانپور دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال
مین جنے سنہ ۱۷۹۵ مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عمو کو جو مہتمم راج
تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک ملک کو نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہوکر ملک اپنے پسر شیرخوار کو
کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو مہتمم قرار دیا اس پسر شیرخوار کا نام گروان جودہ بکرم ساہ تھا
اور خود بنارس چلا گیا اسکے ہمراہ بطور پولیٹکل اجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ
انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطرداری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے
دیا اوسکی موجودگی علاوہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بابت قائم کرنے اتفاق مضبوط
من قبیل معتنمات نیپال سے متصور ہوئی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی دربار مین مقرر
کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ سنہ ۱۷۹۲ کے تعمیل کرانے کے جواب حکم
تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور درباب انتظام گرفتاری و سپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو
نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کھٹمنڈو
کے مرسلون سے ملاقات کرین —

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۱ نمبر ۴۸ کے قرار پایا
اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے —

نوکس صاحب کا استقبال رانی مختار نے بخوبترین وجہ کیا اور تدابیر درباب تعمیل عہدنامے سب پختہ ہو چلیں تھین کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو ہمراہ اونکے بنارس گئی تھی کٹمنڈو مین آئی اور رانی مختار کو دور کرکے خود راجہ گیرمان جدہ (؟) سن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی دربار مین اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اونکی عدم رضا درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر فاش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ سنہ ۱۸۰۳ء نیپال سے چلے آئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۴ء لارڈ ولزلی صاحب نے بر علاقہ دوستی دربار ترک کی۔

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاوے اور اوسنے وہان جا کر سرغنہ گروہ مخالف کو قتل کرکے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصۂ قلیل کے بعد کچھ تکرار اوسمین اور اوسکے بھائی مین ہوئی اور موقع پاکر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور ایک بلند قیمت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ چلا ہے وطنی مین تھا راجہ گیرمان یدہ سن پسر رن بہادر فرزند غیر منکوحہ تھا جاری ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید کی پس حاکم ہوگیا۔

بعد از ترک دوستی سنہ ۱۸۰۴ء کے تا سنہ ۱۸۱۲ء ہمارا اسروکار نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادہر سے بفائدہ گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتے تھے اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بنابر انسداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے مین ہوتے تھے عمل مین آتے تھی سنہ ۱۸۰۴ء مین نیپالی نے پرگنہ بوٹول و شیوراج کو جو وزیر اودہ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے سے لے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالیا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونھون نے فتح کیا تھا سنہ ۱۸۰۸ء مین مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کرلیا مگر یہ مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا بتبدل کیا اور بماہ جون سنہ ۱۸۰۹ ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینون کی نوک سے حاصل کرین یعنے جنگ کرکے چھین لین یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھون کی مرضی نہ تھی کہ انگریزون کے ساتھ تلوار برابر کرین لہذا اونھون نے سنہ ۱۸۱۰ء مین زمین مذکور خالی کردی سنہ ۱۸۱۱ء مین گورکھا پھر ہمارے سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوے اس دست درازی کا قاعدہ

سرحدی بیتیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اور صلاح تنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہسٹنگ صاحب نے حکم دیا کہ اگر اندر میعاد معینہ کے اضلاع مذکور نیپالیون نے خالی نکر دیے تو زبردستی قبضہ کرلیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل ۱۸۱۴ع اونپر قبضہ کرلیا گیا۔

اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۱۴ع حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ نیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی گو کہ گورکھیون نے دو مرتبہ شکست عہد کیا اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی سلاور لارڈ ہسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ عوض آمدنی ترائی اور کچھ اور ملک بالعوض ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی پر بتاریخ ۲ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر بتاریخ ۱۵ دسمبر کو ہو جائینگے۔

مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اونکا ارادہ ہے کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھیں اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھ اور بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ع افسران نیپالی نے آخر کار صلحنامہ سگولی نمبر ۴۹ دستخطی اور مرتب سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کو دیا از روے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور حصہ ترائی درمیان نیچے اور بتیا کے گم ہو گئے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر شرط چہارم عہدنامہ سگولی جسکی رو سے ہمکو دو لاکھ روپیہ بطور پنشن سرداران نیپال کو دینا تھا اور جب عہدنامہ نمبر ۵۰ کے بالعوض زمین ترائی کی واقع درمیان راپتی و گوری جو نیپال والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے اور ترائی واقع مغرب کالی اودہ مین شامل کی گئی۔

اول رزیڈنٹ جو از روے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر گارڈنر بارنسٹ صاحب تھے اونکو دریافت ہوا کہ بھیم سین تھاپا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور مغرور تھا مہاراجہ گردان جودھ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کار روز صاحب کے کھٹمنڈو پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغرسنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے سنہ ۱۸۳۲ع تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپالی کی کونسل مین جنگی تدبیرین جاری رہین —

سنہ ۱۸۳۲ع مین علامات برخلافی بسبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان سے کہ آدمیون کو ہر قسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پر سرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی سنہ ۱۸۳۷ع مین راجہ کا پسر کوچک یکایک مرگیا اور مشہور یہ ہوا کہ بترغیب بھیم سین یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین اور متبر سنگھ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید ہوے اور اونکے متعلق بھی نظربند شاید ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگھ اور متبر سنگھ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور متبر سنگھ غائب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا —

دو سال کے بعد تکلیف وہی خاندان تھاپا کو دربار کی مفسدان کے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا اور تکلیف کے خودکشی کی بعد ازان اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین پھینک دئے تاکہ طعمہ سگان بازاری اور زاغ و زغن ہو —

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب بہتری ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ سنہ ۱۸۳۴ع کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایاے انگریزی متعلق رزیڈنٹی سے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزا دہی حسب بیان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ سنہ ۱۸۳۵ع کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت سنہ ۱۷۹۲ع کے بیکار ہوئی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود و نے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے سنہ ۱۸۳۶ع مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامہ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب محصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

دربابِ گرفتاری وسپردگی ٹھگ وڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید نمبر ۱۰ قرار پایا جسکی رو سے
فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک
کوشش عمل مین آئی جس سے بباعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی برملا پیدا
ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی
حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ
روساے ہند کے ہوئی بھی پیغام جودہ پور اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور بھیجے
جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر ریوان
اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور سب طرح کی کوشش بجانب سکم اور بھوٹان اور آوا کے
بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے
ارادے فسخ کردیے تھے اور ۱۸۳۹ء عہدنامہ نمبر ۱۲ دربار سے کیا گیا جسکی رو سے اونھون نے
اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرارنامہ کا لحاظ صرف براے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت
احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ ۱۸۴۰ء مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رام نگر کے چھین
لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب
پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک
برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اوسکے سردارون کی بموجب
نمبر ۱۳ کے حاصل نہوے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین نارضامندی پیدا کی
اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رانیون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ
اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہوکر باعث تکرار متحد خاندان مین ہوے متبر سنگھ جو
۱۸۴۳ء مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین بترغیب گگن سنگھ جو بڑا مصاحب
رانی کا تھا متبر سنگھ قتل ہوا اور گگن سنگھ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور کپتین اور ریسونکے

قبل سنے جو ۱۸۴۶ء مین قتل ہوئے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے راستہ صاف کردیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تھا اوسقدر اوسکے مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے اس نیت سے کہ سوراندر بکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے ۱۸۵۵ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاوے جسکی روسے مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء عہدنامہ نمبر ۴۸ قرار پایا آخر ۱۸۵۴ء مین سرکار نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچھ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزدن کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی روسے تبت والون نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو ایزاد کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامۂ صلح دس شرائط کا مابین سرکار گورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سرداران و بہار اور ولاما سرکار این نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح آئندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آوینگے جب تک کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد رکھے جو دوسرے پر فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہنے کا

شرط اول

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورنمنٹ گورکھہ کو دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھ اب تک کھا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گوروہ کا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آیندہ حتی المقدور والامکان مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوسپر حملہ آور ہی ہوئی۔

شرط سوم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جواب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت کے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کر دینگے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جواب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اتواب جو چھین لین تھین واپس کر دینگے اور گورنمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایاے کردنگ کوتی وجونگا وتا نکلا کھار وچیور گومیا اور تمام اسلحہ ویاک یعنی بیل گاے جو گورنمنٹ مذکور کی اونکے قبضے مین ہین واپس کر دینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہً تعمیل ہو جائیگا تو گورنمنٹ گورکھا دیہات تا نکلا کھار وچیور گومیا وکردنگ وجونگا وکوتی دوہاکلنگ واپس کر دینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرپ لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کرلیجایگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہارا اور رارانہ صرف نیکیا یعنی نایب عہدہ دار کم رتبہ منجانب گورنمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورنمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لاسا واسطے فروخت کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ واشیاء خوردنی تک مقرر کرینگے۔

شرط ہفتم

گورکھا بہار اور جو بمقام لاسا رہے گا ہرگز دست اندازی بیچ مقدمات تنازعات رعایاے
وتجاران وسوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورمنٹ تبت بھی کسی مقدمہ
رعایاے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون گے مداخلت
نکرینگے مگر جب تکرار فیمابین رعایاے گورکھا اور تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر
یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ وضبطی وغیرہ جو رعایاے تبت کی
ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایاے گورکھا وکشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار
گورکھا مین جمع ہوگی —

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے گورکھا جرم قتل حکومت ندکور مین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا
تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایاے تبت مجرم جرم قتل ہوکر
ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کردینگے —

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایاے تبت غارتگری کرکے لیجاے گا تو
گورمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوادینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس
دینے کو نہوگا تو بہار اور اوسکو مہلت مناسب دیکر اور تدبیر مناسب کر اگر اوس مہلت مین
مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایاے تجار تبت کا مال کوئی رعایاے گورکھا مین سے
غارتگری کرکے لیجاے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے
سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کر اگر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے —

شرط دہم

تمام رعایاے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایاے گورکھا
جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان ومال سے رہینگے
اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف ندیگا —

المرقوم چیت بدی تیج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۵۶ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی رامیشری

رزیڈنٹ

دیگر یہ کہ ترجمہ بالا مین مین نے نام تبت بجاے بھوٹ کے لکھا ہے زیرا کہ عہدنامے
مین اوسی نام سے یہ علاقہ درج ہے

دستخط جے آر

باستثنا چند ماہ ۱۸۵۶ء کے جنگ بہادر جسکو خطاب مہاراجگی کا مہاراجہ نیپال نے دیا
اور راجگی دو اضلاع کی کلیتہً اوسکو بخشی اور جسنے ایک فرزند اور دو دختر کی شادی خاندان مہاراجہ
نیپال مین کی وزیر نیپال کا رہا درمیان بلوہ ۱۸۵۷ء اور فوج کشی آیندہ کی اوسنے مدد گورنمنٹ
انگریزی کی بیچ دوبارہ قبضہ کرنے گورکھپور اور فتح کرنے لکھنؤ کے اور گرفتاری مفسدان جو ترائی
مین چلے گئے تھے کی بنظر ان خدمات کے مہاراجہ جنگ بہادر کو خطاب نایٹ اوف دی گرینڈ
کراس اوف دی باتھ کا ملا اور از روے عہدنامہ نمبر ۵ منعقدہ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء ملک سرحدی
اودہ جو شامل علاقہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا واپس نیپال کو دیا گیا

درست تخمینا باشندگان نیپال کی نفری کا غیر ممکن ہے نیپال والے تخمینا باون لاکھ نفری
یا چھپن لاکھ نفری کا کرتے ہین مگر غالبا وہ بیس لاکھ سے زیادہ نہونگے شہر کھٹمنڈو مین تیس سے
پینتیس ہزار نفری تک آباد ہین اور رقبہ ملک کا قریب چون ہزار میل مربع ہے آمدنی معلوم
نہین مگر قیاس قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے ہوگی گورکھا والے خراج گورنمنٹ انگریزی کو نہین
دیتے ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف کھٹمنڈو سے پکن کو روانہ ہوا کرتا ہے

نمبر ۴

عہدنامہ تجارت نیپال تاریخ یکم مارچ ۱۷۹۲ء عیسوی

عہدنامہ مصدقہ بمہر مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ مطابق عہدنامہ دیے ہوے

مسٹر جونی تھن ولکن صاحب رزیڈنٹ بنارس منجانب رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی
جی گورنر جنرل ان کونسل باختیارات عطیہ حاکم ممدوح درباب ختم کرنے عہدنامہ تجارت مہاراجہ موصوف
سے اور تحریر کرکے مقرر کرنے محصول ادائی رعایاے سرکارین ہنوربل کمپنی انگریزی و نیپال
و صاحب موصوف خود بتعداد محصول ادائی رعایاے نیپال یافتنی کمپنی مقرر کرتے ہین اور سطرح
مہاراجہ موصوف بتعداد محصول ادائی رعایاے گورنمنٹ انگریزی یافتنی نیپال قرار دیتے ہین
اور عہدنامہ مذکور مجکو یعنی مہاراجہ مذکور کو مولوی عبدالقادر خان وکیل صاحب موصوف نے دیا
اسواسطے یہ نقل جو گورنمنٹ نیپال نے تیار کی خان مذکور کو دی گئی مضمون ذیل مین درج ہے

شرط اول

چونکہ توجہ بہبودی عام و آسایش اور اطمینان تجاران و سوداگران باعث نتظمان سرکارین
کمپنی و نیپال نے یہ اسواسطے اقرار اور شرط ہوتا ہے ڈہائی فیصدی محصول دونون علاقون
مین اسباب درامد پر لیا جائیگا اور یہ محصول بتعداد روانہ اسناد کے مطابق بیجک سوداگران کے
ہوگا لیا جائیگا او بنظر اسکے کہ تجاران روانہ باطل پیش نکرین روانہ کی پشت پر مہر چوکی پرمٹ کی
ثبت ہوا کرے گی اور اس روانہ کی نقل لیکر اصل سوداگر کو واپس ملا کرے گی اور اگر کسی
سوداگر کے پاس روانہ اجناس نہوگا تو اہلکاران پرمٹ محصول ڈہائی فیصدی اجناس کی
قیمت بازار پر لیا کرینگے —

شرط دوم

مقامات مقابل جو اسکے نیچے مندرج ہین سرحد ہر ملک مین چوکی کے مقام مقرر ہونگے
اور اون مقامون پر تجاران محصول ادا کیا کرینگے اور جب ایک مرتبہ ان مقامات مین محصول
ادا ہو چکا تو پھر کسی اور مقام پر ملک مین محصول نلیا جائیگا —

شرط سوم

اگر کوئی اہلکار محصول زیادہ سے لیگا یا اور رقم لیگا بہ نسبت شرح مندرجہ کے اوسکو سزاے
سخت اوسکی سرکار دیگی تاکہ اورونکو عبرت ہو اور ایسا کام نکرین —

شرط چہارم

اگر چوری یا دزدی اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیکر فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر کو ملیگا۔

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچھ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کرکے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کرکے مجرم کو سزا دے گا۔

شرط ششم

اگر کسی تاجر نے محصول ادا کرکے کسی ملک مین اپنا مال اوتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہوگیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر ند کور اوسے کسی اور مقام پر باہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجائے تو رعایا یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اوسنے اول مرتبہ وقت فرود کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نہ لیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلا مزاحمت لیجاوے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جائز اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوس عہدنامہ تجارت سمجھکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کرکے بوقت آیندہ اسکی تعمیل بنظر فائدہ عوام و بر امدو دوستی ملحوظ رکھین۔ تاریخ ۸ ماہ رجب ۱۲۰۶ھ ہجری ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ ۱۷۹۱ء و مطابق ۱۲ چہاگن سمبت ۱۸۴۵ و نقول ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھ سمبت ۱۸۴۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہردو سرکار فوراً تعمیل اسکی کیا کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر نرہینگے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ویکین

ریزیڈنٹ بصیغہ مال

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ایچ بارلو
سب سکرٹری

نمبر ۴۸

عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۰۱ء

چونکہ ارباب دانش روساے ذیشان و سرداران بلندمکان و حاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خداے تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضۂ اقتدار سلاطین بصفت پناہ مین کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی و خوشنمائی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اوسیقدر امنیت خلائق ترقی پذیر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا ہزاکسیلنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکوس ویسلی اور مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیمابین سرکار کمپنی و راجہ نیپال قرار دیکر شرائط ذیل منظور کی ہین ـــ

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی اس سرکار کی ترقی مین کوشش کرین اور عین خواہش لی اونکی بیچ بہبودی و کامیابی سرکارین دونونجانبین ہو ـــ

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا وجہ ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے ـــ

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن دوسری سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم پشت در پشت رہے ـــ

شرط چہارم

اگر کوئی حکومت ہمسایہ کسی سرکار کا کچھ تکرار یا ارادہ بلاوجہ پیدا کرے کہ اوسکے ملک پر متسلط ہو اور ارادہ مخالفت بغرض قبضہ کرلینے ملک کے ظاہر کرے تو وکیل سرکار دونون سرکار کے دربار مین حال مفصل عرض کریگا اور حاکم بتحریک دوستی جو سرکارین مین جاری اور قائم ہے بعد سماعت حال مفصل جواب اصلاح مناسب دینگے ۔

شرط پنجم

جب کوئی تکرار سرحدی فیما بین سرکارین کے واقع ہو تو اوسکا فیصلہ از روے انصاف اور درستی کرواہی کے معرفت وکلا و اہلکاران سرکارین ہوگا اور ایک نشان سرحد مذکور پر قائم ہوگا جو واسطے ہمیشہ کے قائم رہیگا تاکہ اہلکاران حال و استقبال کو ہدایت اوس سے ہوا کرے تاکہ وہ دست اندازی بیشتر نکرین ۔

شرط ششم

اگر ایسے مقامات کی نسبت نزاع یا تکرار پیدا ہو جو سرحدی نواب وزیر اور نیپال کے ہون تو ایسے مقدمات بتوسط وکیل کمپنی موجودگی وکیل سرکار نیپال اور وکیل نواب وزیر فیصل پائینگے

شرط ہفتم

کسیقدر ہاتھی بابت نکیا سپورے کے ہر سال راجہ نیپال کمپنی کو بھیجتے ہین اسواسطے گورنر جنرل بنظر زیادہ کرنے خوشی راجہ نیپال کے اور بباعث اتفاق ہو دوستانہ اور یکجہائی عہدنامہ ہذا خراج مذکورہ بالا معاف اور فروگذاشت کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اہلکاران کمپنی حال و استقبال پشت در پشت ہوگز تا قائم رہنے شرائط عہدنامہ ہذا ہاتھی راجہ سے نلین ۔

شرط ہشتم

اگر کوئی متوسل یا باشندہ ایک ملک کا فراری ہوکر دوسرے ملک مین پناہ لے اور درخواست منجانب سرکار نیپال معرفت وکیل حاضرباش گورنر جنرل یا منجانب سرکار کمپنی بتوسط وکیل ... نیپال کیجاے تو ایسے حال مین یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ اگر فراری مذکور خلاف وزری قوانین سرکار کر کے مفرور ہوا ہو تو سرداران سرکارین فوراً سپرد وکیل سرکار درخواست کنندہ

کیا جائیگا تاکہ بحفاظت تمام اونکے علاقے کی سرحد پر پہونچ جاوے۔

شرط پنجم

مہاراجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ ایک سالم پرگنہ مع زمین متعلقہ باستثناء زمین حیطیات وزمین جو واسطے امور مذہبی وجاگیر وغیرہ کے علیحدہ ہوچکی ہے اور جنکا ذکر کتاب آمدنی مین درج ہے سوامی جی کو بطور نذر واسطے اونکے مصارف کے دیا جائیگا شرائط بنسبت سوامی جی کے یہ ہین کہ اگر وہ بنارس مین یا کسی اور مقام واقع ممالک کمپنی مین رہین اور جاگیر اپنے اہلکاران نیپال کی مستاجری مین دین تو اس حال مین روپیہ آمدنی کا بموجب اقساط کے جنکا ذکر مابعد ہوگا اونکو دیا جائیگا اور یہ کہ وہ روپیہ مذکور کو اپنے تصرف مین لاکر امور مذہبی مین مشغول رہین بموجب اپنی شرائط کے جو اونھون نے بارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور اوسکو راجہ کے نام چھوڑ دینے کے کندہ کردیا ہے اور اگر وہ خود اپنی جاگیر مین بود وباش اختیار کرین اور تحصیل مالگذاری معرفت اپنے کارندون کے کرین تو اونکو مناسب اور لازم ہوگا کہ کسی شخص مخالف کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور سواے ایک سو آدمی اور عورات وغیرہ ملازمون کے کوئی سپاہی واسطے تحصیل مالگذاری کے بھرتی نکرین اور واسطے حفاظت اپنی ذات کے دو دو سو نفر سپاہی فوج سرکار نیپال سے لیکر اپنے ہمراہ رکھین تنخواہ اونکی راجہ نیپال دینگے اس سے بھی اونکو متنبہ ہونا چاہیے کہ تقریریا تحریر سے فساد نکرین اور نہ مفسد اور مفرور ملک نیپال کو پناہ دین اور نہ اوپر رعایاے نیپال کے غارتگری ولوٹ مار کرین اگر ایسی بے اعتنائی یا خلاف ورزی لائق اطمینان سرکار مین ثابت ہوگی تو اعانت اور حفاظت سرکار کمپنی اونسے علیحدہ کیجائیگی اس حالت مین پھر یہ امر باختیار راجہ نیپال ہوگا خواہ اونکی جاگیر ضبط کرین یا نکرین۔

مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر سوامی جی علاقہ کمپنی مین بود وباش اختیار کرکے اور زمین مستاجری اہلکاران نیپال مین دینگے اور اقساط موجب عہد کے ادا نہون یا وہ بود وباش اپنی جاگیر مین اختیار کرین اور کوئی باشندہ نیپال اونکو یا اونکی رعایا کی نسبت مزاحمت کسیطرح کی کرے تو گورنر جنرل کمپنی کے اوسکی کیفیت راجہ کو لکھینگے

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل تحریر گورنر جنرل بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چالاکی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلاواسطہ رہینگے۔

شرط دہم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی کے تغیر زبانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی وبخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضرباش رہ کر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرادے اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران وسرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت وتوقیر وکیل سرکار دوست کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبہ کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام اور آسایش اور اطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی او نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھ بغیر اجازت اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھ کیا کرین وزرسم تحریر اونکے ساتھ جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل روبروے حاکم ممدوح کرینکے ندین یہ امر تمام اندیشہ وشبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکتائی اور دوستی کا اظہار کرے گا۔

شرط سیزدہم

سب سرداران واہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کار بند ہون اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کر کے انحراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبیٰ مین سزا دیگا ــ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی رونسل

اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

شرط عہدنامہ مندرجہ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دنیا پور ماہ اکتوبر تاریخ ۲۶ ۱۸۱۵ء مین ہوئی ــ

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف رنگاہر گوبند سوامی جی والدنامے مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے ــ

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ بینیا کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقد اور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جسمین کا کوئی سوا سو روپیہ سے کم قیمت کا نہو گا سوامی جی کو شروع ماہ اگھن ۱۸۱۵ء سے بطور نذر نیاز مندانہ واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور بنظر اوس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنائی زمین معافی بکار مذہبی و خیرات وغیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جاے کہ درحالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بود و باش اختیار کرینگے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سپرد اہلکاران نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلا تفاوت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تاکہ وہ یہ روپیہ تصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو بارہ مسی پر بر وقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ کے اوجھون نے کندہ کیا ہے مصروف ہون اور درصورتیکہ وہ بود و باش اس جاگیر مین رکھین اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کرین تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیون کو اپنی ملازمی مین نرکھین اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نرکھین اور اونمین بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال وحفاظت ذات کے دو سو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو دیے جاینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکرین اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھین اور نہ غارتگری رعایاے نیپال پر کرین اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے نسبت حسب اطمینان و یقین پایۂ ثبوت کو پہونچے تو اعانت اور حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علیحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ چاہین اونکی جاگیر ضبط کرین اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بود و باش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین اور تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کرین تو اس حالت مین اگر اقساط موجب شرائط کے ادا نہون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح مزاحم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاوضہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالائی لتعمیل کرینگے اگر اتنا دی مالگزاری مین بباعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا کمی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچھ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجا پور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگزاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بینیا ہوگی اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہووے تو سوامی جی کا مال ہے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو ڈی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء اور دربار نیپال سے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہز ایکسیلنسی رائٹ ہنوربل فرانسس ارل اوف میرا کی جی سی بی موسٹ نوبل پریوی کونسل باموره کورٹ اوف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی بابت مذکور بنابر اجراے امور سلطنت ہند و سری گرو گجراج مصر و چندر سیکھر اوپادھیا منجانب مہاراجہ گرمان جودھ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیہ راجہ نیپال —

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین باستر ضامے باہمی واسطے صلح و دوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل از نا اتفاقی گذشتہ مدت تک فیمابین سرکارین جاری اور قائم تھی شرائط صلح ذیل طرفین نے منظور کین —

شرط اول

ہمیشہ صلح و دوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال جاری رہے گی —

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین —

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے —

دوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ باستثنا بٹول خاص جو درمیان دریای راپتی اور گنڈک کی واقع ہے

سوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریای گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت گورنمنٹ انگریزی قائم ہوچکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے —

چہارم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے مشی اور ٹسٹا کے واقع ہے —

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مشی جسمین قطعہ وزمین نگرے وراستہ نگرکوٹ شامل ہے جو راستہ مونگ سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان راستہ مذکور اور

نگری کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کر دینگے۔

شرط چہارم

بنظر سعادتمندی کے سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان بباعث سپرد کر دینے علاقجات مذکورہ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جس قدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پیش و جمع پنشن ہو جائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی و مہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع بجانب مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچہ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھینگے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے بیچ اونکے علاقے کے نہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچہ تنازع فیمابین سرکار نیپال و راجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہوگی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اور نہ کسی رعایاے یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی و صلح جو اب فیمابین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عہدہ داران کلان ہر ایک سرکار کے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور منظور کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ صاحب کو دیجائیگی اور یہ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

المرقوم مقام سگولی بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

دستخط پارس بریڈشاہ لفٹنٹ کرنیل پولیٹکل اجنٹ

یہ عہدنامہ معرفت چندر سیکھر اوپادھیا اجنٹ راجہ نیپال کے بمقام چھاؤنی مکوانپور وقت نواخت دو گھنٹہ بعد سہ پہر تاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ع وصول پائی اور مثنیٰ عہدنامہ کا منجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا۔

دستخط ڈیوڈ اکٹرلونی

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۰

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع پیش ہوئی

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورنمنٹ انگریزی ارادہ کرتے ہین کہ حتی الامکان جو شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے متروک کیے جائین۔

شرط اول

بنظر دوستی کرنے راجہ کے اوس امر مین جو اونکے دلی آرزو ہے گورنمنٹ انگریزی کا عین خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو موجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دین یعنے تمام زمین ترائی جو درمیان دریاے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل نااتفاقی گذشتہ تھی باستثنا زمین متنازعہ واقع ضلاع ترہت اور سارن اور باستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین ضروری متصور ہوا و رباستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا اور درحالیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین یعنی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اوس زمین سے ہوجائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زمین ضلع رہت کے جو باعث نزاع مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ء مطابق سمبت ۱۸۶۹ ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار وصلح اوسوقت مین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہ کر مقرر کیجائیگی

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی رضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریاے گنڈک اور راپتی یعنے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بٹول وشیوراج باستثناء مقامات متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری متصور ہو دی جاے —

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمایش کرنے کے مقرر کیجاسے یہ مناسب اور ضروری متصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین آجائے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نرہتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ اوسکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو —

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی کہ جس سے وہ ماتحت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر انسداد تکرار و نزاع سرکارین کمشنران کو لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پھر مطالبہ اوس دو لاکھ روپیہ سالانہ کا نکرینگے جو گورنمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے۔

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس قصور کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورنمنٹ انگریزی رہا تھا سزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سوائے کاشتکاران زمین کے چاہے کہ ترائی چھوڑکر علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہو گی۔

شرط ہشتم

دیکھو جبکہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باستصواب طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے تحریر ہو کر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجائیگی۔

دستخط ایڈورڈ گارڈنر (مہر)

رزیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون چٹھی مہری راجہ نیپال موصولہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع

بعد القاب معمولی۔

مین نے چٹھی مرسلہ آپ کی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ع مطابق ۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ دربارہ وبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریائے

کو بھی وراپتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بغور پڑھی اوسمین درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس بھی اوسیقدر مقرر ہوگی برطبق اوسکے مین نے شرائط مذکور منظور کرکے ایک عہدنامہ بلف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا ماورا اسکے یہ بھی اوس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثنا مر قطعات زمین متنازعہ اور اوسقدر زمین کے جو بندوبست کمشنران سرکارین واسطے حدبندی کے ضروری متصور ہوا اور باستثنا اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے ہنوربل کمپنی کیا اشخاص حقداران کو کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سکولی جنکی تعمیل مجکو ناگوار ہوگی متروک کیجائین مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دلمین یہ ہے کہ جو مجھے ناگوار اور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاے اور جو امر بہتر اور مفید اس ریاست کیواسطے ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے زیادہ دوستی جو فیمابین سرکارین قائم اور جاری ہے ممکن ہو۔

اور نیز رسید اون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو مہر سرخ ریاست ہذا بنام افسران ترائی ماموره علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک وراپتی واسطے سپرد کردینے ترائی کے اور برخاست کرآنے اوسکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو مقام ٹھاکلکو دیے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر مہر سرخ دربار موصولہ تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی

مہر درگا بھوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مطابق ۴ ماہ پوس سنہ ۱۸۷۳ جو ہنوربل ایڈورڈ کارونر صاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی دربارہ واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی و راپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار نیپال بھیجے تھے منظور کرتے ہین —

المرقوم ۷ ماہ پوس سنہ ۱۸۷۳

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ولسلی

اسسٹنٹ

نمبر ۱۵

تحریر دربار دربارہ سپردگی ٹھگان موصولہ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۲ع

تجویز مفصلہ ذیل دربارہ سپردگی ٹھگان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گوینده آکر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہرخورانی یا خفاے گلو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب حلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران و رشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ و نشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسر اوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذر اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب و جوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلۂ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر اونمین سے مطابق بیان گوینده کے ہون تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو حوالہ مجسٹریٹ گورمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزادہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب مجسٹریٹ گورمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی ماموره ترائی کے کردینگے تاکہ

تحقیقات اور سزادہی اونکی سرکار نیپال سے ہو—

اور اگر تحقیقات بیان گوینده سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجہ بالا مطابق حالات شخص ملزم کے ہوون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد ہو سکتے ہوون تو بہر حال یہ ضروری متصور ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ کیا جاوے—

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ای کیمبیل

قائم مقام اسٹنٹ

نمبر ۵۲

ترجمہ عہدنامہ مہر سرخ جو بطور چٹھی مہاراجہ نیپال نے بنام صاحب رزیڈنٹ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء ارسال کیا—

موجب انکی درخواست کے اور بہ نیت دینے استحکام اور قیام دوامی دوستی سرکارین کے اور نیز بنظر بہبودی اجراے کار کے شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہوے—

شرط اول

تمام مخفی سازش یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے بلکلم مسدود ہونگے—

شرط دوم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظ کمپنی واقع آنروے دریاے گنگ سے جنکی نسبت موجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکرینگے ہان مگر منظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ سے—

شرط سوم

خط کتابت اول زمینداران اور بابوان سے ساتھہ جنکے رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جو اینروے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم اور جاری رہیگا—

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پائینگے اور گورمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہوگی جنکا دادوستد علاقہ زمین کوہ مین ہوگا

شرط پنجم

گورمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعد ازین رعایاے گورمنٹ انگریزی درباب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جائینگے اور اونکے مقدمات بلا انکار یا تساہل کے بموجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے۔

شرط ششم

گورمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاے گا ترتیب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاے گا اور بعد ازین محصول درآمد جو اوسمین درج نہوگا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا۔

ترجمہ صحیح ہے
بدستخط آر کرشتی
قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	کنہی بھنسار	کپاس بھنسار	ساہ بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	بھینس یعنی گاؤمیش فی شاخ	۲عہ	۲ر	۸ر	۱۱عہ ر	عہار	۳۳ر	
ایضاً	چوب ستار کپاس حی جو قسم جنس	فی بوجھہ اچوب	+	+	فی بوجھہ اکرہ	+	+	
ایضاً	بینا ستوکا کبوتر وغیرہ قسم جنس فی بیس ایک	فی بیس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	مرغابی وغیرہ قسم جنس فی دس ایک	فی دس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	ارہر ارد چنا مسور کھچری مونگ دال ۳۲ دھارنی کا ایک بھو قسم جنس	۱عہ ر	۷ر	ر	منوان	+	قسم جنس ۱عہ ر	
ایضاً	پان فی بوجھہ میش	عہار	+	+	۱۰ ڈھولی	+	عہار	و ۱۲ ڈھولی
ایضاً	ظروف تانبہ و دیگر دھات	۱۰ر پائی	+	۳ر	۳عہ ۲ پائی	+	۱۱ر پائی	
ایضاً	بکری فی شاخ	+	+	+	فی تیس ایک	+	فی تیس ایک	
دوم سینکڑا	شال کمخواب بانات ریشم پارچہ اونی وغیرہ	عما	عہ ر	+	+	+	۳ر	
ایضاً	مصالح میوہ صندل وغیرہ	۳ر	عہ ر	+	+	+	صہ ر	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	نرکھی بھنسار	کپائن بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
سوم تکاسی	کاغذ پرمیا سوم ۴۴ دہاری کا ایک بوجھ	۲عہ۲ پاؤ	۶/	۸/	عہ۲ پاؤ	+	۱۱عہ ۲ پاؤ	
ایضاً	نافہ فی سیر وزنی ۴۴ تولہ	۱۰/	۱۰/	+	+	+	۱ے۴	
ایضاً	تانبہ وغیرہ کے ظروف ۴۴ دہاری کا ایک بوجھ	عما	عما	عہ	عما	+	۱۱عہ	
ایضاً	آہن ظروف آہنی جوک تار کہاتی جنگالا وغیرہ ۴۴ دہاری کا ایک بوجھ	۸/	۴/	۴/	۱۲/	+	۱۳ے	
ایضاً	فیل فی زنجیر	معہ	+	عہ	ے	+	سے	
ایضاً	مانگھن فی راس	عما	عہ	عہ	عہ	+	ے	
ایضاً	شاہین باز فی پہ	٨	عہ	۱/	عما	+	عہ	
ایضاً	جرہ باز فی پہ	۸/	۸/	۴/	۱ے	+	عما	
ایضاً	کورجیا باز فی پہ	۴/	۴/	۲/	۲/	+	۱ے	
ایضاً	نرسنگھا فی	۱۱/	۱۱/	۸/	۱۲/		۲ے	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانچ بھنسار	ترکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھیمنی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	تورسی فی	۵/-	۵/-	۴/-	۶/-	+	عہ/-	
ایضاً	شاخ میش ۴۰ بارنی کا ایک بکھو	+	۶/-	+	+	+	۶/-	
ایضاً	کوچین وغیرہ ۴۰ دھانی کا ایک بکھو	۲/عہ ۲ پاؤ	۱۳/عہ	۴/-	۱۴/عہ ۶ پاؤ	+	۱۲/عہ ۳ پاؤ	
ایضاً	جست ۴۲ دھانی کا ایک بکھو	۲/عہ ۲ پاؤ	۱۲/-	۸/-	۱۴/عہ ۶ پاؤ	+	۱۱/عہ ۳ پاؤ	
			تمام محصول مذکورہ بالا مقام [illegible] لیا جائیگا					

لکڑی کسی فی شاخ	۳ پائی
کاہ وبھوسہ فی جوڑہ	۱
پان فی بار نرگاو	۲ دمڑی

اشیاے برآمد

چوہرہ — بکھا — ٹھوس — کاغذ — موم — چوپک — شہد — ہوس — ظروف تانبا وغیرہ بے بار

شرح محصول

اگر کوئی سوداگر اپنا اسباب مقام ہتوندا فروخت کرے کے اجناس

سونٹی تمباکو اجوائن روغن زرد تیل صابون ماہی وغیرہ خرید کرہی دہارنی	۶ پائی
پارچہ وغیرہ فی تھان	۶ پائی
برنج دال وغیرہ فی بار	۲

محصول جو مقام بکدانپور بموجب شرح کے لیا گیا

اشیاے

کاہ وبھوسہ فی شاخ	۰
کت مال فی کھاٹ یعنی چوب	۰
چوب براے طیاری گاڑی وغیرہ سے	۰
سوکا ومینا فی ۲۵	۱
شہد وموم فی روپیہ	۰
پیپلامول فی روپیہ	۰
بانس بینت کھمبا وغیرہ فی بار	
لکڑی مونجھی فی بار	۱
گھڑیال فی بہنگی	۱
بار سوداگران فی تھیلہ	۱
بار خریداران فی تھیلہ	

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آر کر سٹی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ریمیزی

رزیڈنٹ

نمبر ۵۴

ترجمہ اقرارنامہ دستخطی گوروان و چوتر ایان و سرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمبت ۱۸۹۷

روز شنبہ مطابق دوم جنوری ۱۸۴۱ء

ہم گوروان و چوترایان و سرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم ہو اور روز بروز ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے واسطہ یکجہتی و دوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی و آبرو مرعی رہے اور اگر احیاناً کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا نادانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی مین جو فیمابین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شور و شر کھٹمنڈو مین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے —

دستخط ۱۰۵ سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سوراندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دہراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ مجوزہ میجر جارج ریمیزی صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل

جیمس اینڈرو مارکیوس اوف ڈلیہوسی رابٹ اوف دی موسٹ انشینٹ اور موسٹ نوبل اوردر اوف دی تہسل یکی از جلیل القدران پریوی کونسل شاہزادی انگلستان وگورنر جنرل جنکو ہنوربل کمپنی واسطے اجرای وسر انجام امور ہند کے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کوور اناجی وزیر اعظم نیپال بجانب اور بنام مہاراجہ دہراج سور اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی—

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کار فرما رہینگے—

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو رعایا ے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو—

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشخاص قرضدار یا محرمان دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سوائے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہو حوالہ کردین—

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا ور اوسنے علاقہ اوس گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہوا ور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کردیا جاے گا جرائم یہ ہین—

قتل—ارتکاب قتل—زنا بجبر—مجروحی—ٹھگی—ڈکیتی—دزدی شارع عام—زہر خورانی—نقب زنی اور آتش زنی—

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سوائے اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجاے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس تلاش کے موجود ہون جسکی رو سے

اوس علاقے مین بھی جرم مذکور ثابت ہوجاے جسمین مجرم موجود ہے اور اس صورت مین ایسا مجرم گرفتار ہوکر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہان سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنسی یا ساکن درمیان حدود رزیڈنسی ہو اور رعایاے نیپال سے نہو کوئی جرم علاقہ نیپال مین بیرون حدود رزیڈنسی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزادہی متعلق گورمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہوکر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزادہی کے ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندو ستانی سوداگر یا کوئی اور رعایاے ہنوربل کمپنی جو متعلق رزیڈنسی کے نہو اور جو علاقہ نیپال مین سکونت کھتا ہو کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنسی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورمنٹ نیپال سے ہوسکتا ہو فرار ہوکر حدود رزیڈنسی مین پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نملے گی بلکہ حوالہ گورمنٹ نیپال کے واسطے تحقیقات اور سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے مین حسب شرائط بالا ہوگا وہ اوس گورمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کرینگے۔

شرط ہشتم

عہدنامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ مین سے اپنی استدعا منسوخی اوسکی نکرینگے کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اس عہدنامہ سے تاریخ عہدنامہ ماسبق کا جو فیمابین فریقین معاہدہ جاری ہے تصور نکیا جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہدنامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہدنامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیمابین میجر جارج رمیزری منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دہراج سورا اندربکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہوکر میجر رمیزی صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور پربتی اور اردو مین دستخط اور مہر اپنی کرکے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے

بھی ایک نقل وسکی اپنے دستخط وغیرہ لما مرتب کرکے سیکریٹری صاحب کو دی اور سیکریٹری صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اٹھ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے منگا کر مہاراجہ کو دینگے —

اسپر دستخط اور مہر ہوکر اسمین دیے گئے بمقام کمنڈو نیپال بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء مطابق ۵ پھاگن سمبت ۱۹۱۱

مہر

دستخط جی رمینری سیکریٹری

رزیڈنٹ بدربار نیپال

مہر
سوپریم کورٹ ہند

دستخط جی دوران

دستخط جی بی گرینٹ

دستخط بی پیکوک

تصدیق کیا ہنوربل پریسیڈنٹ کونسل ہند باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۵۵ء

دستخط ایس بیدن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام مفسدہ جونتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ ۱۸۵۷ء سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی وصلح جو ازروی عہدنامہ سگولی فیمابین گورمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعدازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنو کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو بنسبت گورمنٹ انگریزی کی سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی و ضلع گورکھپور جو ۱۸۱۵ء مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین بباعث عہدنامہ مذکور کے گورمنٹ انگریزی مین شامل ہوگیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورمنٹ انگریزی نے باتفاق کمشنران مامورہ سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینار ہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی سرحد سرکارین کے قائم ہوگئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہوگیا ہے مگر بباعث اسکے کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیمابین سرکارین قائم او منعقد کیا گیا۔

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین گورمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری ہین صرف اوسقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہ تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی و راپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ء مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور بموجب شرط سوم عہدنامہ سکوتی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے۔

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی مامورہ حدبندی نے پیمایش کرکے قائم کیا ہے اور جو بجانب مشرق دریاے کالی یا سردہا سے جاکر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہوگئے ہین آیندہ حدود ضلاع انگریزی ملک اودہ اور علاقہ مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے۔

یہ عہدنامہ دستخطی لفٹنٹ کرنیل جارج رمزی صاحب منجانب ہزاکسیلنسی رابٹ ہنوربل چارلس جان ارل کیننگ جی سی بی نائب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر راناجی سی بی منجانب مہاراجہ دہراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کھٹمنڈو بیچ عرصہ تیس یوم کے تاریخ دستخط سے اسمیں دیئے جاینگے۔

دستخط اور مہر ہوئی بمقام کھٹمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹۱۷

دستخط جی ریمزی لفٹننٹ کرنیل

مہر

رزیڈنٹ نیپال

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آرینگ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق پنجاب وعلاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنی اصل نانک سے لگاتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور سنہ ۱۴۶۹ء مین مقام تلونڈی ضلع لاہور پیدا ہوا تھا صغرسنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور عہد جوانی مین بہت ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا دل خوب پختہ تصورات اور سفر سے ہوگیا تھا جس سے اوسنے معتقدون کو یکتائی خدا اور سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یہ فرقہ جلد بہت جلد پھیل گیا مگر جنگی اہل اسلام کا سردار ہوا جو ظلم اور نیز مسلمانون نے کیا اس سبب سے ماتحت اپنے گرو دہم گووند کے سکھ ایک مذہبی فرقہ سے تبدیل ہوکر جنگی اور متعصب گروہ کھالصہ ہوگئے اور ناپسندی مسلمانون کی طرف سے اونکے دلمین جاگیر ہوئی —

گرو گووند نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی کہ اوسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اوسنے نہین ہوسکتا تھا لہذا اکثر شکست کھا کر اور ظلم سے بہت تنگ آکر سکھ لوگ جبال اور غارہاے کوہستان مین فراری ہوے اور ظاہرا کوئی اونمین کا اپنا مذہب بخوف سزایابی بیان نہین کرسکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہوجاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگ زیب وقوع مین آئی اونکو وقت دم لینے کا ظلم مسلمانان سے ملا —

رفتہ رفتہ اب سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہوکر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور اونمین سے باہر آکر دہ گرد نواح کے علاقے کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد جانے احمد شاہ ابدالی کے اپنے مقام کابل مین بعد مہم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے قابو اور طاقت پاکر

نواح لاہور کو اونسے قبضے مین کرلیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور خفہ ہو کر ۱۷۶۲ء ہندوستان مین آیا اور سکھون کو شکست فاش دے کر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا —

اس شکست کے بعد سکھ بہت جلدی پھر درست ہو گئے اور سال آیندہ یعنی دوسرے سال اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود محیط بجانب جنوب و مشرق دریای ستلج تا بدریاے جمن ہو گئی احمد شاہ کی مہم ہشتم جو ۱۷۶۷ء مین ہوئی تھی سکھ مالک اوس ملک کے جو درمیان دریاے جمن اور راولپنڈی کے واقع ہے ہوئے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت جمو اور دیگر راجپوت کوہستان خرد پر قائم ہوئی —

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین بباعث مرہٹا خلل واقع ہوا جو بعد شکست پانی پت پھر آراستہ اور درست ہو کر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے ۱۷۸۵ء مین سیندھیا دہلی پر قابض ہوا اور ۱۸۰۳ء تک اونکی حکومت دریاے ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریاے ستلج سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے پنجاب شمال زائل کی سرداران کیتھل و جھیندی نے شمولیت لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور گاہ گاہ خدمت بھی اونکے ساتھ کرتے تھے اور در اصل تمام سرداران سرہند مطیع گورنمنٹ انگریزی ہوئے مگر مصلحت وقت یہی تھی کہ مقدمات سرداران شمالی جنوبی کی جانبداری کرنی نچاہیے اور سواے اسکے کہ جو سردار سکھ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سردارون نے خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۰۹ء تک کسی مین مداخلت نکی اس سنہ مین رنجیت سنگہ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی

ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف و ناتوانی پیدا تھی سرداران و رئیسان کسی کی اطاعت قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران واقارب جاتے تھے مگر ہر ایک شخص اپنے اپنے فائدے کیواسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ ہو جو کوئی قابض ہو جاتا تھا وہ اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب ہئیت مجموعی مثل کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیون مین زمین مفتوحہ کو تقسیم کرتا تھا اور ہر ایک متنفس اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و مرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہوجاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب ہیئت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکھان بسبب وقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہوئین اور کم زور زور آور کے ماتحت ہوگئے ایک ان سردارون مین کا مہا سکھ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل جو بنام سوکرچاکیا مشہور تھی سب سے آخر اور ضعیف تھی بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۷۸۰ء اس سردار کو ایک لڑکا زوجہ سنکو جہ سے جو دختر راجہ جیند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگہ رکھا گیا درمیان مہم شاہ زمان کے جو ۱۷۹۹ء مین اسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اتواب کے جو مقام جہیلم مین جاتی رہین بھتین کی اور اوسکی گفتگو دربار حاصل کرنے حکومت لاہور کے بھی یعنے حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کرکے باتفاق فتح سنگہ الہو والیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب وجوار کے قائم کرنی شروع کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت اترو سے ستلج بھی ہوجاوے ۱۸۰۰ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تحریر کی کہ جو ملک سکھونکا بجانب جنوب دریاے ستلج واقع ہے وہ گورمنٹ انگریزی کو وہ دیگا اگر یہ شرط ہوجاوے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاوے گی یعنی بمقابلہ دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کریگا یہ تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

۱۸۰۵ء مین رنجیت سنگہ معروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندھ یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب آتے تھے ہوئی اور وہ اس مہم کو چھوڑکر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگہ سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے صلح گورمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین عہدنامہ دوستی واتفاق نمبر ۵۶ فیما بین گورمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگہ اور سردار فتح سنگہ کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگہ نے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور ۱۸۰۸ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگھ جیند والے نے جو ماموں رنجیت سنگھ کا تھا اور بھائی لال سنگھ کیتھل والے نے اور دیوان جیون سنگھ ٹپیالہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت گورنمنٹ انگریزی کی اسکا جواب جو اونکے پاس پہونچا اوسمین گو صاف اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید انکو ہو گئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بسبب فوجکشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مسٹر منٹکلف صاحب کو پیغام دوستی ایکر دربار رنجیت سنگھ مین بھیجا آخر شدہ مین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگھ نے جو لڑائی بجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آنروے ستلج کی درخواست منظور کیجائے اور مسٹر منٹکلف صاحب کو حکم کیا کہ وہ دا قعہ درمیان دریاے ستلج اور جمنا کے باب مین عہدنامہ سرکار انگریزی ... صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا تا بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء عہدنامہ ... لاہور سے اقرار پایا کہ ... سے مشرح ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کچھ سروکار علاقہ اور باشندگان رعایاے مہاراجہ لاہور کے ساتھ جو بجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھینگے اور رنجیت سنگھ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے نکریگا ... کا قابض تھا اور اوس علاقے کے جو بجانب چپ دریاے ستلج کے واقع ہے اور اوسنے افغانان ... حاصل کیا ہے منظور ہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگھ نہایت ہوشیار اور دوربین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر فتح ملک بجانب ملتان و کشمیر و پشاور کی کرتا رہا —

۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگھ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب ایجنٹ لدھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی قرار پائی اور بماہ اکتوبر نہایت تزک اور شان سے ملاقات اونکی بمقام اوپر ہوئی رنجیت سنگھ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی نمبر ۵۸ تحریر ہوکر اس ملاقات مین لارڈ صاحب کو دی گئی۔

اسوقت سے آیندہ دوستی ولی فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی لسبال آیندہ عہدنامہ نمبر ۵۹ قرار پایا جسکی روسے جہاز رانی کے عقاید دریاے اٹک یعنی سندہ مین اور تحقیل محصول اشیاء تجارت مقرر ہوے بباعث تحصیل محصول مطابق قیمت اور وزن شے تجارت کے تکرار پیدا ہوئی لہذا بماہ نومبر ۱۸۳۴ء اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیون کے تجویز ہوا کہ اونمین کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی روسے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۴۰ء مین ساتھ مہاراج کھرگ سنگہ پسر و جانشین رنجیت سنگہ کے قرار پایا۔

۱۸۳۳ء مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے بمقام لدھیانہ رہتا تھا اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہوکر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک ملک کے کرے اور اس نیت سے اوسنے ایک عہدنامہ رنجیت سنگہ کے ساتھ کیا جسمین بلحاظ امداد جو رنجیت سنگہ اوسکی کرتا اوسنے عہدنامہ یہ ہے

ترجمہ عہدنامہ فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء

تمہید واسطے دوستی فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی اور کوئی امر ایسا نہین اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا نااتفاقی فیمابین ظہور مین آوے لہذا دونون نظر نیک نیتی و دوستی اقرار کرتے ہین کہ وہ شرائط ذیل منظور رکھے ہین اور اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اسپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم لاوزئی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکے حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کنبل و انب مع ملحقات بجانب کنارہ چپ دریاے یا مذکور اور پنجاب راست

اپنا دعوی تمام ملک کا جو رنجیت سنگہ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھ کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی وختک وہشت نگر ومچنی وکوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درہ خیبر وبنون وملک وزیری وداور ٹانگ وگورانگ وکالاباغ وخوشحال گڑھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمٰعیل خان مع ملحقات مع دیرہ غازی خان کوٹ مٹھن وعلاقہ ملحقہ سنگیرہ ہرن داجل حاجی پور اور راجن پور اور تینون کچھے وسنگیرہ مع اضلاع ملحقہ وضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جاگیر مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھہ سروکار اس سے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین —

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب اگر کرنے نہ پاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار یا ہمی کار روپیہ سرکاری غصب کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کر دینگے —

سوم

جس طرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہے اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا —

چہارم

ارباب سندھ کا پورا اور ملک سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی واتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا —

چھوڑ دیا یہ بھی مہم شاہ بکامیابی نہوئی اور وہ پھر لدھیانے مین واپس آیا اور یہانسے پھر ۱۸۳۸ع

پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کرے گا یعنے عــہ راس گھوڑے خوب آراستہ و خوش رنگ و اور قدم باز لعـــہ قبضہ شمشیر ایرانی [illegible] دست خنجر [illegible] قطار میوجات خشک و تر سردہ براہ دریا سے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جاینگے انگور انار سیب ہینگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جاینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ چینہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کرے گا —

ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی —

ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستے مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد رفت مین تعجیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ نسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے —

ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل شاہ کے پاس سال بسال بھیجا کرینگے [illegible] شال [illegible] تھان ململ [illegible] دوپٹہ [illegible] تھان کمخواب [illegible] رومال [illegible] عمامہ [illegible] بار برنج بارہ جو خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے —

نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کے واسطے خرید کرنے گھوڑوں کی یا کسی کام کو جاوے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ جات عمدہ کے پنجاب مین جاوین اور گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کیطرف سے بخوبترین وجہ

مین اوسکی طلب ہوئی کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ قائم کرنے اپنی حکومت کے عمل مین آئی باعث

ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہرطرح کی تشہیل کیجائیگی —

دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہون گی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی —

یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ یا ترک زنبوک مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائینگے تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ ممدوح اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے —

دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گی —

سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ فوج اپنی بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانون کی بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجین گے اور مہاراجہ اوسکی عزت اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے —

چہاردہم

دشمن اور دوست ایک کے دشمن اور دوست دوسرے کے متصور ہونگے —

پانزدہم

فریقین شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اوسنے انحراف نہوگا اور عہدنامہ ہذا دوامی اور استمراری متصور کیا جائیگا —

متخیل ہونے عزم روس والون سکے اوپر افغانستان کے اور نظر اسکے کہ دوست محمد خان رغبت واسطے دوستی روس کے رکہتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملہ اوپر ملک رنجیت سنگہ کے کیا تھا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری متصور نہین ہوتا کہ بیان تدابیر و جنگ گورنمنٹ انگریزی کی جو ملک افغانستان مین واقع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۶۳ یعنی ایک عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ء جو فیمابین شاہ و رنجیت سنگہ ہوا تھا ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اوسکی مطلب براری کے دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج رنجیت سنگہ کے دے اور دعوی حکومت سندہ اس شرط پر چھوڑ دے کہ امیران جسقدر روپیہ گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور منجملہ اس روپیہ کے پندرہ لاکھ روپیہ رنجیت سنگہ کو دیا جائیگا اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملہ آور نہوا اور نہ اوسنے مزاحم ہوا اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی سرکار انگریزی و سکھان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ ہجوم اوپر علاقہ انگریزی یا سکھان کے رکہے اوسکا مقابلہ کرے۔ یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے رد و بیکار متصور ہوئے۔

رنجیت سنگہ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء وفات پائی یہ مشہور آدمی جو ناخواندہ محض تھا صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سرداری گروہ خرد سکھان سے اس رتبے کو پہونچا تھا کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ ڈھائی کرور روپیہ سے تھی اور رقبہ چودہ ہزار میل مربع تھا اور فوج بھی بیاسی ہزار قلمبند تھی۔

چند سال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے پیدا کی تھی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کھڑک سنگہ جانشین ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مر گیا۔

نونہال سنگہ فرزند کھڑک سنگہ اپنے والد کی لاش جلا کر آتا تھا کہ راستے مین مارا گیا بعد ازین انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چیند کنور والدہ نونہال سنگہ اور اوسکے بعد شیر سنگہ عمومی نونہال سنگہ او ر آخر کار دلیپ سنگہ فرزند مشہور رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بعد فوج کے وقوع مین آئے جو بالکل بے بندوبست اور مفسد ہو گئی تھی۔

بہنگام صغر سنی دلیپ سنگھ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہو گیا اور فوج خالصہ
در اصل حاکم ملک ہو گئی تھی امور فوج استقرار از روی پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج اگر انتظام
ملک کیطرف سے علیحدہ ہو کر متوجہ اور طرف کی ہو کر مہتمم ستلج قرار دی گئی یہ امر اول ہی گورنمنٹ انگریزی
کے خیال مین آچکا تھا سکھون نے اول زیادتی بماہ دسمبر ۱۸۴۵ء کی کہ عبور دریاے ستلج کر کی چند مہاشتر لوٹ لیگئے
بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جسمین عزم اور مدعا گورنمنٹ
انگریزی ظاہر ہوا اور نیز بموجب حملہ سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر
علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اوپر کنارہ چپ دریاے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہو کر شامل ملک انگریزی
ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہو کر بمقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے
بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۲ تمام فوج انگریزی نے عبور دریای ستلج
کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان
نہو گا اوسوقت تک قبضہ پنجاب نچھوڑا جاوے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریاے ستلج
اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ اوقت شب گفتگو فیمابین مسٹر کری صاحب
اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر نور الدین
منجانب سکھان درمیان آئے اور تجویز شرائط عہدنامہ قرار پائی عہدنامہ نمبر ۶۵ بمقام لاہور بتاریخ ۹
ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا از روے اس عہدنامے کے علاقہ بجانب مشرق دریاے بیاسہ کوہستان
و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریاے بیاسہ و سندہ یعنی اٹک
جسمین ملک کشمیر اور ہزارا شامل تھے اور اوسکی روسے راہ اور انتظام فوج سکھہ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ
انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریاے سندھ اور سندہ سے تا بہ سرحد بلوچستان حاصل ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی پنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین ورثاے لاہور اور علاقجات قرب و جوار
قرار دیے گئے دو روز کے بعد عہدنامہ نمبر ۶۶ قرار پایا جسکی روسے گورنمنٹ نے واسطے حفاظت
مہاراجہ کے اپنی فوج بمقام لاہور رکھی اور بعض مقدمات درباب دینے ملک کے بتفصیل ذیل قرار پائے
دربار لاہور کی عین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ممالک لاہور بیچ صغر سنی دلیپ سنگھ
کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہدنامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی روسے عہدنامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچھ ترمیم ہوا ایک رزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھ آدمیونکی واسطے اجراے کارسلطنت بصلاح صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئی اور ملک مین فوج انگریزی رکھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی۔

اکثر سواران سکھ جنکی عادت شورو شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویزین کرنے لگے قتل مسٹر ونیس انگینو اور لفٹنٹ اندرسین بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچھ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگھ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگھ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھ نے اور باشندگان سکھ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست ناش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا۔

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ع عہدنامہ نمبر ۶۸ ساتھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے قرار پایا جسکی رو سے مہاراجہ نے ترک حکومت پنجاب کرکے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی۔

نمبر ۵۶

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ

سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے جو لفٹنٹ کرنیل جان مالکوم صاحب نے باختیارات عطیہ رایٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل سر جارج بلارو بارلو بارونٹ گورنر جنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگھ نے اپنی طرف سے اصالتاً و بجانب رنجیت سنگھ وکالتاً تجویز کیا۔

شرط اول

سردار رنجیت سنگھ و سردار فتح سنگھ اہلووالہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راو ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آئندہ ہرگز اوسکے

ساتھ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکر سے مزاحم ہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے۔

شرط دوم

گورمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیمابین سرکار اور جسونت راو ہلکر کے صلح ہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پر پہنچ جاویگا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑ دیگی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد ازین گورمنٹ انگریزی اور جسونت راو ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلحنامہ ملک سکھان چھوڑکر اپنے ملک کو چلاجاوے اور راستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھ خرابی یا نقصان نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جبتک سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ رسم دشمنان سرکار سے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار مذکور کے جو نکرینگا اوسوقت تک فوج انگریزی اون سرداروں کے علاقے مین نہ آئیگی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جایداد کے نکرینگے۔

المرقوم یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری

مہر رنجیت سنگھ

مہر فتح سنگھ

نمبر ۵۷

عہدنامہ ساتھ راجہ لاہور کے سنہ ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نااتفاقی جو فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوشی و دوستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تمام قائم رہے لہذا شرائط عہدنامہ ذیل جو ورثا و جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھ راجہ رنجیت سنگھ بذات خاص اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے۔

شرط اول

دوستی دوامی فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہے گی لاہور نسبت سرکار کے بطرز ریاست بدوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچھ واسطہ ملک اور رعایاے راجہ سے بجانب شمال دریاے ستلج نرکھین گے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھین گے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سرداران قرب وجوار نکرینگے اور کسیکو کرنے دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالاکے یا بجانب انحراف عقائد دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مستر د متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ عیسوی سر چارلس تہوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط اپنے راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر و دستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تہوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رایٹ ہنریبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچے گی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائیگی۔

مہر و دستخط سی ٹی منکلف — مہر و دستخط راجہ رنجیت سنگہ

مہر کمپنی — دستخط منٹو

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ع

نمبر ۹۵

ترجمہ کاغذ جواب ہنوربل گورنر جنرل کی مہاراجہ رنجیت سنگھ کو تاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء وقت شام دیا

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جب آوازہ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو ریاستہاے بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی برملا بر دوستی قدیم جو فیمابین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بجوش و اتحاد و اطمینان دلی سرانجام پایا گل خواطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبائع خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری ہے ہوے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے آبیاری دست قدرت اور برشحات عنایات باری پرورش پاتی ہے کہ اس پختگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکر گزاری بجناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی و یکجہتی کے جواب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پشت در پشت جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کر کے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آیندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نااتفاقی یا عناد نہوگا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرہ دوستی قدیمہ خیرخواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم

بعد ازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہوکر ہمیشہ واسطہ دوستی کو جو جاری ہے اور جو از روے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھین گے اس مرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام اوپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دون —

دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

مہر

نمبر ۵۹

مہر و دستخط رنجیت سنگھ

مہر

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی واسطہ اتحاد صمیمی و عقدہ مالاینحل دوستی جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری ہے اور جو مبنے اوپر عہدنامہ دلکش منعقدہ مسٹر سی بی مٹکاف بارونٹ کی ہے وبعد ازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رایٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے بمقام روپر دیا ہے مثل آفتاب روشن اور مبرہن اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح و سالم رہکر مستحکم رہیگی بنظر عقائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمد و رفت جہاز دریای سندھ خاص یعنی زیر استعمال پنجند اور ستلج مین شروع ہوئی ہے جو تجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی متصور تھی اور جو عرصۂ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولیٹکل اجنٹ لدھیانہ جنکو رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوے اوسوقت سے عہود ذیل واکثر شرائط مناسب بابت آمد و رفت جہاز درباب تقرری اہلکاران و ترکیب تحصیل محصول و حفاظت تجارت راستہ مذکور پر تجویز ہوے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند ہون —

شرط اول

منشاء عہدنامہ جاریہ درباب کنارہ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ و مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا تمام بطور فرض رہینگے اور لحاظ تمام درباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین منقدم ہر امر مین ملحوظ ہوگا بموجب عہدنامہ مذکور کے ہنوربل کمپنی نے کچھ تعلق کنارہ راست دریای ستلج سے نہین رکھا اور نہ آیندہ رکھینگے —

شرط دوم

جو محصول اوپر رستہ مذکور بالا اوپر جہازان کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے نام ٹرنزٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چوکی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہے گا ۔

شرط سوم

جو سوداگر رستہ مذکور پر آمد و رفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ بہین رہینگے اوسوقت تک اونکو متابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکرین جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ رستہ مذکور کے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبروے اجنٹ یعنی مختار سرکارین کرکے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور راہ اوسکو حاصل کرکے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو مقام ہرکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع ہنوربل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہین کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ ایسے قاعدہ کو جاری رکھین گے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے ۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کردنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتمان و تحصیلداران بریٹ کے ہوگی ۔

شرط ششم

سوداگرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدلجمعی تمام اختیار کرین کوئی اونسے فراحم نہوگا اور نہ کوئی بلاوجہ سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ و مشروطہ کے روکے گئے ہین ـ

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب و تحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوگا وہ مقام مٹھن کوٹ اور ہرکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھین گے ـ

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیگر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول گورنمنٹ سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کی اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشاء شرط دوم لیا جائیگا ـ

شرط نہم

مہتمم مقیم مٹھن کوٹ جب تلاشی اسباب کی نے لے گے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو روانہ دیگا اور اوسپر تفصیل اسباب و حساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی بمقام ہرکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا روانہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھہ کریگا اور جو اسباب زائد از روانہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام مٹھن کوٹ ادا ہوچکا ہے بلاادائے محصول دیگر واگذار ہون گی ـ

شرط دہم

اور یہ بھی قاعدہ درباب اسباب کے جو مقام ہرکی سے اس راستے ہوکر سندھ جائیگا مرعی رہے گا ـ

شرط یازدہم

جو کچھ حصہ محصول کنارہ رہت دریاے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جو بابت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے

شرط دوازدہم

درباب حفاظت اور امنیت سوداگرون کے جو یہ راستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا روپیہ دکھاوے اور اپنی اطلاع کرے اور مستطلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہو جائیگا تو اوسکی تحقیقات کامل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جاری کرنے جہازرانی بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے بر ہر گذر رسم الحال جو جاری ہے منظور رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور اب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہین

دستخط ڈبلیو جی ہیگ

دستخط سی بی منکلف

دستخط اے راس

مہر گورنر جنرل

تصدیق رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۹

تتمۂ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بابت تقرری محصول دریای سندھ

المرقومہ تاریخ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۴ع

حسب منشاء واسطہ یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی روسے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مقرر اور قائم ہے اور چونکہ شرط پنجم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۲ع منعقد ہوا تھا یہ شروط ہے کہ شرح معتدل اسباب تجارت پر جو دریای سندھ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین لہذا سرکارین کی راے یہ ہے کہ اس معاملے مین جو تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنے موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نااتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے طریق مذکورہ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہو اور اوسمین کچھہ اسباب بار ہو اوس سے کچھہ مطلب نہین بنابران شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہر ایک سرکار اقرار کرتی ہے کہ محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ایزاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگھ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریای سندھ اور ستلج آئے گی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورہ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارہ دریا منقسم ہوگا یعنے جسقدر جسکا علاقہ ان دریاؤن کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصۂ رئیس لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہر دو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روبروے مقام مٹھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون اور متصل

ہری کے پٹن اون کشتیون پر جو مقام وپر سے بجانب سمندر جاتے ہین سوای ان دو مقامون کے اورکسی مقام پر محصول مذکور نلیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ راست دریای سندہ وستلج — ۵ ۱۹

باستحقاق علاقہ واقع برکنارہ چپ دریای سندہ وستلج حصہ مہاراجہ — ۵ ۱۵

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول جو مختلف ریاستون کو ملیگا اور نیز بنابر تصفیہ بلا توقف وحسب اطمینان اون تنازعات کی جو درباب امنیت جہازرانی وبہبودی تجارت اس رستہ جدید مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام مٹھن کوٹ رہے گا اور ایک ہندوستانی ایجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی ویرکی مقام ہری کے پٹن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب ایجنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو ایجنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستون کے متعلق معاملہ جہازرانی مثل بہاولپور وسندھ ونیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کر کے نالش دروغ دزدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل ہونکرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ روانہ ہوںین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بھی پیش کرین یہ فہرست تصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ روانہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تہانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا روانہ بھی جو اونکو مقام مٹھن کوٹ یا ہری کے پٹن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم وہفتم ونہم ودہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء جو متعلق تقرری محصول وطریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی روسے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور تمہید عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہی محصول لیا جائیگا

دستخط ڈبلیو سی ہیٹنگ

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو بلنٹ

دستخط ای [illegible]

دستخط ڈبلیو موریسن

تصدیق کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۲ ماہ جنوری ۱۸۳۵ع

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھہ درباب محصول جو اشیای تجارت پر براہ دریای سندھ و ستلج بترمیم شرائط عہدنامہ ۱۸۳۴ع قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ع

چونکہ عذرات ناراضی محصول یکسان کشتیہاے خرد و کلان کے پیش ہوے اور تجارون کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب من یا بپیمایش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاوے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ مٹھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا کشتی پر بموجب شرح ذیل کے —

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اوپر اشیای تجارت کے براہ دریای ستلج و سندھ کے تحصیل کرینگے

شال پشمینہ — [illegible]
رنگ مجیٹھ — [illegible]
افیون —
ابریشم خام — [illegible]
نیل —
بانات ہر قسم — [illegible]
بادام —
مشجر —
پستہ —
ساٹن —
کشمش و منقی —
چھینٹ ریشمی — [illegible]
انجیر خشک —
پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم
چلغوزہ —
گندک —
اقسام چھینٹ —
زنجبیل و دیگر میوہ جات خشک
شکر تری —

شکر سرخ و قند سیاہ —

روغن زرد —
روغن سیاہ —
گوند —
نبات —
ہلیلہ زرد —
آملہ —
بلیلہ —
پنبہ —
ہلیلہ زنگی —
چار مغز —
بادیان —
کاسنی —
حنا بین —
زرد چوب —
ادرک —
رسوت —
صبر —
زعفران —
کتھہ —
ریسمہ —
بھوج پتر
زنجبیل —

و دیگر مصالحجات —

الایچی خرد و کلان —
دانہ الایچی —
شنگرف —
عاقر قرحا —
قرنفل — ۴

جاپھل —
جاوتری —
دارچینی —
خرمای خشک —
تربد —
ناریل —
اسگند —
ہرتال —
تباشیر —
گل ارمنی —
فلفل سیاہ —
فلفل دراز —
مازو — ۴

خرمہرہ —
چوب چینی —
آل —

باری —
چاہ —
اقسام شاشیشہ آلات —
انگوزہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پھٹکری —
گل ملتانی —
مس —
قلعی —
سیماب —
سرب —
جست —
برنج —
روئین —

— ۴

— ۴

اقسام آہن —
ودیگر اشیاء معدنی —
برنج —
گندم —
نخود —
موٹھ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —

مہر
اکال سہائے رنجیت سنگھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ء عیسوی

نمبر ۶۲

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہر
مہاراجہ کھڑک سنگھ

سابق ایک عہدنامہ رایٹ ہنربل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنگ گورنر جنرل ہند کے ساتھ تاریخ ۱۶ ماہ پوس سمبت ۱۸۸۹ مطابق سنہ ۱۸۳۲ء معرفت کرنیل ویڈ صاحب کے جو اوس وقت مین کپتان تھے دربابت آمد و رفت جہاز تجارت دریای سندھ اور ستلج مین درمیان ملک خالصہ کے باستر ضا و استمزاج سرکارین دوستی شعار و اتفاق دثار کے قرار پایا تھا دوسرا عہدنامہ اوسی معاملہ مین معرفت صاحب موصوف کے بعد ازان سمبت ۱۸۹۱ مطابق سنہ ۱۸۳۴ء قرار پایا تھا جسکی رو سے محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچھ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا تیسری مرتبہ پھر ایک عہدنامہ اوسی معاملے مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یہان دربار مین ماہ مئی سنہ ۱۸۳۹ء آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہدنامہ کی رو سے محصول اجناس پر مطابق وزن اور قیمت کے قرار پایا اور ہرچند آخر عہدنامہ مذکور مین مندرج ہے کہ کوئی سرکار بعد ازین شرح کمی و بیشی شرح مقررہ حال تجویز نکرے مگر تاہم جب صاحب ممدوح دربار خالصہ مین مقام امرتسر ماہ جیٹھ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۴۰ء آئے تو اونھون نے بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اوس انتظام سے عاید ہوئی ہے جو سال گذشتہ تجویز ہوا کیونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور نا واقفیت تجاران سے اور تجویز کرنی قیمت اجناس متعلقہ مین بھی دقت عاید ہوتی ہے اور تجویز کی کہ وہ انتظام منسوخ ہو کر محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاوے بشرطیکہ سرکارین اسکو منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورنمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد شرح محصول اجناس تجارت براہ دریای سندھ اور ستلج تجویز کرکے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا لہذا سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہدنامۂ سابق جو پنجابی فہم مین آئے تھے اوسمین ایزاد

کرکے فرزند کو ریہہ مہر اور دستخط اپنے کر دیے کہ آئندہ اوسمین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا استرضا و استمزاج سرکارین کے اور بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مدہات محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی ۔

شرط اول

غلہ لکڑی سنگ پتھر بلا محصول رہین گے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا ۔

شرط دوم

باستثناء اشیاء مذکورہ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ سے مقام مٹھن کوٹ یا روحان کو جاوین یا مٹھن کوٹ اور روحان سے دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ کو آوین ۔ ص

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک ۔ عہ

دامن کوہ سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے دامن کوہ تک ۔ ؎عہ

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روحان تک یا مٹھن کوٹ اور روحان سے بہاولپور تک ۔ ؎عہ

تمام سفر کے ص

محصول اوس کشتی پر جسپر ڈھائی سو من سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سو من سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا روپر یا لدھیانہ سے مٹھن کوٹ یا روحان کو جاوے اور خواہ روحان اور مٹھن کوٹ سے دامن یا روپر یا لدھیانہ کو آوے ۔ مار

یعنے دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک ۔ للعہ

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک ۔ للعہ

بہاولپور سے مٹھن کوٹ یا روحان تک یا مٹھن کوٹ یا روحان سے بہاولپور تک ۔ للعہ

کل سفر کی میزان مار

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو — ما صہ

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ہ

فیروزپور سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے فیروزپور تک — صہعہ

بہاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ اور روحان سے بہاولپور تک — صہعہ

کل سفر کی میزان کل ماف

شرط چہارم

کشتیان تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ مین منقسم ہون اور اونپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور رجسٹر اونکا طیار رہے —

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریاے سندہ اور ستلج کی راہ سے آمد ورفت کرے گا کچہ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو کنارہ پر واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے —

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑہ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۰ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۳

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تہا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تہین سواے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہے تہی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رایٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بہیجا

اور انکو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی رو سے موافقت عہود سابق جو فیمابین سرکارین کے قائم ہین مقصود ہو لہذا عہدنامۂ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کر کے بمنظوری و اتفاق نواب گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہنرفہ دفعات ذیل کلیۃً و ایماناً ملحوظ رہینگے—

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق بنجانب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم یوسف زئی کی بنسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک و چھچھ و ہزارا و کھمبل و ریتہ مع ملحقات بجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی و جنگ ہشت نگر و مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درۂ خیبر و بنون و ملک وزیری و دور تانک و کورنگ و کالاباغ و خوشحال گڈہ مع اضلاع متعلقہ ڈیرہ اسمعیل خان مع ملحقات ڈیرہ غازی خان کوٹ متھن و علاقہ ملحقہ سنگدہ برن و اجل حاجی پور راجی پور و تینون کچھی و منگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اوسکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچہ سروکار اوس سے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اوسکے ورثا کے پشت در پشت ہین—

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے بستے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نپاوینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غصب کر کے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کرینگے اور کوئی فریق اس ندی کو جو درۂ خیبر سے نکلکر قلعۂ فتح گڈہ مین پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم بند نکرے گا—

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریائے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جا سکتا اسیطرح دریای سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

درباب شکارپور اور سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریای سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہوکر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان ویڈ صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کریگا یعنی ۵۵ راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ اور قد میانہ ۱۱ عدد قبضہ شمشیر ایرانی ۷ عدد دستہ خنجر ۲۵ عدد قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانۂ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ جبہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت رستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد و رفت مین بتسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے ۵ شال ۵ عدد تھان ململ ۲ عدد دوپٹہ ۵ تھان کمخواب مع رومال ۵ عمامہ ۵ بار برنج ۲ من ۲۵ خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام کو جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کی طرف سے بخوبتر وجہ ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہرطرح کی تسہیل کیجائیگی۔

شرط دہم

جب افواج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوس مقام پر نہوگی۔

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ بار کر کے لوگونکا مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا۔

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت بیچ استقبال و مشایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار سکھ و شاہ شجاع الملک کے دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاوینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب دلی کے رو بلا عذر مبلغ دو لاکھ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سکھ واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی بالعوض مہاراجہ کے دیتے پانچہزار سپاہی مسلمان سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے نذر شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی نسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار سکھ متصور ہوگی اور درصورتیکہ مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو اوسی ایام تک کا مبلغ ان مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مددگار ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہینگی اوسوقت تک زر مذکورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو امیران سندھ کے قبضے مین ہے چھوڑتے ہین (یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضے مین رہیگا) بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورنمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ داد و ستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۳ء منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیمابین مہاراجہ و امیران سندھ حسب دستور سابق جاری رہیگی۔

شرط نہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان مین قائم کرینگے تو زادہ حاکم ہرات پر جو اونکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مقبوضہ مین ہونگے۔

شرط ہیز دہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کہ وہ کسی ریاست غیر سے رسم اتحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور استرضا سرکار انگریزی اور سرکار سکھ کی پیدا نکرینگے اور جو کوئی ارادہ فوج کشی اوپر ملک انگریزی یا سکھ کے کرے گا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے۔

تینون سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور مدامی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینون سرکارون کے اوسپر ثبت ہونگے۔

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون ۱۸۳۸ء مطابق ۱۵ ماہ اساڑھ سمبت ۱۸۹۵

مہر اور دستخط ہوئے بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی ۱۸۳۸ء بمقام شملہ۔

دستخط اوکلنڈ

مہر و دستخط شاہ شجاع الملک	مہر و دستخط رنجیت سنگھ	مہر گورنر جنرل

نمبر ۶۴

استشہار مجریہ رائٹ ہنربل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہین گے۔

بیچ ۱۸۰۹ء کے ایک صلحنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے منعقد ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے —

وہی رسوم دوستی ساتھہ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی نے آج کی تاریخ تک مرعی رکھی ہین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگہ مرحوم کے باعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسبہ واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے عمل مین آوین اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسیوقت مفصل دربار لاہور کو تفہیم کی گئی تھی —

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع مین آئی ہے اور اکثر امور بد اعتدالی و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قائم رکھنا رسوم دوستی و اتفاق کا جو مدت سے فیما بین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خرسندی باہمی تھے مناسب تصور کیا اور اونھون نے ہر امر مین چشم پوشی بنا بر بیکسی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگہ منظور کیا تھا —

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی عین خواہش یہ تھی کہ حکومت سکھہ دوبارہ پنجاب مین مستحکم اور قائم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھون نے اب تک امید منقطع نہین کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اونکا پورا کرین —

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھہ لاہور سے کوچ کر کے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہون —

صاحب اجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب کچھ جواب اسکا عرصہ تک نہین آیا تو اونھون نے دوبارہ اس بارے مین تحریر کی گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ تھا کہ سرکار سکھہ ارادہ نقیض نسبت سرکار انگریزی کے رکھتے ہین کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی منجانب سرکار وقوع مین نہین آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نا اتفاقی سرکارین ہو پہلو تہی کی —

جب کچھ جواب استفسار متواتر کا نہین آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرما کر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہو فوج سکھہ نے اب بلاوجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا —

گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے عمل مین لاوے تاکہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ وخلل اندازان امنیت کو سزا دیجاوے —

بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کا بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہو کر شامل ممالک انگریزی کیا گیا —

گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران و زمینداران و کاشتکاران علاقہ مذکور کا رکھینگے جو اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے —

گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان و سرداران ممالک محفوظہ سرکار انگریزی سے بدل متفق ہو کر سزا دہی دشمن عام مین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ ہذا مین کوشش کرین جو سردار کہ اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو اونپر بنسبت اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اوسمین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف اسکے عمل مین لائین گے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جائینگے اور وہ سزاوار سزا متصور ہونگے —

ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارہ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دیہات مین بامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی اور تمام اشخاص مسلحہ جو بنسبت اپنے طریق کے بیان طمانیت نہ دے سکین گے اونکی بابت مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آئیگا —

تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریای ستلج کے واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہون گے اور اوسکا کچھ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا —

برعکس اسکے اگر رعایاے سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے حکم سے تعمیل نہ کرینگے حاضر نہ ہونگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا۔

حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ عیسوی

نمبر ۶۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم حاکم لاہور سنہ ۱۸۰۹ میں منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلاوجہ جو فوج سکھ نے بماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع میں آیا اور چونکہ اوسوقت از روے اشتہار مجریہ ۱۳ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی ہو کر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعد ازان سرکارین کی طرف سے جنگ وجدل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیمابین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر اور اوسکے ورثا او جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل ماموره ہنوربل کمپنی بنا بر اجراے امور سلطنت ہندمین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ بذریعہ بھائی رام سنگھ و راجہ لال سنگھ سردار تیج سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نور الدین باختیارات عطیہ مہاراجہ۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اوسکے ورثا اور

جانشینون کے قائم رہنے کی —

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے تمام دعوی اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ کبھی کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سروکار باشندگان علاقجات مذکور سے نہ رکھینگے —

شرط سوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات و علاقہ و حقوق دوآب یعنی ملک کوہستان و میدان واقع درمیان دریاے بیاسہ و ستلج کے ہنوربل کمپنی کو دیتے ہین —

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے تعدادی ڈیڑہ کرور روپیہ کی ماوراے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کرسکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے اوسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوربل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات و علاقجات و حقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ و سندھ جسمین اضلاع ملک کشمیر اور ہزارا بھی شامل ہین دیے —

شرط پنجم

مہاراجہ باقیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررہ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ پیادگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کردینگے —

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود اوپر پچیس بلٹن پیادہ فی بلٹن آٹھسو [illegible] بارہ ہزار سوار ہونگے اور کبھی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی ہوگی اگر کسی وقت ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اوسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب وہ ضرورت رفع ہوجاوے گی تو پھر فوج کم ہوکر بموجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی —

شرط ہشتم

مہاراجہ سرکار انگریزی کو تمام اتواب یعنی بیس ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سر ہوئی اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ رہست دریاے ستلج کے جنگ سوبراون مین گرفتار نہین ہوئی تھین دیدینگے —

شرط نہم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریای بیاسہ و ستلج کے رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام متھن کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متھن کوٹ سے تا علاقہ بلوچستان رہیگا منشا اس شرط کا کچھ دخل نسبت آمد و رفت کشتیہای سرکار لاہور دریاہاے مذکورہ پر نہین رکھیگا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے آمد و رفت کرینگے اور درباب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچھہ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچھہ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بہاولپور اور لاہور کے ہے —

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو بشرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور اہلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہونچانے کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کروینگے اور سوای اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھین گے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نرکھینگے اور نہ کسی اور یورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورمنٹ انگریزی کے رکھینگے —

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ جو راجہ گلاب سنگہ جمو والے سے بیچ دوبارہ قائم کرانے واسطہ یکجہتی فیمابین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگہ کا بالذات یعنی آزاد ماتحتی سے اوس تمام علاقے کی حسب عہدنامہ جداگانہ اسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ کھڑک سنگہ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگہ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھ سرکار انگریزی کے حاصل ہے —

شرط سیزدہم

اگر کچھ تنازع فیمابین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگہ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کر دینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور ہوگا —

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے —

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر درصورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بمدنظر بہبودی گورمنٹ لاہور دینگے —

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان بطرز رعایا سے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فرڈرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگھ راجہ لال سنگھ سردار تیج سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ مہر رائٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور مہاراجہ دلیپ سنگھ تصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور تصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہارڈنج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۶

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیما بین سرکار انگریزی و دربار لاہور المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار لاہور نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ فوج انگریزی بمقام لاہور واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے تا دوبارہ ترتیب پانے فوج لاہور کے حسب منشاء شرط ششم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال معتزہو اور چونکہ گورنر جنرل نے چند شرائط پر اس درخواست کو منظور کیا اور چونکہ یہ بھی ضروری امر ہے کہ جو ملک حسب شرائط سوم و چہارم عہدنامۂ مذکور کے ملا ہے وہ بھی بصراحت طے ہو جاوے لہذا آٹھ شرائط اس عہدنامے مین آج کی تاریخ تجویز ہو کر فریقین معاہدہ کو منظور ہوئین —

شرط اول

سرکار انگریزی بمقام لاہور تا اختتام سال حال یعنی سنہ ۱۸۴۶ء اوسقدر فوج اپنی چھوڑینگے جسقدر گورنر جنرل کے نزدیک واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے درمیان دوبارہ ترتیب پانے فوج سکھ کے حسب منشاء شرط ششم عہدنامۂ لاہور کے ملتفی متصور ہوگی اور فوج مذکور قبل اختتام سال جب مناسب متصور ہوگا طلب کر لی جائیگی اگر بدانست دربار مطلب اونکا حاصل ہو جائیگا اور کسی حال مین فوج مذکور لاہور مین بعد اختتام سال حال نہین رہے گی

شرط دوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہین کہ جو فوج لاہور مین واسطے مطالب مذکورہ شرط بالا رہیگی اوسکو کل قبضہ قلعہ اور شہر لاہور کا دیا جاوے گا اور فوج لاہور شہر سے باہر کر دی جائیگی اور سرکار لاہور بمقامات آسایش واسطے بود و باش افسران و سپاہ فوج مذکور تجویز کر دینگے اور سرکار انگریزی کو تمام صرف زائد جو بباعث اس فوج کے ہوگا دیا جائیگا یعنی وہ صرف جو سرکار انگریزی کا واسطے رہنے فوج کے باہر اپنی چھاونی سے اور ملک غیر مین رہنے سے عائد ہوگا دیا جائیگا —

شرط سوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوراً واسطے ترتیب فوج کے موجب شرائط بالا مصرف

ہونگے اور مفصل حال اسکا اور مقام قیام فوج کا حکام انگریزی مقیم لاہور کو لکھا کرینگے۔

شرط چہارم

اگر سرکار لاہور شرائط عہدنامہ بالا کی تعمیل مین کمی کرین تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جسوقت چاہین اپنی فوج مقیم لاہور کو قبل اختتام ایام معہودہ شرط اول طلب کرین۔

شرط پنجم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ حقوق اون جاگیرداران کا ممالک سپرد شدہ حسب مجوائے شرائط سوم وچہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مین رکھینگے جو متعلق خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ مہاراجہ کھرک سنگہ اور مہاراجہ شیر سنگہ کے ہونگے اور سرکار لاہور اون جاگیرداران کا قبضہ حین حیات اونکے قائم رکھینگے۔

شرط ششم

سرکار لاہور کو مدد حکام انگریزی بیچ تحصیل کرنے بقایا بابت فصل خریف سنہ ۱۹۰۲ کا اوس علاقہ کے کارپردازان اور عاملان سے دینگے جو بمجوائے شرائط سوم وچہارم عہدنامہ لاہور سپرد سرکار انگریزی ہوا ہے۔

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ قلعجات علاقہ سپرد شدہ مین سے جو اسباب اوسکا ہو سوائے ضرب التوپ کے اوٹھوالیجائین اور اگر سرکار انگریزی کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ اوس چیز کو منجملہ اسباب قلعجات مذکور بعد دینے قیمت واجبی کے اپنے واسطے رکھہ سکتے ہین اور حکام انگریزی سرکار لاہور کی مدد کرکے اوس چیز کو فروخت کرادینگے جسکے پہونچانے کی سرکار لاہور کی مرضی نہو اور سرکار انگریزی کو جسکی ضرورت نہو۔

شرط ہشتم

اہلکار فوراً منجانب سرکارین واسطے خط کشی حدود سرکارین حسب منشار شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ مقرر ہونگے۔

دستخط ایچ ہاردینج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر درباب قیام انتظام ملک تا صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دہی کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنابر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے شرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد مطلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل بتتمیم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فردرک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی. بی اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی باختیارات عطیہ رائٹ ہنوبل وائکونٹ ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین راے کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ بھائی ندھان سنگھ سردار گمان سنگھ مجیٹھیہ سردار شمشیر سنگھ سردار ارجن سنگھ انکر نکلیہ کے جو باتفاق راے اور مرضی رئیسان و سرداران ملک کے مقام لاہور جمع ہوئے

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے تاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع قرار پایا ہے باستثنا اوس قدر مضمون کے جو برائے چند در باب شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین ہونگے۔

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی صاحبان اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے مقرر کرینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین رہیگا جسطرح چاہین ہدایت او حکم اجرائے کار کا نافذ کرین۔

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجرائے کار ملک کے نسبت طبائع باشندگان وحفاظت رسم ورواج ملک و قیام و واجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہے گا۔

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہوگی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مراد مندرجہ دفعہ بالا مقصود ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری مقصود ہوگی کارہائے مفصل مثل حال اہلکاران ہندوستان مامورہ کونسل ایجنسی یعنی مجمع سربراہان کار ریاست جو رئیسان و سرداران کلان کا ہوگا کرینگے اور یہی سرداران کے نگران رہینگے اور صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور اونکو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل ایجنسی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ بھائی ندہان سنگھ سردار عطر سنگھ کالیانوالہ سردار شمشیر سنگھ سندہانوالہ اور تبدیلی اون اشخاص مین بغیر مرضی صاحب رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہوگی۔

شرط ششم

انتظام ملک کا یہ کونسل ایجنسی واسطے بطریق مقررہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار حاصل رہیگا کہ ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین۔

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اور اون مقامات لاہور مین رہا کریگی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ و امنیت ملک کے تصور کرینگے۔

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڑھی وغیرہ لاہور مین اوسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و امنیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین۔

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی ۱۳ لاکھ ۲۰ ہزار ماہ مئی و جون مین اور ۸ لاکھ ۸۰ ہزار ماہ نومبر اور دسمبر مین۔

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین۔

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تا سن بلوغیت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہونچین کے یعنی بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۵۴ء تو یہ موقوف ہو جائینگے مگر یہ باختیار گورنر جنرل بہادر ہوگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہو کہ اب مداخلت سرکار انگریزی در باب انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہو کر افسران و رئیسان و سرداران مذکورہ بالا نے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار دیا۔

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگہ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگہ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگہ کالانوالہ سندہانوالیہ (مہر)

دستخط بھائی ندہان سنگہ (مہر)

دستخط سردار کہان سنگہ مجیٹھیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگہ (مہر)

دستخط سردار لال سنگہ (مہر)

دستخط سردار کہرک سنگہ سندہانوالہ (مہر)

دستخط سردار ارجن سنگہ انگرکلیہ (مہر)

دستخط ہار ونج (مہر)

دستخط دلیپ سنگہ (مہر)

تصدیق کیا رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیرون وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریاے بیاسہ تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ٦٥

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کو دی گئیں اور مہاراجہ نے منظور کیں

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کو دی گئیں منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میور ایلیٹ صاحب فورین سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل سر ہنری منٹگمری لارنس کے سی بی رزیڈنٹ باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل جیمس ارل اوف ڈلہوسی نایٹ اوف دی موسٹ انشنٹ موسٹ نوبل اوردر اوف دی تھسل اون اوف ہر مجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنا بر اجرا و سرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ منظور ہوئیں معرفت راجہ تیج سنگھ راجہ دینا ناتھ بھائی ندہان سنگھ فقیر نورالدین گندا سنگھ ومختار سردار شیر سنگھ سندہانوالہ و سردار لال سنگھ ومختار وولد سردار عطر سنگھ کالیان والہ اہالیان کونسل اجنسی مذکور باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگھ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کے کل حقوق و استحقاق ودعوی حکومت پنجاب اور جسقدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہاں دستیاب ہو ضبط سرکار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ ادائے قرضہ قبلگی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا۔

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے۔

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگھ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران وملازمین کے ہنوربل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہو گا لیا کرینگے

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس پنشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے۔

یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ — مہر

دستخط راجہ تیج سنگھ — مہر

دستخط ڈبلیو سی — مہر

دستخط راجہ دینا ناتھ — مہر

دستخط ایچ ایم ایلیٹ — مہر

دستخط بھائی ندہان سنگھ — مہر

دستخط ایچ ایم لارنس — مہر

دستخط فقیر نورالدین — مہر

دستخط گندا سنگھ مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ — مہر

دستخط سردار لال سنگھ مختار و ولد سردار عطر سنگھ کالیانوالہ — مہر

علاقجات این روی ستلج [illegible]

از روی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب [illegible] دفتر فورین گورنمنٹ

حکومت انگریزی کا قائم ہونا علاقجات این روی ستلج مین تاریخ عہدنامہ رنجیت سنگہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ از روی شرط دوم کے رنجیت سنگہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات متعلق رئیسان بجانب کنارہ چپ دریای ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۶۹ جاری ہوا تھا جسکا منشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند و مالوا کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کرین اور اوسمین بیان واسطے ملک محفوظہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار سنہ ۱۸۰۹ کا یہ تھا کہ رئیسون کو ان علاقجات پر قائم رکھا جاے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگہ کا نرہا تو قوی رئیسون نے ضعیفون پر دست درازی شروع کی اور ماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷ جاری ہوا اور اوسمین اشتہار دیا جاے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے مین کرلیا ہے وہ واپس دین اور آئندہ ایسی دست درازی سے باز رہین —

بعد جنگ اول سکھان کے واسطے سرکار انگریزی ساتھ رئیسان این روی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثنا نو رئیسان کلان یعنی پٹیالہ جیہند نابہہ کلسیا مالیر کوتلہ فریدکوٹ دیال گڑھ ممدوٹ رای کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جو اونپر فرض تھی اونسے ایک ٹکس تعدادی دو آنہ فی روپیہ یعنی ۱۲ ½ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رای کوٹ بعد ازان سرکار انگریزی مین آگئے اور انتظام ممدوٹ کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار مین کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بد وضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو سنہ ۱۸۰۹ مین زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی مبلغ ہوا ہ لک کا باعث نہونے وارثون کے ضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی ہوا ۰ لک کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ مین سے جاگیرات تعدادی مبلغ ۰ سالانہ کی عطا ہوئین —

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان سے ہے بانی اس خاندان کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودھری پھول نامے تھا اوسنے ایک موضع اپنے نام کا علاقہ نابھہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما نامے بانی خاندان راجہ ہوے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے۔

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور بسناد نمبر ۱۷ و ۲۷ اوسکو ملین جنکی روسے جزو علاقہ کیونتھل و بگہات جمعی ۔۔۔ سالانہ کا بعوض دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا۔

بیچ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شملہ بعوض تین مواضع پرگنہ ترولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازین کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر موسم سرما ۱۸۴۵ و ۴۶ء جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابھہ جو بباعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا۔

۱۸۴۷ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۳۰ اونکو عطا ہوئی جسکی روسے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے درنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل جنگی ٹرنزٹ محصول چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی ہونے دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روے ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج و مالگزاری و خرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے اور علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۔۔۔ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے ریٹ وغیرہ کے محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین ہونے پاوے۔

بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے مہاراجہ نرندر سنگہ ذکر سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی اور ڈاک راستے پر اوسنے قائم رکھی اوسکی فوج گوالیار اور دھولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اوسنے مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہ ماوراے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ جھجھر جمعی دو لاکھ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملاہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدہ عام برپا ہو تو وہ فوج اور مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت علاقہ بھدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جاگداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس تعدادی ۵۰۰۰ روپے سالانہ کا دیا۔

۱۸۶۰ء مین ایک سند جدید نمبر ۴ مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی روسے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو حکومت کلیہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا بھی دیا درصورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو مگر حالیکہ رئیس لاولد مرجائے اور کسیکو متبنی بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار انگریزی کو دینا ہوگا اور اختیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہوکر باربرداری اور رسد وغیرہ بھی بہم کردین اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت اونکو دیجائیگی اور زمین بلامعاوضہ اس کام کے واسطے دین۔

عرصہ قلیل گذرا کہ جزو پرگنہ کنود واقع علاقہ جھجھر اور تعلقہ کہاون مہاراجہ کے ہاتھہ بواسطے ہمیشہ کے بالعوض زر قرضہ جو اونکا ذمہ سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زر سود کثیر جو بابت لون کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۵ اونکو دی گئی تھی علاقہ مہاراجہ کا رقبہ ۵۴۱۲ میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین ۲۰ لکہ نفری ہین اور مالگزاری مشخصہ ۵۰ لکہ اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین مہاراجہ نرندر سنگہ کو تاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء تمغہ موسٹ اکزالٹڈ آرڈر اوف دی سٹار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع استحقاق متبنی کرنے کا جو ازروی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۶۷ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع بیکنٹھ باش ہوے یعنی فوت ہوے اور اونکا فرزند اور جانشین بارہ سال کی عمر کا ہے—

مہاراجہ سو نفر سوار بطور کانسٹبلان کے واسطے کارروائی حکام دیتے ہین اور اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے—

جہیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلی کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم یہان کے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹا کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بہاگ سنگہ راجہ جہیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی حتی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاسہ آئے تھے یہ رئیس ماموں رنجیت سنگہ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے استحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ گہر کندا رہوانی جسکی جمع سالانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگہ کیتھل والے کے علاقہ پرگنہ فریدپور واقع پانی پت جمعی ۳۰۰۰ روپیہ کا ملا یہ علاقہ تا حین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ ضبط سرکار ہوگیا ہے بعد مہم ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جہیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچہ علاقہ اور دیا جسکی جمع سالانہ تین ہزار ہے—

بیچ سنہ ۱۸۴۷ع کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷۰ راجہ جہیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اسکے سوا اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کر دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا—

بیچ سنہ ۱۸۵۷ع کے راجہ جہیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور

دیبی گارو یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے مقام دہلی رہی جب تک کہ دہلی سر ہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی شریک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ جمعی ۱۰۰۰۰ ایک لاکھ سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملا کہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے —

سنہ ۱۸۶۰ء مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۵ مثل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی روسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۶ کی روسے مستحکم کیا گیا ازروی سند نمبر ۸ کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جزو علاقہ تحصیل کنود واقع علاقہ جھجر باداے نذرانہ خرید کرے —

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ ۱۱ ضرب کی ہوتی ہے —

قبضہ علاقہ جھیند کا رقبہ ۱۲۳۶ میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیہ سرکار انگریزی ہین اور مالگزاری ۸ لکھ روپیہ سالانہ راجہ سابق راجہ سنگت سنگہ لاولد مر گیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی نامنظور ہوا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخرکار اوسکا حق بابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ گجپت سنگہ مورث اعلی اگرچہ درست تھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگہ و راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تھا اور قریب ڈیڑہ حصہ تھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگہ کے پاس تمام علاقہ خاندان کا نہین ہے مگر اوسیقدر ہے جو سابق راجہ گجپت سنگہ نے اول حاصل کیا تھا اور وہ علاقہ جو بعدہ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے —

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھیند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہے جب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے مہم اول سکھان تک کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیوندر سنگہ راجہ حکمران وقت نے رسد بند کر دی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اس سبب سے برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن صہ سالانہ کا مالگزاری نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب
مقام لاہور مین نظر بند رہتا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثنا
محصول پوست خاص شہر نابھا جسمین اہلکاران مقام مذکور باختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ
سوای ۱۹ عہ کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیما بین مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند بحصص مساوی
بالعوض اونکی خدمات کے تقسیم ہوا تمام امور خانہ داران مین راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ
اوسکا طریق اچھا ہوا اور انتظام بھی اوس سے اچھا ہے۔

بعد ازین کوئی او تبدیلی ۱۸۵۷ء تک نہین ہوئی مگر اس سال مین راجہ حال بھرپور سنگہ نے
سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کین اور بالعوض اونکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھہ ہزار روپیہ
سالانہ کا علاقہ جھجھر مین سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد و اندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مدد
امور پولیٹکل مین دیا کرے۔

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوس وقت مین راجہ نابھا کو بھی ویسی ہی
سند نمبر ۱ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا
اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۲ بعطاے حق متبنی دی گئی بعد ازین راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض
زر قرضہ دادنی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجھر خرید کرے اور
اس بارہ مین سند نمبر ۳ اوسکو عطا ہوئی۔

یہ راجہ سوار کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے نہین دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ مین
شامل ہے جو بعد مہم ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے۔

علاقہ نابھا کا رقبہ ۸۶۳ میل مربع کل ہے اور باشندگان ہو لکھان نفری اور مالگزاری
للعہ لاکھ روپیہ ہے۔

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع مانجھا سے ہے جب حفاظت انگریزی این روے
ستلج مین مشتہر ہوئی تھی تو نقل اشتہار مجریہ سروی اوکٹرلونی جودھ سنگہ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرسل نہین ہوئی تھی کہ اوسکا میلان بنسبت سرکار انگریزی کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پروا نکرے اور متفق رنجیت سنگہ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور وفاداری کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی ــ

سردار سوبھا سنگہ تباریخ ۱۴ ماہ فروری ۱۸۵۸ مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھیا سنگہ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند نمبر ۱۰ ملی ہے جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے ــ

مالگزاری علاقہ کلسیا کی مبلغ ایک لک روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ ۱۵۵ میل مربع اور باشندے ۰۰۰ نفری ہین ــ

اس رئیس کو مبلغ ۱۲۲۸ سالانہ بابت نقصان محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ واسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے ــ

مالیر کوٹلہ

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان بنسبت خاندان پٹیالہ وجھیند ونابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی بنسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجائے اپنے والد کے ۱۸۵۷ مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد مین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ۷۸ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست ازروی شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصے پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین ــ

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے [illegible] روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنے محصول وغیرہ کے دی گئی ہے اس رئیس کی سلامی نو ضرب کی ہوتی ہے —

رقبہ مالیر کوتلا کا [illegible] میل مربع ہے اور آبادی [illegible] نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ —

فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ دو حصوں مین منقسم ہے ایک خاص فریدکوٹ اور دوسرا کوٹ کٹھورا یہ علاقہ بجانب جنوب و مغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی و مشرقی ملحق پٹیالہ ہے اسکا رقبہ [illegible] میل مربع کل ہے اور آبادی قریب [illegible] ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب [illegible] روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سے ہے ایک شخص بھلن نامے عہد اکبرشاہ مین ذی رتبہ ہوگیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کپورا نامے تعمیر کیا اور حاکم خودسر اوسکا ہوا شروع صدی حال مین پرگنہ کوٹ کٹھورا کا قبضہ بحکم رنجیت سنگھ دیوان دربار لاہور نے لیا اور ہنگام مہم سکھان [illegible] مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر باعث اسکے کہ رئیس فریدکوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہوکر جنگ کی ہین یعنی مہم ستلج [illegible] مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ موروثی کوٹ کٹھورا جاگیر مین [illegible] بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کٹھورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہوجاتے لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسیقدر روپیہ کی تخفیف زرمعاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی —

کچھ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچھ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس پچاس سوار اور سو پیادے موجود رکھتا ہے —

بالعوض خدمات لائقہ جو اونسے بلوے مین کین بتعین خدمت دس سوارون کی جو وہ دیتا معاف ہوئی اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے اور ازروے سند نمبر ۱۰ اسکے اختیار متبنی کرنے کا بھی اونسکو حاصل ہے۔

بالفعل فرید کوٹ تحت حکومت صاحب کمشنر بہادر قسمت لاہور کے ہے۔

رئیسان خرد این روے ستلج

جب رئیسان خرد علاقہ این روی ستلج سے اختیارات حکومت چھین گئے تو انتظام پولس سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکھا اور تمام محاصل پہٹ وغیرہ بلامعاوضہ معاف ہوے صرف باستثنا نواب کنجپورہ ومیر کوٹھار باقی رئیس سب بطور جاگیردار ہوگئے مگر بلحاظ ان تبدیل عظیمہ کے چند رئیسون کو کچھ حقوق نسبت اونکی ذات خاص اور جایداد کے دیے گئے۔

جو مقدمات قبل تاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۸۴۹ واقع ہوے تھے اونکی سماعت کا اختیار عدالتہاے دیوانی مال کو نہین دیا گیا اور بیچ مقدمات فوجداری کے جو قبل ۱۸ جنوری ۱۸۵۲ واقع ہوے تھے رئیس صرف تابع حکم صاحبان کمشنر بحیثیت پولیٹکل اجنٹ قرار دیے گئے اور بیچ مقدمات فوجداری موقوعہ ۱۸ ماہ جنوری ۱۸۵۲ رئیس تاحین حیات گرفتاری سے بری متصور ہوے اور اونکے مکانات سکنی مداخلت پولیس سے بری کیے گئے مگر مقدمات سنگین یا قتل مین جو نسبت کسی شخص یا جایداد کے واقع ہوے ہون وہ لوگ صرف صاحبان کمشنر کے جوابدہ رہے اور بیچ مقدمات دیوانی کے رئیس گرفتاری سے بری اور اونکے مکانات قرقی سے بری کیے گئے اور اونکا علاقہ درصورت موجود نہونے وارث ذکور کے ضبط سرکار اور بالعوض زرڈگریات دیوانی تاحین حیات قابض حال قرق سرکار ہوگا تمام علاقجات جو درمیان بے اختیار اور بااختیار رئیسون کے منقسم تھے سب زیر حکم عدالت دیوانی ومال وفوجداری سرکار انگریزی قرار دیے گئے مگر ایسے مشترک اسناد کی تبدیلی ممکن ہے۔

۱۸۵۷ تمام ان سردارون نے خدمت سرکار انگریزی کی کی اور بطریق انعام سرکار نے تخفیف اکیس ہزار چار سو سولہ روپیہ سالانہ کی بیچ تینیس علاقون کے دی یہ تخفیف اوس روپیہ مین

دی گئی جو بابت خدمات ذاتی کے ادا ہوتا تھا

عرصہ قلیل گذرا کہ منجملہ ان سرداروں کے سترہ سرداران نامی کو اختیارات مجسٹریٹی اوسنکے اپنے علاقجات میں دیئے گئے اور بعض موقع پر یہ اختیارات اونکو دیہات ملحقہ سرکاری کے بھی عطا ہوے —

جانشینی ان علاقجات میں حسب قواعد ذیل ہوتی ہے —

اول کوئی بیوہ جانشین نہو —

دوم وارث غیر ذکور جانشین نہو —

سوم درحالت موجود نہونے وارث درست کے وارث بعید بھی جانشین ہوسکتا ہے درصورتیکہ مورث رئیس مرحوم اور مورث دعویدار بعید قابض کسی حصہ علاقہ پر ۱۸۰۹ع میں اور بعد ازان رہے ہوں —

فہرست جاگیرات مع جمع آمدنی و جمع ادائی سرکار — بعض جاگیرات میں ایک ہی واحد حاکم ہے اور بعضے میں گروہ قابضان جنکے حصص فرداً فرداً بہت کم مقدار کے ہیں اور بعض میں بلازم اور متوسلین رئیس سے جنکے خاندان اب بالکل معدوم ہوگئے ہیں —

نمبر	نام	تعداد زر آمدنی	تعداد زر مالگزاری کا
۱	باگریان —	[illegible]	[illegible]
۲	بیدوان { سوہانا، بنک ناچرا	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
۳	پرلیال —	[illegible]	[illegible]
۴	بیجا دادیون —	[illegible]	[illegible]
۵	بلاسپور —	[illegible]	[illegible]
۶	بھروگ —	[illegible]	[illegible]

نواب فرخ نگر و راجہ بلب گڑھ منجملہ انکے رئیسان جھجر و بلب گڑھ اور فرخ نگر کو پھانسی ہوئی اور اونکے علاقجات ضبط سرکار ہوے بابت بلوہ ۱۸۵۷ء کے اور علاقجات دادری اور بہادر گڑھ بھی ضبط سرکار ہوے اور رئیس کو ایک پنشن تعدادی ایک ہزار روپیہ کی واسطے پرورش کے دی گئی —

راجہ بلب گڑھ کے پاس کوئی سند موروثی عطیہ سرکار انگریزی نہ تھی اور علاقجات دادری و بہادر گڑھ اول جزو علاقہ جھجر تھے اور سند نمبر ۵۸ مین جسکی روسے علاقہ مذکور عطا ہوا تھا شامل تھی

دوجانا

اس خاندان افغان کو یہ علاقہ بشرط وفاداری سرکار انگریزی اور خدمت ہنگام جنگ کے عطا ہوا تھا اول سند لارڈ لیک صاحب نے تا مین حیات عبد الصمد خان اور اوسکے چار بیٹونکو دیا تھا مگر بتاریخ ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء گورنر جنرل بہادر نے سند دوامی نمبر ۶۰ دی اور اکثر علاقجات ہریانہ شامل اس علاقے کے ہوکر رئیس دوجانا کو ملے اور بعد ازان علاقجات ہریانہ تبدیل ہوکر عوض مین دیہات دوجانا اور مہانا واقع رہتک دیے گئے —

۱۸۲۵ء مین عبد الصمد خان کا جانشین اوسکا بیٹا دوندے خان ہوا اور یہ بھی ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور اسکی عوض فرزند اکبر حسن علیخان نامے حاکم علاقہ ہوا —

لوہارو

احمد بخش خان اول مورث اس خاندان کا تھا اور وہ وکیل راجہ الور کا تھا یہ علاقہ اوسکو بعوض خدمت جو اوسنے بیچ صلح کرانے راجہ اور لارڈ لیک صاحب کے کی تھی واسطے دوام کے راجہ نے دیا تھا اور پرگنہ فیروزپور بموجب نمبر ۷۸ لیک صاحب نے دیا اس شرط پر کہ وہ وفادار رہے اور وقت جنگ خدمت کرے اصل موہوب احمد بخش خان نے ۱۸۲۷ء مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا شمس الدین خان اوسکا جانشین ہوا ۱۸۳۵ء مین شمس الدین خان بجرم قتل مسٹر فریزر صاحب اجنٹ دہلی پھانسی دیا گیا اور پرگنہ فیروزپور ضبط سرکار ہوا اور پرگنہ لوہارو

اونکے براوران امین الدین خان اور ضیاء الدین خان کے سپرد ہوا یہ دونون بھائی ہنگامہ ہنگامہ دہلی ۱۸۵۷ء مین اندر شہر کے تھے اور بعد فتح دہلی وہ قید ہوئے تھے مگر آخر کار رہا ہوئے اور دوبارہ اپنے علاقے پر قائم کیے گئے امین الدین خان کا ملک کرتا ہے اور اوسکا برادر کوچک نصف آمدنی نقد پاتا ہے کل نکاسی اس علاقہ کی قریب ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے

تپوڈی

اصل موہوب فیض طلب خان برادر نجابت علیخان نواب جھجر کا ہے اوسکو ایک زخم سخت بمقابلہ فوج ہولکر لگا تھا اسواسطے حسب سند نمبر ۸۵ پرگنہ تپوڈی بطور جاگیر دوامی اوسکو عطا ہوا ۱۸۲۹ء مین اوسنے وفات پائی اور اکبر علیخان اوسکا جانشین ہوا تاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء اسنے بھی وفات پائی اور اوسکا فرزند محمد علی تقی خان جانشین ہوا آمدنی اس علاقے کی پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ ہے

نواب روحانا اور نواب تپوڈی اور نواب امین الدین خان لوہارو کو سند نمبر ۸۴ عطا ہوئی جسکی روسے اطمینان دی گئی کہ جو وارث حسب شرع محمدی اوسکا ہوگا وہ منظور اور مقبول کیا جائیگا

نمبر ۶۹

ترجمہ اطلاعنامہ بنام رئیسان ملک مالوہ و سرہند این روے دریاے ستلج مرقومہ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء یہ امر روشن تر از آفتاب سے ہے اور یقینی زیادہ بہ نسبت ہونے دور گذشتہ کے کہ فوج کشی انگریزی اس جانب دریاے ستلج کے کلیۃ مطابق درخواست اور خواہش سرداران کے ہے اور صرف بخیر لحاظ دوستانہ انگریزی گورنمنٹ کے جو بسبب قیام ریاست رئیسان کے ہے وقوع مین آئی ہے ایک عہدنامہ بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین متکلف صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر

با جلاس کونسل منعقد ہوا اور ہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوہ و سرہند کے تجویز اور رضامندی سرکار بدفعات مفصلۂ ذیل مشتہر کرتے ہین—

شرط اول

ملک سرداران مالوہ و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت اور حکمرانی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے—

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اونسے نلیگی—

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے—

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سرداروں کے علاقہ مین سے گذر کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی بہم پہونچائے—

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آئے تو مقتضاے دوستی و اتفاق و بہتری باہمی اسی مین ہے کہ سب رئیس فوج انگریزی کے متفق ہوکر کوشش بیچ دفع کرنے دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور با انتظام و فرمانبرداری کار رہا رہین—

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اوس سے کوئی تھانہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم نہوا اور نہ اونسے محصول شئے مذکور طلب کرے—

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانہ راہداری دستخطی و مہری صاحب رزیڈنٹ بہادر دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سردار ایسے گھوڑون کو بلامزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین ـ

نمبر ۷

اشتہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا حسب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگہ کچہ علاقہ علاقجات سرداران مذکورہ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا یہ ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہین گے اور غرض اجرائے اطلاعنامہ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور باطمینان اوسکا خط اوٹھائے

چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین نے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچہ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سمانا والہ نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگہ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہرات اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سمانا عملداری راجہ صاحب سنگہ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو ـ

اور بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۱۱ء دسوندا سنگہ و گورکھہ سنگہ نے پیشگاہ کرنیل اکٹرلونی صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسرت سنگہ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جایداد وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعوی

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور چونکہ اطلاعنامہ
مین جو سردارونکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہوچکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا دقت رہے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہو سکتا ہے اس قسم کے حکم اوپر استغاثون کے
حکم سند رکھتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ دادرسی اونکی
اونکے رئیسون سے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری بسنبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا یہ امر اوپر
راجگان و سرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ یہ امر بخوبی ذہن نشین اپنی رعایا کے کردین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اونپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچھ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سردارون کو منبع انصاف تصور کرین اور برضا و خوشی اونکی اطاعت قبول و منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشاء اشتہارنامہ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سردارون
نے بعد فوج کشی آخر راجہ رنجیت سنگہ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کرلیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور بیچ واپس کردینے اونکے یہان تک دنگ اور تاہل ہوا کہ جب تک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونھون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی بیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور تعلقجات قرولی و چھہ بوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور وجہ درنگ
اور تاہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متحمل ہو سکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اور شخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجب ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرح کا نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا بباعث گذرنے فوج کے ہوگا بلاشبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور بابت
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزا ے فرمانہی موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
بموجب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا۔ المرقوم ۲۲ اگست ۱۸۱۱ع

دستخط دی اوکترلونی اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۷

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ مہر و دستخط ہزاکسیلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ـــ

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی سے اتفاق ساتھہ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا سند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات ذیل راجہ کرم سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی گیت مہیلی و پرگنہ کلجون پرگنہ بنتہیرا پرگنہ کوسالا پرگنہ جبروت پرگنہ کہملی پرگنہ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ اوتر اسنکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنہ جات کے اور تمام حقوق وغیرہ اونکے بالعوض نذرانہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانہ سرکار مین بابت ط مقررہ داخل ہوجائیگا توکسی سبب سے اور مطالبہ زر نہوگا سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کی اوسکے علاقے مین کریگی راجہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرکے فوراً قبضہ پرگنہ جات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سوائے حدود مقررہ پرگنہ جات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی وبیگاری فوج کو دیگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے مامور ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فرو گذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکر فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے ـــ

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۲۷

سند بنام راجہ کرم سنگہ راجہ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بگہات وجگت گڈھ بمہر و دستخط ہزاکسیلنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ـــ

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگہ نے نہایت مستعدی سے

اتفاق ساتھ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل
بہادر کے سند ہذا راجہ مذکور کو دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات مفصلہ ذیل راجہ کو اور اوسکے
ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین یعنی پرگنہ بگہات وشہر ٹکسال مع قلعہ قدیم سکہ جین پور
و قلعہ ثانی جو باخر بازار ٹکسال واقع ہے اور قلعہ ٹھارو گڑھ اور پرگنہ بار لیک ہا مع قلعہ اجیر گڈہ و پرگنہ
کہا پٹن مع قلعہ راج گڑھا اور پرگنہ لچھرنگ اور پرگنہ بر ولی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعہ مذکورہ
وسائر تعدادی ایک ہزار آٹھ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی بگہات مین شامل ہین اور دوم قلعہ جگت گڈھ
مع پرگنہ جگت گڈھ وملحقات جو خزو مورکا مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھ بتیس ہزار روپیہ کے
اور جب یہ روپیہ داخل خزانہ سرکار ہوگا تو اور مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر نکیا جائیگا سرکار
انگریزی ہمیشہ حفاظت اور امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات مین کیا کرینگے اور راجہ اس علاقے پر
قبضہ کرکے اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت
ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت مین
کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگی
اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی
اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے — المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۴۵ء

نمبر ۳۷

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی —

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی
خدمتگزاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے درخواست کی کہ
اوسکو مجددا اطمینان حفاظت و عطاے حقوق علاقجات قدیم دیجائے گورنر جنرل بخوشی طیب خاطر
مطلوبہ حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اوسکے ورثا باطمینان تمام کارروائی اپنے
علاقے مین حسب دستور قدیم کرتے ہین —

مہاراجہ کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت پولس ومال وغیرہ حسب دستور قدیم رہینگے
اور مہاراجہ کی جہاری عا اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ ہی ہین متعلقین اور متوسلین حسب دستور
قدیم اونکے ہمراہ اور ممدرہینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادرہی اور بہبودی ورفاہ رعایا عمل مین آئے
اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا
کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترقی آبادی زمین کے رہینگے
اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرفسے اور اپنے ورثا کیطرف سے
تمام محصول چونگی وراہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کرتے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ
پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے
ہین کہ وہ انسداد ستی ہونے اور دختر کشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران
مہاراجہ کی ناعلمی مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزائے سخت
دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا ومتوسلین مذکورہ بالا سے
کوئی رقم بنام نہاد مالگزاری یا محصول یا معاوضہ خرچہ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ مثل
سابق بدل خدمتگزاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی نالش رعایا سے
مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی سماعت نکرینگے اور نہ مداخلت بیچ انتظام ملک کے کرینگے اگر کوئی
دشمن کسی طرف سے اس جانب دریای بیاسہ یا ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آئے
تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بعہد تمام دشمن کو دفع کرینگے اور با انتظام وفرمانبرداری
کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کردینگے
مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین
واسطے آمدورفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنیگا وہ اوسکو
بنوادینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض وبلندی حسب مجوزہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
ماموزہ سڑک ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب نشاندہی مقامات مجوزہ بنوادینگے
تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کی واقع نہو—

نمبر ۴۳

ترجمہ سند بنام مہاراجہ پٹیالہ عطیہ ہز ایکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ - ماہ مئی ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال پٹیالہ اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزاید توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال پٹیالہ اپنے بزرگون کی کارروائی بباعث استقلال اور دلاوری کے جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز ایکسیلنسی ویسرائے اور گورنر جنرل بہادر ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ بمضمون منظور کی کہ ایک سند مجدداً بمہر و دستخط ویسرای مندرج اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ -

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کی موجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو انکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین -

شرط دوم

باستثنائے منشائے دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکریگی.

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی پٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسنے

گیا ہو تاہم راجہ نابھہ اور راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان ہولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ پٹیالہ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا —

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ع ⟨?⟩ مین سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا تھا کہ باتفاق راے صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم مہاراجہ کے علاقے مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون مہاراجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوربل کورٹ آف دائرکٹرس بنام گورنمنٹ مندرجہ اس نمبر ۱۰ مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۶۳ع ⟨?⟩ کاربند ہونگے مہاراجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی وخوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دخترکشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے —

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کر کے جسقدر باربرداری و رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچا دینگے —

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے مہاراجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری مہاراجہ کا انتظام رکھین گے اور اوسمین مداخلت

[illegible] سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

[illegible] راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب و مصالح طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین [illegible] واسطے طیاری راستہ ریل و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہین گے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص و دستور۔	تعلقہ بہنگی۔
تعلقہ مردان پور۔	تعلقہ بنور۔
تعلقہ گہنور۔	تعلقہ بھوانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رانی مزرعہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڈہ	تعلقہ سردول گڑھ عرف رودہال۔
تعلقہ چہارتھل۔	تعلقہ وکال گڑھ یا سونک۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا حکیانول درہا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا تروانا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منجور۔
تعلقہ شیرپور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بتندا

علاقہ موروثی

تعلقہ رام گڑھ یا کھورام —

تعلقہ صاحب رعیا پایل

علاقہ موروثی

تعلقہ فتح گڑھ یا سرہند —

تعلقہ عالم گڑھ یا بندیوکلور —

علاقہ یافتہ جدید

تعلقہ امرالا —

تعلقہ کوہی بگہات —

تعلقہ کوہی کپوتھل —

تعلقہ چکلوٹیان —

علاقہ یافتہ جدید

پرگنہ بستی ملک چندر —

پرگنہ فلاجھونیر —

پرگنہ مہلا

پرگنہ نارنول

فہرست رفقا

سکھان بہدا

سکھان لدہاری —

سکھان بھیت کوٹ —

سکھان کورجھلیا —

سکھان رارا —

سکھان کوٹلا —

سکھان بلارابلاری —

سکھان مدالی بہائی —

سکھان بیرسنگہ —

سکھان رام پور —

سکھان کوٹ بونا —

فہرست رفقا

جاگیرداران بہدور

جاگیرداران چہوندان —

جاگیرداران ذیل تاحین حیات تحت راجہ پٹیالہ کے ہیں

لیکن نذرانگذاری سرکار انگریزی کو دیتے ہین —

جاگیرداران لہاون —

جاگیرداران تلاکور —

جاگیرداران دہنی اوری —

جاگیرداران لکھنو —

بھائی روپا — بشرکت نابھا وجھیند ہے

نمبر ۷۵

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنور و پوروانا ضلع جھجھر و بابت علاقہ کھائون ضلع انبالہ جو مہاراجہ پٹیالہ کو ہزایکسلنسی ارل کیننگ جی سی بی ویسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا—

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جس وقت سے حکومت انگریزی ملک ہندمین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہزایکسلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا اور پوروانا واقع ضلع جھجھر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی لو تالیعہ سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ مدت العمرلکہ کا قبول کرتے ہین اور ماورای اسکے ہزایکسلنسی مہاراجہ کو علاقہ کھائون بھی واقع ضلع انبالہ مع نکس خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہین اور نذرانہ ایک لاکھ ایک بار قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے—

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نویافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہزایکسلنسی ارل کیننگ ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین—

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدیدہ کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین—

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت العالیہ نمونہ زمان امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیسور مہاراجہ جگان
نراندر سنگھ مہندر بہادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اوڈر اوف دی سٹار
اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے
اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہین اور اونکے خاندان مین شان و شوکت
بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون
جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع تمکو دی ہے یعنی در حالت موجود نہونے
وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان
پھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا
اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت
دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر و پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی
شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ
ایک ثلث محاصل علاقہ پٹیالہ کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمہارا خاندان
نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات
کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے کی تعمیل بدل ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ عیسوی

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و اتحاد
و خدمت گزاری راجہ جو جنگ لاہور مین بنسبت سرکار انگریزی کے اوس سے ظہور مین آئی اور راجہ

جھیند نے درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقہ قدیم مین
جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کرینگے لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان اونکو
بذریعہ سند ذیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی
اون مین تصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی —

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا
کے قبضۂ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس وتحصیل مال مین مثل سابق اونکا رہیگا
مہاراجہ کے خادمین اور رعیت اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے
مثل سابق رکھین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کوشش کرینگے کہ داد دہی اونکی ہوا کریگی
اور بہبودی و بہتری رعایا بھی وقوع مین آوے گی اور رعایا راجہ کو اپنا تحقیق اور حقدار مالک تصور
کر کے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے
اور بدل متوجہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے
مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل
محصول پرمٹ وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقہ جھیند مین یہ محصول معاف ہوگیا اور
مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقہ مین
وہ رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی کی ممانعت کرینگے اگر لاعلمی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب
جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزائے سخت دیجائیگی تاکہ اوروں کو عبرت ہو سرکار
انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورہ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام خراج
مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادہ خدمتگزاری
و خیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثہ رعایا و متوسلین مہاراجہ کی نکرینگے
اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن اس روے دریاے بیاسہ یا ستلج اس
نیت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ
مع اپنی فوج کے بیچ انتزاع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ و فرمانبرداری کرینگے
اور ہنگام جنگ تمامہ پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ باختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ راستہ کلان واسطے آمدورفت انگریزی کے مقام انبالہ و دیگر مقامات سے تا فیروز پور جسقدر اونکے علاقہ مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوادینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے اور عرض اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر ماموره سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات مختلفہ مقام فرود کا بھی مقرر کردینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاینگے تاکہ آیندہ کوئی استغاثہ نقصانی زراعت کا واقع نہو ـ

نمبر ۶

ترجمہ سند بنام راجہ جھیند عطیہ ہز اکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل ہند مقام شملہ بتاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال جھیند اور اوسکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر و مرتبہ و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جھیند اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اوسنے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بیاد گار اس لیاقت اور نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند جدید مہر و دستخط ویسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطایہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے ـ

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے موجب فہرست کے رکھینگے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے ـ

شرط دوم

باستثنار منشار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھیند دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھیند لاولد وفات پاوے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہو تا ہم مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ رول بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی عایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ معزز کورٹ اف ڈایرکٹر بنام گورمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرسی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی عایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیر خواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاینگے

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونگر رہینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہیگی۔

نقل فہرست علاقجات راجہ جھیند

علاقجات قدیم	علاقجات جدید یافتہ
۱ پرگنہ جھیند ودیہات معروف بنام حلقہ شیخ کراون	موضع دائم والہ (اب شامل پرگنہ جھیند ہوگیا ہے)
۲ پرگنہ سفیدون۔	موضع بردوا۔ موضع بسینی۔ موضع کتالا۔ } یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدون ہوگئے ہیں اور بموجب سند ۲۲ ستمبر ۱۸۴۷ع دستخط وایکونٹ ہارڈنج گورنر جنرل کے عطا ہوے۔
۳ پرگنہ لجوانہ۔	
۴ پرگنہ بالیوالی	
۵ پرگنہ بھکر وامع دیہات مہلان وکھابدان۔	پرگنہ دادری
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا۔	۱۳ عـہ مع پرگنہ کولارام } بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون ۱۸۵۸ع نمبر ۱۵۴۹ کے عطا ہوے
۷ حصہ موضع بھائی روپا۔	

جاگیرداران رفیق یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ رہتے ہیں
سکھان دیال پورا۔

نمبر ۷۹

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جھیند۔

المرقوم ۵۔ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند و تحظی اپنی مرقومہ ۵۔ ماہ مئی ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود ہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آئندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان پھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاوے اور اوسنے متبنی بھی اپنے عین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان پھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بابت حدود پرگنہ لودوایا ضلع جھجر جو راجہ جھیند کو ہز اکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وسیرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جھیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت

انگریزی ملک ہندمین قائم ہوئی سے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ واقع ضلع جھجر اونیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی ... سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ ... قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے—

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے—

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بدستخطی ہز ایکسیلنسی ارل کیننگ ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین—

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرایض بباعث ان علاقجات جدیدہ کے اونپر عاید ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بسبب علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین—

نمبر ۱۸

ترجمہ سند بنام راجہ نابھا عطیہ ہز ایکسیلنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال نابھا اور اونکے مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال نابھا اپنے بزرگون کی کارروائی پر بباعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے ظاہر کی سبقت لے گئے بیادگار اس لاجنب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز ایکسیلنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا بمہر اور دستخط ویسرائی ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنا رنشا دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ نابھا دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان پھولکیان سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ نابھا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہو تا ہم مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان پھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ نابھا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

سنہ ۱۸۴۷ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے دربارہ سزادہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقے مین

کیا ہے اور قرار پاتا ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہونربل کورٹ اوف ڈائرکٹرز بنام گورنمنٹ ہند نمبر ۴۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۶۲ع کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادہی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی و خیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اوس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی و خانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب و مصالح وغیرہ طیاری رستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ واسطے طیاری رستہ و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی کا پیش نظر

رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہینگے

فہرست علاقجات راجہ نابھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ نابھا خاص	پرگنہ دہنولا
پرگنہ املون	پرگنہ پھول مع دیالپورہ
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتول
پرگنہ کٹھ گنج	پرگنہ لوتہری
حصہ پرگنہ بھائی	اختیار انتظام وحق عالی اوپر معافیداران

علاقہ نو یافت

پرگنہ کانتی
پرگنہ بادل

از روے چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۰ ماہ جون ۱۸۵۸ عیسوی نمبری ۱۵۴۹ دوامی عطا ہوے

علاقہ رفیقان ومالگذاران

سکھان سونتی
سکھان رام داس بھونگران والہ
لودہ کرٹیا گومتی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلیسیہ برار مہین سرمور راجہ بھرپور سنگہ مہندر بہادر راجہ نابھا

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان وسرداران ہند جواب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی ہمیشہ میں بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کر کے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء کے تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹیکل اجنٹ سرکار انگریزی کے کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث تکاسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تحت تاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے —

دستخط کیننگ

نمبر ۹۳

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنورا و پوردانا ضلع جھجر جو راجہ نابھا کو ہزاکسیلنسی ارل کیننگ جی سی بی وایسرائی و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا —

تمہید

چونکہ اطاعت و فرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگہ نے ہمیشہ جسوقت سے حکومت گورمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہزاکسیلنسی وایسرائی اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا و پوردانا واقع ضلع جھجر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی [illegible] سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ [illegible] قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے —

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نویافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہز اکسیلنسی ارل کیننگ ویسرای اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین —

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور جو فرائض بباعث ان علاقجات کے اونپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین —

نمبر ۱۴۸

نبام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا —

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان و سرداران ہند جو اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی رہے مین تعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کرینگے جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج وتخت انگلشیہ کا رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات واقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے بدل تعمیل ہوگی —

دستخط کیننگ

ایسے مضمون کے اسناد نواب رو حانا اور نواب پٹودی اور نواب امین الدین خان

لوبارو والہ کو عطا ہوئین ۔

نمبر ۸۵

نام اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر المرقوم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ء عیسوی

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگزاری کے راییٹ آنریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جانداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے اور تمھارے متوسلین کے مع کل مالگزاری و حصول پرمٹ وغیرہ باستثناے ایسے باغات وجاگیر آئمہ دیوتا رتھہ و معافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا جوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلوگے اور بوقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تو چار سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اونکے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جنکا حال راییٹ آنریبل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے خاندان کو پشت در پشت عطا کرتے ہین ۔

سرکار انگریزی کچہ سروکار ان علاقجات سے نرکھین گے اور وہ تمھارے قبضہ مین رہین گے ۔

اس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے ۔

فہرست علاقجات مندرجہ سند

علاقجات جو اسد الدولہ نجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگزاری و سائر دیے گئے

جھجھر ——	کونتی ——
بادلی ——	نا بفول ——
کنودہ ——	نا ریل ——

ایضاً جو فیض طلب خان کو جاگیر میں ملے —

چھودی مع کل مالگذاری و سائر —

ایضاً جو محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان کو ملے —

بطور جائداد خرچ رسالہ محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان بشرطیکہ وہ فرمانبردار نجابت علیخان رئیس

بموجب تفصیل ذیل

داورمی مع بھورہا ہر وجہال —

پودو انا

جاگیر محمد اسمعیل خان	سہاورگڑھ
جاگیر فیض محمد خان	تیپرکی

المرقوم ۳ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۷ء مطابق ۱۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۲ ہجری

نمبر ۸۶

ترجمہ سند جو بنام عبد الحمید خان المرقوم ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ عیسوی

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور طریق کارگذاری کے رابرٹ آنریبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ سنہ ۱۸۰۶ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے مع کل مالگذاری و محصول پرمٹ وغیرہ باستثنا ایسے باغات و جاگیر آئمہ و تارتھ و معافی اور سوائے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاوے گی تو تم دو سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ

راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے اور یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اون کے اتحاد اور خیرخواہی سرکار کے جسکا حال رایٹ ہنوربل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشنودی سے علاقجات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے ورثا کو عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی ان علاقجات سے کچھ سروکار نہ رکھتے ہین اور نہ رکھینگے اور وہ تمھارے اور تمھارے ورثا کے قبضہ مین رہینگے —

اس عنایات شایان کی شکرگذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی منظور ہے —

فہرست علاقجات واقع ہریانہ وغیرہ حسب ذیل —

محال ہانسی مع قلعہ — محال بروالا

محال حصار — محال بہال

محال مہم — محال جمال پور

محال توشام — محال اگروہا

دیہ ایضاً متعلق بستیک شامل باری دو دو بلدی —

سہ جھور — دو ناہر — دیہات متعلق پرگنہ دادری

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

نمبر ۷۸

ترجمہ مسودہ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ء

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور خیرخواہی سرکار کے رایٹ ہنوربل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو جاگیر استمراری مین محالات فیروزپور جھرکہ اور دیہات ساکرس دلوایا تا وقتیکہ حضور رنگینا مع

سائر و مالگذاری باستثناء ایسے بانمات وجاگیر آئمہ و دیوتا رتھہ و معافی جو مدت سے جدا ہین اور دیگر
اخراجات معمول و روزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہو گے اور تم
اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلو گے اور تمکو واسطے گذارہ اور مد خرچ مسمی کھاسنجا
و دیگر متوسلین مرزا نصیر اللہ بیگ خان مرحوم کے دیا ہوگا اور نیز یہ کہ بروقت ضرورت تمکو مدد سرکار
پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش
خیرخواہی مین کرتے رہوگے —

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت و خیرخواہی سے بذریعہ تحریرات
ہنوریبل سپہ سالار بہادر کے مطلع و آگاہ ہوکر اب بخوشی در وجہ انعام تمھاری خدمات کے تمکو اور
تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگذاری و سائر
و باستثناء موقوفات مفصلہ بالا شروع فصل ربیع سنہ ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۵ ع سے عطا کرتے
ہین اوسوقت سے سرکار انگریزی کچھ سروکار اون محالات سے نرکھیگی اور وہ محالات تمھارے
قبضے مین اور تمھارے [illegible] کے قبضے مین رہینگے اور چونکہ اور معافیات [illegible]
ہوگی لہذا باشندگان معافیات مذکورہ کے استغاثہ کی سماعت ہوگی —

اس عنایات شاہانہ کی شکر گذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات مراسم اتحاد کا نسبت سرکار
انگریزی کی کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی
متصور ہے —

المرقوم ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۶ ع مطابق ۱۴ ماہ صفر سنہ ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

از روے رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۵ع مین گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا دریاے ستلج فتح کر لیا تھا از روے شرط پنجم عہدنامہ ۱۸۱۵ع نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریاے کالی کا چھوڑ دیا اور قبضہ انگریزی مین تمام علاقہ کماگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون و دیرہ دون شامل علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثناے سباٹو و زین گڑھ و سندوج و چند دیگر مقامات چھاونی فوج اونہی سرداران گری کے سپرد کیے گئے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے یہ سب راجہ تحت حکومت و حفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور فیما بین اونکے وہی رسوم بھی قائم ہوے جو اونمین قبل از اونکی مغلوبی کے جاری تھے —

۱۸۴۷ع مین محصول ترنزٹ ان علاقجات مین معاف ہوا اور مبلغ [illegible] سالانہ بعوض اوسکے سرکار ادا کرتی ہے —

سرمور عرف ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گئے اوسوقت مین کرم پرکاش راجہ حکمران تھا مگر وہ بباعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیا گیا اور حکومت وہان کی اوسکے پسر کلان فتح پرکاش کو دی گئی —

سند نمبر ۵۰ بنام راجہ ۲۱ دسمبر ۱۸۱۵ع کی ہے اسکی رو سے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوا مگر قلعہ و پرگنہ موری سردار مسلمان مقام مذکور کو بباعث اوسکی خدمت لائقہ مقابلہ دشمن کے دیا گیا اور کیار دادون جو بعد ازین ۱۸۳۳ع مین حسب منشا سند نمبر ۶۰ بعوض ادا [illegible] روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیا گیا اور ایک قطعہ زمین کوہی بجانب شمال دریاے گری راناے کیونتھل کو ملا اور پرگنہ جوبسار اور بھوڑ واقع دیرہ دون شامل علاقہ انگریزی ہوے —

راجہ حال وہانکا شمشیر پرکاش نامے بیس سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو اوسنے بلوے مین کین اوسکو خلعت ... روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی خاندان اسکا راجپوت سے ہے آمدنی سرمور کی تخمیناً لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کو ڈھائی سپاہی اچھے قواعد کرنے والے ملازم ہین باشندے موجب خانہ شماری گذشتہ ... نفر ہین راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونون جانب دریای ستلج کے ہے مگر از روے سند نمبر ۹ جو راجہ مہرچند کو ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۴۷ء مین راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی روسے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریای مذکور واقع تھا اور اب تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول ترنزت بھی بجملہ شرائط سند تھی اور درخواست راجہ بابت معاوضہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہوئی ایک وجہ نامنظوری کی یہ بھی تھی کہ بابت منتقل ہونے علاقہ آز روے ستلج ساتھ سرکار انگریزی کے راجہ کو اب وہ مالگزاری قریب ... کے نہین دینا پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

نام راجہ حال کا ہیراچند ہے عمر ... سال خاندان راجپوت سے ہے بجلدوی خدمت جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کی راجہ کو خلعت ... روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی ... روپیہ سے کم نہین ہے اور باشندے تخمیناً ... نفر ہین۔

ہندور معروف نالہ گڑھ

راجہ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگہ اسوقت مین راجہ تھا جب سند نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۱۵ء مین عطا ہوئی تھی بلحاظ اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ پیشتر نصف حصہ

یعنی القصہ پورہ شرط ضروری نہین ہے ایک قطعہ زمین برابر اس نصف حصہ کے سنہ ۱۸۵۲ء مین
شامل علاقہ سرکار انگریزی برضامندی راجہ ہندور سرکار انگریزی کیا گیا —

دوسری سند نمبر ۹۳ راجہ کو دی گئی جسکی رو سے ٹھکرائی ہنڈولی کی بالعوض قلعہ ملون کے
جو مقام واسطے چھاونی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی ۱۸۶۲ء مین سند نمبر ۹۴ کے یہ
قلعہ دوبارہ واپس ہوا —

راجہ جگت سنگھ ولد راجہ رام سنگھ ۱۸۷۵ء مین لاولد مر گیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا
مگر بنظر خدمات الانقدہ و اسکے بھائی اگر سنگھ کو جو ولد غیر منکوحہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر اور
منظور کیا اور مبلغ پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگھ سے حسب مخواہ سند نمبر ۹۵ جو اوسکو
بتاریخ ۱۶ ماہ جنوری ۱۸۷۸ء دی گئی تھی کیا گیا اور اوسکے بھائیون کی جاگیر کا وعدہ ہو گیا

راجہ چھبیس سال کی عمر کا ہے اور باشندے ہندور مین حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ
۱۸۸۱ء [illegible] نفر ہین اور آمدنی ملک [illegible] ہزار ہے —

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ مہندر سنگھ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی رو سے مبلغ ۱۵۰۰۰ روپیہ
سالانہ بطور مالگذاری مقرر ہوا یہ سرکار ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہاے کوہستان
کو واپس ہوے اوسمین مالگذاری مقرر ہوئی ۱۸۴۷ء مین یہ رقم مالگذاری معاوضہ نقصانی موقوفی
محصول تجارت کم ہو کر [illegible] باقی رہے —

اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو
دیے گئے راوین واقع کنارہ چپ دریاے باہر کیونتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوٹ گڑھ اور
کھارسین بسہر کی ماتحتی سے جدا کی گئی —

نام راجہ حال کا شمشیر سنگھ ہے یہ خاندان راجپوت سے اور اکیس سال کی عمر کا ہے
باشندے بسہر کے [illegible] نفر ہین اور آمدنی [illegible] ہے —

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک حصہ علاقہ کیونتھل کا مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ مالگزاری بابت باقی علاقہ کے سرکار انگریزی کو ادا نہین کرتا اور یہ علاقہ باقیماندہ اوسکو از روی سند نمبر ۹۷ کے سنہ ۱۸۱۵ء مین دیا گیا —

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹۸ مرقومہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقجات خرد ٹھوگ وکوتی وگوند کہیاری کے دی گئی ان علاقجات کے سردار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب ذیل مالگزاری دیتے ہین یعنی ٹھوگ [illegible] کوتی [illegible] گوند [illegible] کہیاری [illegible] —

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونر اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم سنہ ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وجوہ اس عطا کرنے کے یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے مفسد اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی تھی کہ کوہستان مین علاقہ تزاید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فایدہ ہو —

راجہ حال کا نام مہندر سنگہ ہے خاندان راجپوت سے ہے اوس سے وعدہ ہے کہ خدمت سپاہ سے کرے سنہ ۱۸۵۷ء مین والد راجہ حال کا راجہ بنایا گیا تھا اور اوسکو خلعت دس ہزار روپیہ کا بجلدوے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تھا آمدنی اس علاقے کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ مد [illegible] نفر کی ہے —

باگھل

سند نمبر ۱۰ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء ہے صرف تنخیص اوسمین اسقدر ہوئی کہ بالعوض بیگار کے مبلغ [illegible] سالانہ بحساب [illegible] روپیہ ماہواری فی نفر مقرر ۔ نام راجہ حال کا کشن سنگہ ہے عمر [illegible] سال کی اور یہ راجہ ولد شیو سرن سنگہ کا ہے جسکو سند سنہ ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ [illegible] اور آبادی [illegible] نفری

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا اور رانا پوران سنگھ کو لارڈ میرا صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۲۰ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اس رانا نے اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ مذکور سرکار انگریزی نے کر لیا مگر بعد ازین اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لینے سے [illegible] سالانہ جو اوسکے واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا بعد از تحریرات بسیار ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس دیا جاوے مگر اس سال مین رانا مر گیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند اور وارث ٹیکا کرم چند کو واپس دیا جاوے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بلوغ کے ہو بیچ عرصہ اوسکی صغر سنی کے ۱۸۵۴ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے طور پر رکھا آمدنی اس علاقے کی [illegible] ہزار ہے اور آبادی [illegible] نفری رانا مبلغ [illegible] خراج دیتا ہے اور خدمت سپاہ سے کرنے کا وعدہ ہو گیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی تھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران بہادر سنگھ کے نام کر دیا راجہ مذکور بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۲ء کے گدی نشین کیا گیا حسب سند نمبر ۱۰۳ کے بیگار کی عوض مبلغ [illegible] مقرر ہوا۔ رانائے حال [illegible] سال کی عمر کا ہے آمدنی [illegible] ہے اور آبادی [illegible] نفری

کمھارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت بسہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء ہے جسکے رو سے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت سرکار سپاہ سے کرین بیگار کی عوض مبلغ [illegible] سالانہ مقرر ہوا۔

رانا کہر سنگھ ۱۸۳۹ء مین لاولد مر گیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان مہم گورکھا کے

گورنر جنرل بہادر نے ٹھکرائی مسمی پریم سنگھ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگزاری بانکس زیادہ ادا کیا کرے کچھ فساد جو اوس وقت میں پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعد ازان بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۱۸ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سند راجہ پرتھی سنگھ کو عطا ہوئی شرائط اوسکے اوسی طرح ویسے ہی ہین جیسی اصل سند مین تھین صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجای مبلغ [illegible] کے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ادا کیا کرے —

رانا سے حال کا نام ہوا فی سنگھ ہے عمر [illegible] سال کی ہے آمدنی [illegible] آبادی [illegible] نفری خاندان راجپوت مگر [illegible] خاندان [illegible] سے ہین —

کوٹھار

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے علاقہ قدیم مسمی رانا جسوپ سنگھ اور اوسکے ورثا کے نام قایم ہوا اس شرط پر کہ [illegible] خدمت سپاہ سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعد ازان تعداد بیگاری کم ہو کر تیس مقرر ہوے اور معاوضہ اوسکا مبلغ [illegible] سالانہ سے ہوا —

رانا سے حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی [illegible] آبادی [illegible] نفری خاندان راجپوت —

دہامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت ماتحتی کہلور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶ رانا گوبردھن سنگھ کو بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء دی گئی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کی سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قایم ہوئی تھی اور بیگاری کے عوض مبلغ [illegible] بعد ازان مقرر ہوا ۱۸۴۸ء مین بجلدوے خدمت رانا جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین دا یہ رقم [illegible] مبلغ [illegible] باقی رہا —

راجہ حال گوبردھن سنگھ بروقت شکست گورکھا صغر سن تھا اور اب پچاس سال کے

عمدہ کا ہے آمدنی یہاں کی مبلغ [illegible] ہے اور آبادی ایک [illegible] نفری

بگھات

درمیان جنگ نیپال کے [illegible] طرف رانا مہندر سنگھ کا دوستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امن کے تین ربع علاقہ بگھات کا بابت [illegible] کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوا اور باقی ایک ربع حسب سند [illegible] رانا مہندر سنگھ کو اور اوسکے وارثان کو بلا تاریخ ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۹ [illegible] واسطے خاندان کے مقرر ہوئی۔

سنہ [illegible] میں یہ علاقہ لارڈ ایلنبرا صاحب نے مہندر سنگھ کے بھائی بجے سنگھ کو دیا چھاونی کسولی کی اسوقت میں اسی علاقے میں [illegible] تھے اور بجے سنگھ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چھاونی ہے وہ پہاڑ وہ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر نامنظور ہوا بجے سنگھ سنہ [illegible] میں مرگیا اور کوئی وارث اصلی اوسکے بعد نہ تھا [illegible] قریب تر برادرزادہ امید سنگھ نامی تھا اور [illegible] دو [illegible] اس علاقہ کو ضبط سرکار تصور کیا سنہ [illegible] میں لارڈ کیننگ صاحب نے منظور کی امید سنگھ کے نام کی [illegible] کرکے اوسکو علاقہ پھیر دیا مگر قبل اسکے کہ سند پہنچے علالت کی تیاری ہو امید سنگھ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخر یہ تھی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگھ نامی وارث علاقہ بگھات منظور ہو [illegible] فروری سنہ [illegible] ء سند نمبر [illegible] بنام دلیپ سنگھ جاری ہوئی جسکی رو سے علاقہ اوسکو اور اوسکے وارثان اصلی کو واسطے دوام کے بعد چند شرائط عطا ہوا۔

بلسن

یہ علاقہ [illegible] متعلق سرمور کے تھا صرف [illegible] سرمور کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا مگر ایک سند نمبر [illegible] اوسکو بتاریخ [illegible] ستمبر سنہ ۱۸۱۵ ء عطا ہوئی اور بالعوض [illegible] بیگاری کے مبلغ [illegible] سالانہ مقرر ہوا۔

ٹھاکر جوگراج رئیس حال سنہ ۱۸۵۸ میں رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جو اوسنے

بلو سے مین کین آمدنی اسکی مبلغ ... آبادی معہ ... نفری ہے رانا کی عمر ... سال کی
کم کی نہین اور خاندان کا راجپوت ہے۔

میلوگ

سند نمبر ۱۱۰ اس علاقہ راجپوت کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع کی ہے اسمین شرائط معمولی درج
ہین اور چالیس بیگاری کے عوض مبلغ ... سالانہ مقرر ہوا۔
رئیس حال ٹھاکر دلیپ چند اونتیس سال کا ہے آمدنی ... اور آبادی معہ ... نفری ہین

بیجاه

سند نمبر ۱۱۱ جو رئیس حزو بیجاہ کو عطا ہوئی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع کی ہے اور اون ہی شرائط
معمولی کی مشتمل ہے تعداد نفری بیگاری پانچ نفری مقرر ہین اور معاوضہ اوسکا مال روپیہ سالانہ
سے ہوا ہے۔
بابت معاوضہ زمین چھاونی کسولی کے اوسکو مبلغ ... دیا جاتا ہے ٹھاکر حال اودے چند
نامے تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ... ہے اور آبادی ... نفری

تروچ

جسوقت تروچ قبضہ سرکار انگریزی مین آیا کرم سنگہ نامے سردار برائے نام تھا مگر بباعث اسکے
معمری اور ضعف قویٰ کے اوسکا بھائی جھوبو نامے کارپرداز تھا۔
اوسپر وفات ٹھاکر کرم سنگہ کے ایک سند نمبر ۱۱۲ مرقومہ ۱۳ جنوری ۱۸۱۹ع مہری و دستخطی کپتان
راس صاحب اجنٹ گورنر جنرل مقامات کوہستانی نے جھوبو کو دی جسکی روسے ٹھکرائی تروچ کی
اوسکو اور اوسکے ورثا کو ملی اس شرائط پر کہ وہ خدمت سرکار کی سپاہ سے کرین اور آٹھہ بیگاری
دیا کرین اس بیگار کی عوض ... سالانہ مقرر تھا اس کام کے واسطے حکام عالی کو کچھ تحریر یا ... نہین ہوئی
اور نہ دعوی میان جھوبو مین کچھ شک واقع ہوا ۱۸۳۰ع مین اوسکے برادرزادہ رنجیت سنگہ نے

دعوی کیا اور اپنی جانب بہت آدمی کر لیے —

اسپر ایک تحریر بہت طول طویل واقع ہوئی آخرکار جھوبو کو حکم ہوا کہ اپنے پسر سیام کے نام علاقہ کر دے —

یہ انتظام بھی بہت مدت تک اس سبب سے نرہا کہ سیام سنگہ لیاقت نہین رکھتا تھا اور جھوبو اور رنجیت سنگہ تدابیر ترتیب ترکرتے تھے سے ۱۸۲۸ء مین یہ امر ضروری متصور ہوا کہ سیام سنگہ کو برخاست کرکے علاقہ جوبل مین شامل کر دین —

ترنج کا انتظام معرفت اہلکاران انگریزی کے ۱۸۴۳ء تک رہا جب دعوی رنجیت سنگہ کا منظور ہوا اور سند نمبر ۱۱۳ مرقومہ ۲۱ ماہ جون ۱۸۴۳ء اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقہ واسطے دوام کے اوسکو اور اوسکے ورثا کو بشرائط معمولی تابعداری اور ادائے مبلغ ۱۱۰ روپیہ بابت بیگار عطا ہوا —

ٹھاکر حال رنجیت سنگہ تینتالیس برس کا ہے آمدنی [illegible] اور آبادی [illegible] نفری ہے

کوٹھار

سند نمبر ۱۱۴ اس ریاست کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء سے اور اوسمین شرائط معمولی تابعداری اور پانچ بگاری کی جسکی عوض مبلغ ۱۰۰ روپیہ سالانہ قرار پایا ہے مندرج ہین —

ٹھاکر حال کا نام کشن چند ہے عمر اوسکی پینتالیس سال کی ہے آمدنی [illegible] اور آبادی [illegible] نفری کی ہے —

منگل

منگل قدیم ماتحت کہلور کے تھا بوقت اخراج گورکھا وہ سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اسمین شرائط معمولی مندرج ہین دو بیگاری قرار پائے اور اونکی عوض مبلغ ۷۲ روپیہ سالانہ تجویز ہوا —

رانا چیت سنگہ اڑتیس سال کی عمر کا ہے آمدنی [illegible] اور آبادی [illegible] نفری کی ہے

درکوتی

یہ ریاست خرد موجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام سیتارام کے اجنٹ لفٹنٹ راس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے جاری کیا ہے قبضہ قابض مین ہے شرائط اوسمین یہ ہین کہ تابعداری سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگزاری اوسپر مقرر نہین ہے اور نہ کسیطرحکا مطالبہ نذرانے کا رئیس حال پینسٹھ سال کی عمر کا ہے آمدنی ۔۔ اور آبادی ساڑہے نفری کی ہے

از روے سند نمبر ۱۰ کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورہ بالا کو عطا ہوا ہے ۔

نمبر ۱۲

ترجمہ سند بنام راجہ فتح سنگہ راجہ ناہن المرقومہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگہ کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے علاقہ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکور کے راجہ کو اور اوسکے ورثا کو دی گئی ۔

قلعجات نبی وجکت گرہہ اور دون کیارہ اور ضلاع جو سرو بیور مولا کی راج سرمور سے علیحدہ ہو کر شامل قبضہ سرکار انگریزی کیے گئے اور قلعجات کہچری دہنر مع اراضی متعلقہ بجانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کیونتھل مین شامل کی گئی اور قلعجات گہاٹ وسلہر بجانب شرقی دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے ۔

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگہ بادای شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقہ مذکورہ بالا کا نکرے جو سرمور سے علیحدہ ہو کر کچھ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچھ ٹھکرائی کیونتھل مین شامل ہوا ہے ۔

ماوراے اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا متصدی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور استصلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہو گا نکرے راجہ عہود مذکورہ بالا کے

مطابق کاربند ہوگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کرکے ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہوکر کارلائقہ و دست تیمی کریگا اور وہ راستہ بھی بارہ فٹ عرض کا اپنے کل علاقہ مین طیار کرائیگا اگر راجہ کسی شرط مذکورہ بالا کی جو عہد [illegible] مین شامل [illegible] خلاف ورزی کریگا تو بقدر رضامندی سرکار انگریزی کا مورد ہوگا اور [illegible] جائیگا راجہ کو مناسب ہے کہ اس تحریر کو جائز اور معتبر تصور کرے اور مطابق شرائط بالا جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قابض ہو اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت راستہ مین کوشش کرے اور وعدہ سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگون کو راضی اور خوش رکھے رعایا پر فرض ہوگا کہ [illegible] سمجھینگے کہ اپنا مالک [illegible] حقیقی تصور کرکے اوسکے حکم کی متابعت کرینگے

نمبر ۸۹

سند بنام راجہ فتح پرکاش راجہ ناہن

چونکہ رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کھاردادون حزدراج سے مور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکورہ یعنی علاقہ کھاردادون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے۔

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھینگے اور نصفت دہی بلا پاسداری احدے ہر ایک فرقہ و حرفہ کے لوگون کی کرینگے۔

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے مین گذر کرے اور اوسکے علاقے مین آئے یا وہانسے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے۔

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون راستون کی ترتیب رکھینگے جو اب اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب تصور کرے گی اونکی طیاری اور مرمت مین مدد حسب ہدایت کرینگے

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قائم رکھین گے اور مقامات پولس رستون پر بفاصلہ مناسب واسطے حفاظت مسافران وتجاران جو علاقہ کہاردا دون مین گذر کرین طیار کرینگے

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ رومالی کہتے ہین نلینگے اور نہ کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستائی اونپر کرینگے

مہر و دستخط راءٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تاریخ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۳۳ع عطا ہوئی

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک (مہر)

دستخط سی ٹی مٹکلف

دستخط اے روس

نمبر ۹۰

سند بنام راجہ مہا چند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ مہا چند بلاسپور نے بدیانت داری دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچہ تعلق اپنا گورکہا سے نہین رکہا لہذا حسب مفحواے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء جاری ہوا تہا راجہ اپنے علاقہ قدیم کملو مین جو درحقیقت اوسکے قبضہ مین اس جانب دریاے ستلج کے ہی شرائط ذیل قائم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکہا سے یا کسی دشمن ہنوربل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکہیگا مگر عادہ فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہ کر ہر وقت مع فوج کے آمادہ خدمتگزاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے باربرداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا بموا احکام اوسکو اب ملینگے

یا بعد ازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کشی انگریزی کسی جانب دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکریگا سوائے شرائط مذکورہ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت و فیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زر نقصانی نلینگے اور اگر گورکھا سے صلح ہوگی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافق شرائط حفاظت راجہ ہوگا اور اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکٹر لونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قائم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی و آسایش رعایا رہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی نسبت جائز اور کامل تصور کرے —

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل اوکٹرلونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھا سے علیحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو و جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قائم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظ ہنوز بل کمپنی تصور کیا جائے گا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافق بہ نیت عوض لینے بابت میرے ترک کرنے اونکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو —	اگر راجہ نے درحقیقت و بالتحقیق گورکھون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھے گا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو اس جانب دریای ستلج کے واقع ہے حسب منشاء اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قائم رکھا جائیگا اور اوسکا علاقہ ہر طرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جائیگا اور درصورتیکہ فیما بین سرکار انگریزی دوستی ہوجاوے تو کوئی امر منافق راجہ جو بخلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے منظور نہوگا مگر درباب اپنے علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی۔

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتحپور و بندگڑھ و بہادرپور و رتن پور میرے بزرگون کے تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا و اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعدازان مین نے واپس اونسے لیے اب مجھے امید ہے کہ دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملتے ہین تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے۔

دوم

مجھے بھی معلوم ہے کہ قلعجات فتحپور و مندگڑھ و بہادرپور و رتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق سرکار انگریزی کے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق اوسکے پاس رہینگے۔

سوم

درباب امور بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے متعلق ماتحت میری ہین مگر بباعث میرے ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرمور کے ہوے اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا قلعہ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون نے مجھے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب میرے اور اونکے اتفاق کے اور نیز سنجیال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی نسبت بارہ ٹھاکرون کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست بارہ ٹھاکرونکا آوے گا اوسوقت اصلی حقدار کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائقہ کا نسبت سرکار انگریزی کے متصور ہوگا اور کل تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑ دیگا تو میری نزدیک دینا ہی لحاظ اوسکی نسبت سرکار انگریزی مرعی رکھینگے جو گورکھا نسبت اوسکی درباب دو ایک ٹھاکرون کے رکھتے تھے۔

ضعف کے اور اپنے عہدہ برا نہو سکنے کے
درصورت انکار کے مین نے تو ٹھاکر
اونکو دیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی و بھجی و کوٹی اور وہ تک اب
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعاً عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اس معاملے مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے —

چہارم

گورکھا نے مجھے سوا مے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے ازراہ
مہربانی مجپر نظر مہربانی رکھو یا جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری نسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی —

چہارم

کوئی دعوی نسبت اون مقامات کے جو گورکھا نے
دیے تھے سواے علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہین ہو سکتا
حسب منشاء اشتہار مجریہ ۷ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ع کا
مطالبہ زر مثل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جب تک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ بالفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آیندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دیگا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری فرمانبرداری
بجا لائے گا —

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقوم ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ع

چونکہ از روے عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ آنریبل کمپنی مین درآیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلور والے نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے ورثاے ذکور متولد رانی کو علاقہ کہلور اون حدود تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع حکومت انگریزی بیچ علاقجات کنارہ دریاے ستلج سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی بحیثیت مذکورہ بالا کا موجود نہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کہی اوسکے نزدیک رشتہ دار ذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جایگا مگر یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین نالائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو برخاست کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لایق کو علاقہ تفویض کر دینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جایگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل جو بدلہ دینے کا ہے بلا مزاحمت رہیگا —

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول ترنزت اپنے علاقے مین موقوف کیے اور اپنے اوپر فرض کر دانے کہ وہ حفاظت صرافان وتجاران و دیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے —

شرط دوم

یہ کہ وہ رستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے بنائے گا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا —

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیون کے اور بیگاریون کے رہے گا اور آمادہ تعمیل احکام حکام انگریزی رہے گا و حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا —

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو مینابین راجہ گلیور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا ــ

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقے کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علٰحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی و ستی و دختر کشی کو موقوف کرادے گا اور نیز رسم جلا دینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کردے گا کیونکہ یہ امر خلاف آئین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بنسبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا ــ

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز او معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور بہبودی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور دادرسی مظلومان و بحالی حقوق جائزہ وامنیت شارع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری واجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش و تونگی سے بسر کرین ــ

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگہ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقۂ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین درآیا اور چونکہ راجہ رام سنگہ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بنسبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنور بل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ مذکور کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع بارہ موضع متعلقہ کے اور مجھولی مع چار مواضع متعلقہ کے (باستثنا نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش مواضع موضع ملون چاکران جو قلعہ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادھو و جلبندواری مالہ وغیرہ جن سات مواضع کی جمع مبلغ ما عـہ نقد اور ما عـہ غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ جواب موقوف ہوگئے ہین عطا ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب معہ ماہواری فی کس ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچھ تنخواہ وغیرہ ندی جاویگی راجہ اس سند کو جائز اور معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کرکے کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعایا مین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا —

رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین —

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۳

سند بنام رام سنگھ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروے

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا اور چونکہ قلعہ ملون مع چھہ مواضع کے جنکی جمع ما عـہ نقد اور ما عـہ غلہ ہے راجہ سے علحدہ کرکے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعہ مذکور و شش مواضع کے یہ سند حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی روسے ٹھکرائی بروے کی مع تمام متعلقات و سائر راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑکر باقی کا قبضہ کرے ہنگام جنگ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ کو رستہ ہر طرف ٹھکرائی مذکور کے بنانے ہونگے اور ہوش رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود مین کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرنے اور شکر گزاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک دلی تصور کرین مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لاوین —

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہً موقوف نذرانہ موقوف رستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے طیار رہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی رو سے قلعہ بلون مع مواضع متعلقہ و دو ضرب توپ و سامان وغیرہ راجہ رام سنگھ بالاگڑھ والے کو عطا ہوا — المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگڑھ ہمیشہ اتحاد اور خیرخواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہا ہے اور چونکہ یہی صرف رئیس این روی ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتھ حاضر ہونے کی بخدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سرای کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھہ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پنی و دیگر سامان موجودہ قلعہ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بشرائط مندرجہ اقرارنامہ ذیل دیا —

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہی کہ وہ رعایای علاقہ عطیہ حال کی نسبت ساتھ نصفت کے پیش آئیگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہوکر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو —

شرط دوم

راجہ اونکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی و نا انصافی کے صاحب اجنٹ انگریزی کی پیشگاہ مین منظور کرتا ہے —

شرط سوم

راجہ ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجویز کے جو صاحب اجنٹ انگریزی نسبت رعایا کے ظاہر کرین گے رہیگا ورنہ سزاے ضبطی عطایات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرے اور بالعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی مین رہے —

موضع مالون چاکران   موضع مالون بدہو   موضع جیلان دالہ   موضع سوپرگہاتی   موضع مالون   موضع سیج

المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سمبت ۱۹۰۳

ترجمہ اقرارنامہ راجہ ام سنگہ راجہ بالاگڈہ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے ازراہ عنایت قلعہ مالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دو ضرب اٹھارہ پنی توپ اور سامان موجودہ قلعہ مذکور بذریعہ سند کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن عطا کیا مین یہ اقرارنامہ لکھکر تعمیل اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گردانتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے ساتھہ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندور مین آنے سے کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین —

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی و نا انصافی پیشگاہ اجنٹ انگریزی کے منظور کرتا ہون —

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین ہمہ تن مصروف تعمیل مصالح و تجاویز صاحب اجنٹ انگریزی

نسبت اس رعایا سے کہ ہنوز تقویہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو —

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی روسے علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی راجہ اگر سنگہ کو عطا ہوا —

المرقوم ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۱۶ء

چونکہ راجہ بجے سنگہ خلف الصدق راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث مذکور اوسکی وضع کا موجود نہین لہذا علاقہ بالاگڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگہ اور بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین ۱۸۱۴ء وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہ ہے کہ علاقہ بالاگڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگر سنگہ ولد عنیر سنگہ جو راجہ رام سنگہ کو عطا ہوا لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی اگر سنگہ اور اوسکی وارثان ذکور صلبی کو عطا فرماتے ہین

واضح ہو کہ راجہ اگر سنگہ اور اوسکے وارثان پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگر سنگہ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایاے انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ زاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمدورفت کرین تجارت کرین اور اونکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنا ناسرک کا درمیان علاقہ بالاگڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے —

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے —

نمبر ۹۶

سند بنام مہندر سنگہ بسہر

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کوہستان مین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل حسب منشاء ہدایت جنرل سر دیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے سی بی اجنٹ گورنر جنرل باختیارات عطیہ رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر مہندر سنگہ

راجہ اگرسنگہ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر اوسیقدر علاقہ اندر حدود بین جو بیچ عہدنامہ سمبت ۱۸۶۸
مطابق سنہ ۱۲۷۸ء کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے تیغبندی کے یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھے گی پندرہ ہزار روپیہ کلدار موجب شرح بٹائی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر و چھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے —

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — صـــــ

دوم بیساکھ یعنی اپریل و مئی — صـــــ

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — صـــــ

شرط دوم

قلعہ رائن گڑھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی قسمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ چپ دریاے بابرا اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ درتو جو اوسمین واقع ہین اور قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے —

شرط سوم

ٹھکرائی دلیٹو اور لکیٹو اور کرانگلٹو کی دراصل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل راج بسہر ہوگئی تھی اب اونکی نسبت وہی امر مرعی رہے گا جو عہد راجہ اوگرسنگہ مین تھا اور وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوسوقت مین تھی اور ٹھکرائی کولگڑہ اور کمارسین اسلیے ماتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کی مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست بسہر حسب کبھی سڑک اونکے علاقے مین طیار ہوگی بیگاری دینگے۔

بمقام رام پور ۲۳ کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ نومبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسار سنگہ بابت ایک قطعہ ٹھکرائی علاقہ کیونتھل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات کلماج مع آٹھہ پرگنجات کے او سائر وغیرہ دیے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھ بدل اتفاق رکھے اور اپنی رعایا کی خیر سگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کیونتھل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا۔

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بر وقت اوسکو ادا کیا کرین۔

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی رو سے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام رانا سنسار سنگہ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی بتھوک اور کوٹی اور راکھندا ور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکور کے ماتحت اور رانا راج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہے ہین وہی گئی راناے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دو اقساط مین حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے۔

ٹھکرائی تبھوک سے — ۱۵/
ٹھکرائی کوتی سے — ۱۵/
ٹھکرائی کھند سے — ۱۴/۵
ٹھکرائی کیاری سے — ۱۴/۵

اور راناے مذکور ترقی رفاہ رعایا وحفاظت ٹھکرائیہاے مذکور مین مصروف رہینگے اور راناحسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کریگا اور سب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے مرمت سڑک کرایا کرینگے اور اس سند کو جائے اقتدار کر کے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا اوسکو ادا کرینگے اگر ا نمین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف سے کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین۔

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی روسے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو مہر و دستخط کپتان رابرٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند وکوہستان دیا گیا۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا پرگنہ پونر مع حقوق کلیتہ جو ازروے حکم گورنمنٹ مرقومہ

۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگہ کیونتھل والے کو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کیونتھل کیا گیا رانا سے مذکور کو لازم ہے کہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنہ مذکور اپنے قبضے میں رکھے اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبود مدنظر رکھے اور مظلومان کی دادرسی کرے اور احکام سرکار کی تعمیل تہ دل اور مستعدی سے کرکے اپنی وفاداری نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرے اور اس عنایت سرکار کا شکرگزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہو اور بوقت ضرورت جب سرکار بیگاری طلب کرے اوس تعمیل حکم سرکار میں پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہان حضور خیمہ زن ہوں وہاں راستہ لائق گذرنے گاڑی کے تیار کرے اور ماسوائے فرائض مذکورہ بالا اور کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپر عائد نہوگا۔

رعایائے پرگنہ پونپر فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک حقیقی تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرتے رہیں۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء مطابق ۲۲ رجب ۱۲۳۸ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگہ باگھل المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگھل کی مع جمیع حقوق اوسکے بشرط ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط پر کہ وہ بیگاری اور سپاہ حسب تفصیل ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے رانا جنگ مذکور ترقی بہبودی رعایائی اور زراعت و کاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے کی ضرورت جو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری اور

سپاہی مصرحہ ذیل لیکر خود ہمراہ سرکار رہیگا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے بابت انتظام رہیگا اگر کسیوقت رانا جنگ سنگہ مذکور سے کوئی شرط مذکورہ بالا مین سے سرانجام نہوگی تو وہ خارج عہدہ سے کیا جائیگا اور سند کہ جا تصور کرکے شرائط ہذا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگہ کو اپنا مالک ذیحق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگزاری اوسکو بروقت معمول ادا کرینگے —

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری بمقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور وقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور راستہ یعنی سڑک اپنی ٹھکرائی مین بارہ فٹ عریض طیار کریگا — نذرانہ معاف ہوا

نمبر ۱۰۱

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورن چند جوبل والے کو مہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی — المرقوم ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء

چونکہ بوقت اخراج گورکھا تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ میرا صاحب جو معرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورن چند کو عطا ہوئی جسکی روسے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے قبضہ مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضہ مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانائے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھے گا —

شرط دوم

یہ کہ نذرانہ اوسسے طلب نہوگا —

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جوبل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے رہا کرینگے اور کسی اور حاکم کی متابعت نکرینگے —

جب واسطے طیاری سڑک وغیرہ کے بیگاری مطلوب ہونگے تو وہ بیگاری دیگا

المرقوم ۴ ماہ اگہن سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند بنام رودرپال کھجی وال — المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ گورکھا اس علاقہ سے کلیۃً خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند رودرپال کو دیگئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جوبل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ بابت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقے کے ہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ خود مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل ذیل حاضر رہیگا اور رودرپال مذکور بہبودی رعایا کی ترقی کریگا اور کاشتکاری کی ترقی ملحوظ رکھیگا اور حفاظت راستہ مین کوشش کریگا اور بصورت ادای نذرانہ سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قایم رکھیگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی حدود سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر کسیوقت رودرپال مذکور سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودرپال مذکور کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری حسب معمول بروقت ادا کرتے رہین —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سپاٹو حاضر رہین اور بوقت جنگ اوسکی فوج کے شامل رہین اور سڑک اپنی ٹھکرائی مین

درست رکھے نذرانہ معاف ـ

نمبر ۱۰۳

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگہ کو تباریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۸ء دیگئی

چونکہ بتاریخ ۲۷ ماہ کاتک سمبت ۱۸۹۹ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء ٹھاکر رودر پال رئیس بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام موعلاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگہ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۱۶ اسخدمت مسٹر فندیک صاحب سکرٹری اعظم استدعای حکم رایٹ انربل گورنر جنرل لارڈ اسنبورو صاحب بہادر مرسل ہوئی تھی اور جواب اوسکا مرقومہ ۲۱ ماہ نومبر ۱۸۴۲ء نمبری ۱۱۰۶ دستخطی صاحب سکرٹری ممدوح منظوری درخواست ٹھاکر رودر پال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال فصل بفصل نذرانہ ایکہزار چارسو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے ادا کریگا اور وہ خود مع بیگاری وسپاہی بصرحد ذیل کے جب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستون کی رکھے اور نذرانہ مقررہ حسب اقساط ادا کرے اور جب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری اور سپاہی کے حاضر ہوا اور فرمانبرداری احکام سرکار کی کرے اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہوا اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو جس قدر بیگاری وسپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور بنا راستے کا اپنے تمام علاقے مین اپنے اوپر فرض سمجھے ـ

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگہ کو اپنا مالک اوسی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین ـ

تفصیل

ایک نذرانہ تعدادی ایک ہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط ادا کرے ـ

وقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا ـ

اپنے علاقے مین جیا کر بعیش آہستہ ناوے

المرقوم ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۱۵ء مطابق ۴ ماہ رجب ۱۲۳۰ھ مطابق ۹ ماہ ساون ۱۸۷۲ سمبت

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی کمارسین کی رانا کیہر سنگھ کو بمہر و دستخط جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے دی گئی — المرقوم ۴ ماہ فروری ۱۸۱۶ع

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کالیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بمہر و دستخط میرے رانا سے مذکورہ کو عطا ہوئی جسکی روسے واسطے دوام کے ٹھکرائی کمارسین کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیجاتی ہیکہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر رہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری و سپاہ اپنی کے حسب صراحہ ذیل حاضر ہوگا رانا سے مذکور کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعیت کاشتکاری اراضی کے کریگا اور حفاظت راستون کی بخوبی کریگا اور اطمینان ادای نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کیواسطے متعین ہوگی کردیگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری و ہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمابرداری سرکار انگریزی کی بلا تفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سرانجام شرائط مندرجہ مین پہلوتہی کریگا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ عطیہ سے ہوگا اس سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ رانا سے مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگذاری بوقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نکرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کار سرکار کی تمام سال تک دیگا (اور سند ۱۸۲۴ء مین درج ہے کہ بجاے بیگاری بوقت جنگ خود مع اپنی ہمراہی کے خدمت سرکار کریگا) بمبلغ دوہزار روپیہ سالانہ حسب اقساط ذیل ادا کریگا یعنی
اپنے علاقہ مین چار گز عرض کا راستہ طیار کریگا۔ بماہ اپریل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سا ۱۰ ۔ ۔ ۔
نذرانہ نلیا جائیگا۔ ۔ بماہ اگست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سا ۱۰ ۔ ۔ ۔
بماہ دسمبر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سا ۱۰ ۔ ۔ ۔

المرقوم ۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند بنام رانا بھوپ سنگہ کوٹھار

المرقوم ۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی آگیا لہذا حسب الحکم جناب صاحب گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگہ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری و ہمراہی کے حسب بیان ذیل حاضر ہوگا رانا بھوپ سنگہ مذکور افزایش و بہبودی اور رعیت اور کاشتکاری اراضی کرے گا اور راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادا نذرانہ بنا بر صرف اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگہ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرے گا جنکا ذکر بکررہیان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے رانا سے مذکو تعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری اوسکو بروقت

ادا کرتے رہینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جملہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا۔

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سند بنام گوبردھن سنگھ دھامی والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آیا لہذا حسب الحکم راےبہادر گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردھن سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی دہامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروطہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بنابر حفاظت معین ہوگی ادا کرے اور وہ مع بیگاری وہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردھن سنگھ مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کرے گا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت گوبردھن سنگھ مذکور کسی شرط مذکورۂ بالا کے سرانجام مین پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردھن سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے ابکی فرمانبرداری کرین اور اپنی مالگذاری بروقت ادا کرتے رہین۔

تفصیل

بیس نفر بیگاری مقام سپاٹو اور اپنے علاقے مین راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا نذرانہ معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا —

نمبر ۱۰۷

ترجمہ سند بنام مہندر سنگھ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوئے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگھ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقہ بگھاٹ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا تھا اب سرکار جسکی عظم و شان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت و پرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگھ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور لوچ دبھولی و کولی ہل چار پرگنہ بگھاٹ کے عطا کرین لہذا حسب الحکم راءٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی رو سے چار پرگنہ مذکورہ بالا مہندر سنگھ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیئے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دھرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرے اور افزایش بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے —

واضح ہو کہ اوسکو پہنچا ہے کہ حدود قدیم ہر چہار پرگنجات مذکور سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگھاٹ پر کرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی رقم سائر بگھاٹ کا جو مبلغ اسلئے ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگھ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سوائے اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ حاکم مقام سپاٹو کے حاضر رکھے —

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جائیگا اور رعیت علاقہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کر کے مالگزاری بروقت اور بلا تفاوت ادا کرین اور اوسکی حکومت کا ادب کرین —

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام ویب سنگہ بگہات والہ

المرقومہ ۔۔ ماہ نومبر ۔۔ ع

ہنگام وفات بیجا سنگہ رئیس سابق بگہات جو لاولد مرگیا علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تہا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگہ کو اور اوسکی اولاد کو بچند شرائط دیا جاوے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگہ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمہاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ بگہات بشرائط ذیل دیتا ہون —

شرط اول

یہ کہ علاقہ بگہات پر مالگزاری مبلغ ا ۔۔ روپیہ سالانہ لیجاویگی —

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ بگہات (مع اوس علاقے کے جو از آن میجر جنرل راس صاحب کے ہے) جسکی نکاسی مبلغ ا ۔۔ روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بالعوض اس خراج کے اپنے قبضے مین رکہینگی —

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ اداے مالگذاری سے محفوظ اور مرفوع رہیگا —

اطمینان رکہو کہ جب تک تم اور تمہارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلال رہینگے اور جو شرائط اور فرائض بنسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین بایمانداری ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ بگہات تمہارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا —

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹہاکر جوگراج [illegible] والہ

المرقوم ۱۲ ماہ ستمبر [illegible] عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بلسن کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہر سال نذرانہ مشروط جو واسطے ادائے خرچ فوج محافظ
ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل
کے حاضر ہو ٹھاکر جوگراج مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور رستون کی حفاظت
بھی کریگا اور اطمینان بابت ادائے زر نذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کر دیگا اور جب حکم ہوگا
خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی مدود سے
باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے
سے انحراف کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے
مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا
مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اوسکو دیا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری مقام سیاتھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے —
راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف —

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سنسار و میلوگ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سنسار و کو دی جاتی ہے جسکی
رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوگ کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل مین درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاوے ٹھاکر سنسار ونذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت ادای زر نذرانہ فوج انگریزی کر دیگا اور جب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سنسار ونذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے سے پہلوتہی کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جاویگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر سنسار وکو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بلا اتفاوت ادا کرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری — نذرانہ معاف — راستون کی طیاری — ہنگام جنگ خود مع فوج کے شریک فوج انگریزی ہونا —

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بال چند بیجاہ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رایٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بال چند کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیجاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط بنابر ادای صرف فوج انگریزی محافظ ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری و سپاہ کے جب حکم ہو حاضر رہے بالچند مذکور افزایش بہبودی رعیت وزراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کرے گا اور اطمینان بابت ادای نذرانہ فوج انگریزی کر دے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہو اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر بال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط مذکورہ بالا پوری نکرے جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ بال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلا تفاوت ادا کرینگے —

تفصیل

پانچ نفر بیگاری — نذرانہ معاف — ہنگام جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر چھوبو دلد ٹھاکر بلوچند کو مہر و دستخط کپتان راس صاحب کے ملی — المرقوم ۱۳ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانا ے مذکور اوسوقت موجود نہ تھا حسب حکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطاے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۴ ہجری و سمبت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانا ے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جسکی روسے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ ... واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب حکم ہو مع بیگاری ادہر اوہر کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوا و فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور حفاظت رستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط سر انجام نکریگا تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقے کا کرے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا سے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بروقت اور بلا تفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بیگاری ہر وقت حاضر رکھے گا —

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاے گا —

وہ اپنے علاقے میں راستہ تیار کریگا —

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیوں اور بیگاریوں کے افسران انگریزی کے شریک رہیگا — المرقوم ۳۱ ماہ جنوری ۱۸۱۵ع مطابق یکم ربیع الثانی ۱۲۳۰ ہجری

نمبر ۱۱۳

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی ترج کی ٹھاکر رتیت سنگھ والد ٹھاکر رام سنگھ کو بمہر و دستخط عزیز جان ارسکن صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی جنوبی ملی —

المرقوم ۶ ماہ جون ۱۸۲۲ع

چونکہ بعجواے مضمون چٹھی صاحب سکرتری بلیٹن نمبر ۲ مرقومہ ۲ ماہ جولائی ۱۸۲۲ع اور نیز دفعات ۸ سے ۱۰ تک چٹھی ہنوبل کورٹ اوف ڈائرکٹر نمبر ۱۵ مرقومہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۲۲ع ٹھکرائی ترج کی ٹھاکر مذکورہ بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند مہر و دستخطی میرے سے دی جاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کا مطیع اپنے تئین نسمجھے اور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے علاقے میں راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بیگاری اور ہمراہیوں کے جسقدر ممکن ہو حاضر ہو اور مبلغ ... سالانہ تین اقساط میں خزانہ سرکاری میں داخل کیے یہ روپیہ سابق بھی دیا جاتا تھا اور سواے اسکے مبلغ ... واسطے سیام سنگھ ٹھاکر سابق ترج کے داخل کرے اور ہرگز شرائط ہذا سے انحراف نکرے جو اس دفتر مین بابت انتظام علاقہ و حفاظت رعایا

درج ہوکر رکھے گئے ہین —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بلاتفاوت ادا کرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین اور کسی حکم واجبی کی تعمیل مین اوس سے انحراف نکرین —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ عیسوی —

نمبر ۱۴۱

ترجمہ سند بنام ٹھاکر منگری دیو کوٹھار

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیۃ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر رای منگری دیو کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیے گئے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے خرچ فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب تصریح ذیل مع بیگاری وسپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے ٹھاکر رای منگری دیو افزایش بہبودی رعیت وزراعت وحفاظت راستہ کریگا اور اطمینان بابت ادائے زر نذرانہ اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور اپنی سپاہ کے حسب تفصیل ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر رای منگری دیو کسی شرط کے سرانجام مین جسکی تفصیل یہان بھی درج ہے پہلوتہی کریگا تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر رای منگری دیو کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت اوسکو ادا کیا کرینگے

تفصیل

پانچ بیگاری — راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف — اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہنے —

نمبر ۱۱۵

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی منگل رانا بہادر سنگہ منگل والے کو مہر و دستخط کپتان رٹ راس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سرہند و علاقجات کوہی کے ملی —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

چونکہ ہنگام اخراج گورکھا ملک کوہستان سے تمام علاقجات قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا یہ سند رانا بہادر سنگہ کو بموجب حکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے جو بذریعہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وصول ہوا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو ٹھکرائی منگل کی دی گئی وہ اس علاقے کو واسطے دوام کے اوسیطرح اپنے قبضہ مین رکھے کا جسطرح عہد گورکھا مین رکھتا تھا اور مطابق شرائط ذیل کے کاربند ہوگا یعنی —

شرط اول

یہ کہ وہ بیگاری واسطے خدمت سرکار کے ہمیشہ دے گا —

شرط دوم

نذرانہ اور معاملہ اوس سے نلیا جاوے گا —

شرط سوم

ہنگام جنگ وہ مع اپنے ہمراہیون کے شامل فوج انگریزی کے رہے گا —

شرط چہارم

حسب الطلب وہ بیگاری اپنے علاقے سے واسطے بنانے سڑک کے دیگا اور تعمیل احکام حکام انگریزی بدل و بزودی کریگا —

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع مطابق ۶ ماہ پوس ۱۸۷۲ سمبت

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی روسے ٹھکرائی درکوٹی کی راناستیس رام کو بمہر و دستخط کپتان ابرٹ راس صاحب کے ملی۔

المرقوم ۱۰ ماہ اگہن سمبت ۱۸۷۱

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان و قرب وجوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز ٹھاکر درکوٹی مطیع اوس سرکار کا ہے لہذا کپتان راس صاحب حکم دیتے ہین کہ راناستیس رام درکوٹی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہیگا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا دیگر رانایان کچہ سروکار درکوٹی سے نرکہین گے اور خلاف کسیطرح کا درباب حق راناستیس رام کے پیدا نکرینگے۔

بہاولپور

از روے اصل کوائف دفتر فورین ورپورٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بہاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت درانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگہ نے قوت پکڑی نواب بہاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھہ کیا جاوے اور گو از روے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگہ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھہ بہاولپور کے ۱۸۳۳ع مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرار پایا جب عہدنامہ کو رنجیت سنگہ کے ساتھہ درباب انتظام تجارت دریاے سندھ منعقد ہوا تھا اسکی رو سے نواب کو اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج مین باداے محصول مقررہ مقامات متصل کوٹ اور ہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ع مین محصول کشتیون پر از روے عہدنامہ نمبر ۱۱۸ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ع مین فہرست محصول کی ترمیم نمبر ۱۱۹ کی رو سے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ع مین حسب منشاء نمبر ۱۲۰ اسکے اور پھر ۱۸۴۳ع کو موجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول نصف ہوا اور ایک تقسیم محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بہاولپور مین براہ خشکی گذر کرے قرار پائی ۱۸۴۷ع مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہادر لاہور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ع مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندہ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بہاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پرمٹ تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر مزدوری آمد ورفت مسافران و اسباب دریا پر ہوسکتا تھا —

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۸ع مین قرار پائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرار پایا جسکی رو سے نواب نے اپنے تئین زیر حکم وخدمتگذار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہ کر خود سر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کی نواب نے بیچ رسد رسانی وگذرنے فوج کے مدد دی جسکے جلدو مین اضلاع سبزلکوٹ وبھونگ بارہ بطور انعام

نواب کو عطا ہوئی —

بہ تعمیل منشاء ایکٹ سنہ ۱۸۴۳ع کے جب حکام نے چاہا کہ لین پوسٹ انگریزی کی ستلج تک قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے ۱۸۴۴ع مین جسقدر زمین درکار تھی بلا معاوضہ دی سنہ ۱۸۴۸ع مین نواب بھاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان مین بدل کی جسکے عوض اوسکو انعام مین لاکھہ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار مین آئی اوس روز سے شروع ہوا —

سنہ ۱۸۵۲ع مین نواب نے تجویز کی کہ بجاے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو اس بارہ مین گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی مین نہین ہین جب بھاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین اوسکا ہوا مگر فرزند اکبر کی بمدد داودپوترون کے اوسکو ریاست کرکے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ وقت عائد ہوئی تو اوسنے مدد بخلاف اپنے برادر کلان کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی نے حسب منشاء عہدنامہ بھاولپور یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی بمقابلہ دشمن بیرونی کے کرینگے مگر اوسپر فرض نہین کہ تنازعات باہمی مین وہ مداخلت کرین برادر کلان جو فتحیاب ہوکر جانشین ریاست ہوا تھا وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور علاقہ بھاولپور کے منعقد ہین اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو بسفارش سرکار انگریزی سولہ سو روپیہ ماہواری بھاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ دعوی ریاست بھاولپور بنام اپنے اور اپنی اولاد کے ترک کرے گا عہدنامہ نمبر ۱۲۳ تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا —

مگر ایک سال کے عرصے مین نواب معزول نے عہدشکنی کی اوسنے ایک درخواست بخدمت صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظرثانی فرمائی جاے اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تاحین حیات دعوی ریاست نہین چھوڑے گا اور استطلاب اجازت واسطے جانے اور دوبارہ چھین لینے سند بھاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظربند رہے وہ اب قلعہ لاہور مین نظربند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور مین اس غرض سے امانت ہے کہ آیندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانیکا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان بخطاب بہاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بہاول خان رئیس بہاولپور مرقومہ ۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء بفضل خدا واسطے یکجہتی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بہاولپور جو ہنگام تشریف بری ہنوربل الفنسٹن صاحب مقام کابل ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اب تک بلاتفاوت قایم ہے اور اب کہ کپتان سی ایم ویڈ صاحب پولٹیکل اجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بنٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بہاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تاکہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا اور باعث بہبود ملک کردہ نواح ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ محافظ الملک مخلص الدولہ محمد بہاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤد پوترہ فریق ثانی بنابر استحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقہ تجارت منعقد ہوئین جنکی تعمیل عمل مین آوے گی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قایم رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا غیر موروثی سرکار بہاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

درباب انتظام ملک و اختیارات و حقوق کلی جو نواب کے اوسکی رعایا کی نسبت اتک ہین اوسمین نواب مختار ہے کسیکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب منشاء شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہیگا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمدورفت دریای سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بہاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بہاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمدورفت کرنے کے ہین بشرطیکہ رہداری اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بہاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق راے سرکار انگریزی محصول مناسب وہ بھی اشیاے تجارت پر جو رستہ ہاے مذکورہ بالا مین گذرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی نہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران ریاست و مستاجران مالگزاری علاقہ بہاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے مزاحم نہون یعنی بہانہ محصول حکم جدید وکسی اور حیلے سے سد راہ اونکے نہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورہ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیای

تجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اوسکو کچہ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قایم ہے جو جو گہاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے الغرض یہ دونون قسم کے محاصل مثل سابق قایم اور برقرار رہینگے —

شرط نہم

جو تجاران گذر امین مذکور ہین کرین اونکو لازم ہے کہ جب تک علاقہ نواب مین رہین اوس وقت تک حکومت نواب کا بہت لحاظ رکھین اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور مین نہ لاوین —

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا اوسقدر بمعرفت اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا —

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیا کے اور تحصیل محصول کے بجانب سرکار بہاولپور مامور ہونگے وہ مقامات مقابل متھن کوٹ اور ہری کے قیام رکھینگے اور سوا سے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیان روکی نجاوینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی —

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیان اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ کچہ اسباب اپنا وہان اوتارین یا اسباب جدید خرید کرکے بار کرین تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بہاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب منشاء شرط ہشتم لیا جائیگا —

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ مقام مقابل متھن کوٹ قیام پذیر ہوگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے روانہ دیگا اوسمین تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب یہ کشتی بمقام ہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ روانہ کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب رونہ سے زیادہ برامد ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول مقام متھن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا ادائے محصول روانہ آئندہ ہوگا —

شرط چہاردہم

یہی طریق بنسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام ہری سے بجانب متھن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

درباب محافظت تجاران جو آمد و رفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ رونہ تھانہ دار یا کسی اور اہلکار ذی اختیار کو وہ دکھا دین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین —

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنا بر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہے گا اور وہ سب واسطے استحکام اتحاد ابدی فیما بین سرکارین کے ہونگے —

المرقوم مقام بہاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی دستخط ڈبلیو سی ہیننگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۸۳۳ عیسوی

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بہاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مرقومہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء یہ شرط ہے کہ محصول مناسب و واجبی بصلاح سرکارین اوپر اشیائے تجارت دریای سندھ و ستلج کے ڈالا جائیگا اب سرکارین ممدوحین کی رائے مین بباعث ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوس وقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اوپر قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین یہ مناسب تصور ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاوے اور کچھ لحاظ اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاوے لہذا شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق تجویز ہو کر منظور ہوئین اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور تعداد محصول مین ہرگز کمی بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین۔

شرط اول

محصول تعدادی پانچسو ستر [illegible] کا بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمد و رفت دریاے سندھ و ستلج مین کرین کنارہ سمندر سے تا مقام روپر بلالحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا اور زر محصول مذکورۂ بالا درمیان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاہاے مذکور پر واقع ہے تقسیم ہوگا۔

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورۂ بالا جو ریاست بہاولپور کا حصہ مبلغ ۵ [illegible] کسرے کم ہے وہ مقام مقررہ مقابل متھن کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپر جائین لیا جائیگا اور جو کشتیان مقام روپر سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصہ بہاولپور مقام ہری کے لیا جائیگا اور کسی مقام پر سواے ان دونون کے تحصیل محصول نہوگی۔

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اور نیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار و مقدمات کے جو در باب حفاظت تجارت و بہبودی تجاران مسافران ریاستہاے مذکورۂ بالا واقع ہون ایک افسر انگریز بمقام متھن کوٹ اور ایک ہندوستانی اجنٹ بمقام ہری کے منجانب سرکار انگریزی مقرر ہوگا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب اجنٹ لدہیانہ کے رہینگے اور جو اہلکاران منجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق راے ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب متصل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے نہوگا اور حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بہاولپور مین نکریگا۔

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدہ کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ تھا کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اور اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمردیف روانہ کے اونکو دی جایگی۔

شرط ششم

اوسقدر مضمون شرائط ششم و ہفتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء جو متعلق قرارداد محصول اور مقام اجلس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے مسترد ہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے بموجب اونکے اور شرائط متعید عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا۔

نقل وترجمہ صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولیٹکل اجنٹ

مہر کمپنی دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۵ء عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقہ بہاولپور مین بابت کشتیون کے جو آمدورفت دریای سندہ و ستلج مین کرین تحصیل ہوگا۔

چونکہ ازروی عہدنامۂ مرقومہ ۲۷ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ع سرکار
بہاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ ۱۲ روپیہ پائی محصول کشتی معمولہ
اشیاء تجارت جو دریا پرسے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام روپر آمد و رفت کرین مجاز
لینے کے ہین یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر جو کشتی ایسی ہوگی کہ وہ کل علاقہ بہاولپور سے گذر
نکرینگی بلکہ مقامات اثنا راہ مین وہ اپنا مال کو فروخت کرین یا اور اسباب خرید کرینگی
یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہونگی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے
کشتیون کا محصول مطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقامون سے جہان وہ اپنا اسباب
چھوڑ کر آگے روانہ ہون یا جہان سے وہ اپنا اسباب فروخت کر کے واپس اپنے مقام کو
جاوین حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا —

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقہ بہاولپور کے پرے سے
خیرپور شرکیا تک یا خیرپور شرکیا سے سرحد شرقی علاقہ بہاولپور سے پرے تک
جاوین سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمد و رفت کے اسقدر ہین — ۶ر۱۰ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے بہاولپور تک یا بہاولپور سے
سرحد شرقی کے پرے تک . . . . ۱۱ر۸ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا چکرام سے
سرحد شرقی کے پرے تک — ۶ر۸ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شمالی و شرقی کے پرے سے سرحد جنوبی و مغربی تک
یا سرحد جنوبی و مغربی سے سرحد شمالی و شرقی کے پرے تک — ۱۲ر۳ پائی

دوم اسیطرح جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے سے
مقام چکرام تک یا مقام چکرام سے سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے تک جاوین
سرکار بہاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمد و رفت کے اسقدر ہین — ۵ر۶ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کی پرے سے مقام بہاولپور تک
یا مقام بہاولپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک — ۶ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک

یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک — [illegible] ۶ ر ۱۰ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و مشرقی تک

یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک — [illegible] ۱۲ ر ۳ پائی

سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہاے پنجاب سے ستلج یا سندھ مین بمقابل معبر باکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور کے پرے سے معبر باکری تک جائین تو سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول ہجری مطابق بعد مسافت جو اوسکے علاقے مین کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین — [illegible] ۱۱ ر [illegible] پائی

ایضاً ایضاً جو کشتی معبر باکری سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے علاقہ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع آنروے سرحد شمالی و مشرقی سے معبر باکری تک جائین — [illegible] ۲ ر ۰ پائی

چہارم جو خالی کشتی کار سرکار پر جائے اوس پر محصول نلیا جائے گا

پنجم جس مقام پر علاقہ بھاولپور مین تجار مقام کر کے اسباب وہان یا فروخت کرین تو حسب منشار عہدنامہ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور بروقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا —

دستخط ایف مکیسن

منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۸۴۳ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولہ اسباب تجارت (باستثناے تجاران و رعایاے نواب فضل خان) بروقت سفر علاقہ بھاولپور لینگے —

شرط اول

غلہ و ہیزم یعنی لکڑی و چونہ مثل علاقہ لاہور بلا ادائے محصول آمدورفت کرینگے۔

شرط دوم

باستثنائے تین جنس مذکورہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق مقدار کشتی جو تین قسم کا قرار دیا گیا ہے لیا جاویگا۔

شرط سوم

جس کشتی مین ۱۰۰ من سے زیادہ اسباب نہین آسکتا اور جو روجان یا ٹھٹھہ کوٹ سے دامن کوہ یا روپر یا لدھیانہ وغیرہ تک جاوین یا روپر یا لدھیانہ سے تا مقام روجان یا ٹھٹھہ کوٹ جاوین — عـــ

جس کشتی مین ۱۰۰ من سے زیادہ ہوگا اور ۵۰۰ من سے زیادہ نہوگا — عـــ

جس کشتی مین ۵۰۰ من سے زیادہ ہوگا — عـــ

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلی حروف مین لکھے جاوین تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے

المرقوم ۵ ماہ اگست ۱۸۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل مندرجہ اجلاس کونسل نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۴۱ء

نمبر ۱۲۱

اقرار نامہ در باب تحصیل محصول تجارت درمیان علاقہ بہاولپور کے (باستثنائے تجاران و کوٹھی تجاران خاص رعایائے علاقہ بہاولپور) شرائط ذیل فیمابین سرکار انگریزی و سرکار بہاولپور قرار پائین۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بہاولپور مین آمدورفت کرین نصف محصول مقررہ سے لیا جاے گا۔

شرط دوم

بابت اوس اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمدورفت کرے سواے محصول مندرجہ کے اور محصول اوسپر نلیا جائیگا۔

گاڑی محمولہ اشیاے تجارت — عما

شتر ایضاً ایضاً — عہ

قاطر یا یابو نر گاو یا خر — ۸

شرط سوم

جس تجار کے پاس رونہ حسب نمونہ ملحقہ عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلامزاحمت وبغیر دینے تلاشی اہلکاران ماموره چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثناے راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بہاولپور سے مقام سرسا تک پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافران موجود ہونگے تو سرکار بہاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سراے واسطے آرام مسافرون کے طیار کردینگے اور سڑک بھی بناکر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیما بین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان واعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ع

مہر نواب

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آر این سی ہملٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ء مشتہر ہوا —

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بہاول خان بہادر نواب بہاولپور منعقدہ لفٹننٹ میکنس صاحب منجانب آنریبل کمپنی باختیارات عطیہ رائٹ آنریبل جارج لارڈ آکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند و منشی چوکس راے منجانب نواب بہاول خان بہادر حسب اختیارات عطیہ نواب موصوف —

شرط اول

دوستی و اتفاق و یکجہتی مابین آنریبل کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے متصور کیے جاوینگے —

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دارالریاست اور ملک بہاولپور کی حفاظت کرینگے —

شرط سوم

نواب بہاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اور ہمیشہ قانون سے جاری رکھینگے ―

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و انفصال سرکار انگریزی کی جائیگی ―

شرط ششم

نواب بہاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کریگا ―

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام انگریزی اوس علاقے مین داخل نہوگا ―

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ مکینسن صاحب و منشی چودھری کسن راے کے ہوے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بہاولخان بہادر کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیمابین دی جائیگی ―

المرقوم بمقام احمدپور تاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ع مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ

دستخط آکلنڈ

مہر گورنر جنرل

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۸ع

نمبر ۱۲۳

شرط اول

محمد صادق یا معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی تخت بہاولپور کو ترک کرتا ہے ―

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے ہین حیات اور بعد اوسکے اوسکی اولاد اب آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بہاولپور مین قدم نرکھینگے —

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے خطوط یا پیغام کسی اہلکار یا مختار ریاست بہاولپور کے پاس نہ بھیجیگا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد ملاقات کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبروے سرکار انگریزی کرنی ہوگی —

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آئیگا بعد اوسکے وہ کبھی بغیر اجازت حاکم بہاولپور کے کسیوقت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا ماتحت ریاست بہاولپور کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا —

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سواے بیگمات اور خدمہ کے دس نفر سے زیادہ نوکر کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجایگا —

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بہاولپور کے اوپر دعوی حکومت بہاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر نہین کریگا اور وہ کبھی کوئی نالش اوپر حاکم بہاولپور کے نہین کریگا اور اوسکا دعوی اسی اقرارنامے کی روسے ناجائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا —

شرط ہفتم

محمد صادق خان بخوشی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بہاولپور مین اوسکا دعوی

نہین ہے صرف اوس روپیہ پر اوسکو بالعوض اسباب وجواہرات وغیرہ کے دیا گیا
اور صرف مبلغ اسا ماہواری تنخواہ ذاتی جسکا نصف مبلغ ۱۱۱ ہوتا ہے —

شرط ہشتم

سرکار بہاولپور اقرار کرتی ہے کہ بمعرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان مین ماہ بماہ تاحین حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری اوسکی داخل کیا کرے گی اور سوائے اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہون گے وہ بھی دیے جائین گے مگر سوائے اسکے اور کچھ اوسکو نہین ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ ماہواری یعنی مبلغ ۱۱۱ دیا جائیگا —

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتے ہین کہ شہزادہ مذکورہ بالا کی پابندی محمد صادق خان کریگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی نسبت فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرسکے گا اور نواب محمد فتح خان بہادر تخت بہاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین ہوسکے گا —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط دلیپ سین کار

کشمیر و دیگر ریاستہاے آنروے ستلج

از روے رپورٹ گورنمنٹ پنجاب واصل کواغذ دفتر فورین

کشمیر

بعد ختم ہوئے مہم ستلج کے عہدنامۂ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کی رو سے تمام ملک کوہستان وسطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ وستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاے بیاسہ وسندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا۔ اوسی عہدنامے مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگھ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دربارہ دوبارہ قائم کرنے واسطہ دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہے گا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا۔

گلاب سنگھ اوائل مین ایک سوار رسالہ فوج زیر حکم جمعدار خوشحال سنگھ کا تھا یہ خوشحال سنگھ اوسوقت مین جمعدار ڈیوڑھی رنجیت سنگھ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلدو مین علاقہ جموں واسطے بود وباش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگھ نے سکونت جموں کی اختیار کی اور راجپوتان قرب وجوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین براے نام حکومت بابہ لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ اون تبدیلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین تحقیق یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سراؤن وقوع مین آئی کی تھی۔

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۴ اوسکے ساتھ بمقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی رو سے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریاے سندھ وراوی کے مع علاقہ چمبا وباستثناے علاقہ لاہول بالعوض مبلغ ۷۵ لکھ روپیہ کے اوسکو ملا اور اوسپر لازم آیا کہ تمام تنازعات جو علاقجات قرب وجوار کے ساتھ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھ جنگ آرا ہو تو مع اپنی تمام

فوج کے مدد سرکار کرے اور تعین امور ماتحتی اوسکے بنسبت سرکار انگریزی کیے گئے منجملہ
حصہ پرگنہ چمپا جو بعد معاہدہ سکھان ۱۸۴۶ء کے تھے سب پرگنہ این روی راوی اور بعض پرگنہ
آنروے راوی واقع ہین بعوض پرگنات چمپا واقع این روے راوی سرکار انگریزی نے
مہاراجہ گلاب سنگھ کو تعلقہ لکھیم پور واقع دامن کوہ آنروے راوی جسکی جمع [illegible] سالانہ ہے
دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا —

مالگزاری سالانہ جو راجہ چمپا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کو دینا تھا جسکی
تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روے دریاے راوی
ہوتا ہے اور جو فوج کنٹنجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملنا چاہیے

جب یہ معاملات صلح ہوتے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کے جو بنام
بھدروا مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمپا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
سنہ ۱۸۲۰ء مین عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کا دعوی چودہ یا پندرہ سال کے قبضہ بلا نزاع کے
تھا مگر سکھون نے بیچ عہد راجہ ہیرا سنگھ کے بھدروا کو راجہ چمپا سے لے لیا تھا اور
یہ اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشا شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء
سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے از روے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگھ
کو دیا تھا —

سنہ ۱۸۴۷ء مین ایک انتظام ایسا گلاب سنگھ کے ساتھ قرار پایا کہ جس سے اوسنے
اپنا دعوی تمام علاقہ چمپا کا جو دونون جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس
غرض سے کہ بھدروا اوسکو ملے اور تعلقہ لکھیم پور اوسکے بنام ہوجاے اسطرح
ملک چمپا پھر تمام وکمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے مین کوئی عہدنامہ
خاص نہین ہوا —

جب سے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھ کشمیر کے تمام قسم کا رہا
سنہ ۱۸۵۷ء مین مہاراجہ گلاب سنگھ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگھ جانشین اوسکا ہوا
اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو از روے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا عنایت ہوا۔

کپورتھلہ

رئیس کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آنروے ستلج اور نیز دواب باری اپنے قبضے مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دواب باری مین اوسکے قبضے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے تھے اور اوائل مین سردار جسا سنگہ نے جو بانی اس خاندان کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے خاندان مشہور ہوا علاقجات آنروے ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قبل ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۸ء کے دیے تھے

جمع	[illegible] لک
رقبہ میل مربع	[illegible]
نفری باشندگان	[illegible]
خراج ادائی	[illegible] لک

کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمیناً [illegible] لک ہے

ازروے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ جو فوج انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاونی بنا کرے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا اور ازروے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا۔

[illegible] میں سردار فتح سنگہ زیادتی رنجیت سنگہ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلو والہ زیر حفاظت سرکار انگریزی بباعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرق ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۸ء ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہے مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب مبسوط ہے۔

اول جنگ سکہ مین فوج کپورتھلہ بمقابلہ فوج انگریزی بمقام آلیوال جنگ آور ہوے بباعث اس دشمنی کے اور نیز اسوجہ سے کہ سردار مذکور فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

رسد پہونچا نہ سکا اسواسطے اوسکے علاقجات واقع این روے ستلج ضبط سرکار ہوے جب جالندہر
دواب سنہ ۱۸۴۶ء مین تسلط سرکار انگریزی مین آیا علاقجات آنروے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط
پر قائم اور بحال رہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا
سرکار انگریزی کو دے جمع علاقجات جالندہر کے تخمیناً [illegible] تھا شرائط جنکی روسے قیام
علاقہ بنام سردار مذکور کے رہا منجملہ جنکے سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تھا ان شرائط پر کہ وہ نیک
رویہ رہین اور انتظام اچھا کرین اور کسی قسم کا محصول نلیا کرین اور راستہ اور سڑک اپنے علاقے
مین طیار کرے اور اونکی مرمت رکھے —

معاوضہ خدمتگذاری دواب جالندہر ایک لاکھ اونتیس ہزار روپیہ تعین ہوا مگر بعد ازین
اسمین صہ روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگذاری سرکار راجہ نے کی تھی اوسوقت
مین جاگیر نورمحل شامل علاقہ کپورتھلہ تھی اور بعد ازان اوس سے علیحدہ کی گئی علاقجات باری
دواب جنکی تشخیص جمع [illegible] کی تھی مگر بعد ازان جمع اوسکی [illegible] قرار پائی سردار نہال سنگہ کو
تا حین حیات واگذار ہوے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی —

سنہ ۱۸۴۹ء مین سردار نہال سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا بماہ ستمبر سنہ ۱۸۵۲ء اوسنے وفات پائی
اوسکے بعد رندھیر سنگہ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے اور بعد ازان سنہ ۱۸۵۸ء
مین بیچ ملک اودھ کے راجہ رندھیر سنگہ نے خدمت سرکار انگریزی کی بلحاظ خدمت گذاری جو
اوسنے اوسوقت دواب جالندہر مین کی تھی سرکار نے جہان اور انعام بخشی ایک سال کی مالگذاری
بھی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگذاری سے کم کردیے راجہ نے
درخواست دی کہ جو جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دواب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگہ کے سنہ ۱۸۵۲ء
مین ضبط سرکار ہو گئی ہے کوئی الحال فائدہ بخش نہین مگر بالعوض اس معافی مالگذاری کے اوسکو
عطا ہو یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت
سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی رہی اسوجہ سے مالگذاری راجہ کی بمقدار سابق
ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے —

بجلدوے خدمتگذاری راجہ بملک اودھ راجہ کو علاقہ بونڈی اور بہٹولی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوئے بموجب نمبر ۱۲۶

بموجب سند نمبر ۱۲۷ کے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا —

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ کے راجہ بلبھیر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدہ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علحدہ نکرین راجہ حال بیجے بلبھیر سین کا ہی اور عمر ۲ سال ہی

رقبہ	[illegible] میل مربع
آبادی —	[illegible] نفر
جمع —	[illegible] روپیہ
مالگزاری سرکار	ایک لاکھ روپیہ

ہنگام وفات راجہ بلبھیر سین کے ۱۸۵۱ع مین ایک کونسل اجنبٹی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغرسنی راجہ حال جواوسوقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین —

اختیار متبنی کرنیکا ازروے سند نمبر ۱۸ کے راجہ کو عطا ہوا

چمپا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضہ سرکار انگریزی مین ۱۸۴۶ع مین آئی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا تھا —

ازروے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۷ع کے چمپا پھر تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگہ کو عطا ہوئی جسکی روسے علاقہ چمپا اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو جنکا استحقاق ازروے شاستر کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثاے برادران حسب قاعدہ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین بدنظمی علاقہ مین واقع ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکی جگہ جانشین کرسکتے ہین —

رقبہ —	[illegible] میل مربع
آبادی —	[illegible] نفوس
جمع —	[illegible]
مالگزاری سرکار —	[illegible]

۱۸۶۶ع مین چھاونی گدہی ڈلہوسی واقع علاقہ چمپا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ دوہزار

روپیہ اوسکی زر مالگزاری سالانہ سے تخفیف ہوں جو اب بمبلغ عـــ ہی ـــ
سند نمبر ۱۲۹ راجہ کو ملی جسکی روسے اوسکو اختیار متبنیٰ کرنیکا عطا ہوا

سوکیت

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروی عہدنامہ لاہور آئی بیچ ۱۸۴۶ع کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۳۰ کے راجہ اوگرسین راجہ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو حسب قاعدہ بزرگی دیا گیا بشرطیکہ سرکار خاص کر بباعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکردین ـــ اختیار متبنیٰ کرنے کا راجہ کو ازروی سند نمبر ۱۸ کی عطا ہوا

سند نمبر ۱۳۱ جسکی روسے اختیار متبنیٰ کرنے کا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھان والہ اور راجہ تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیر دار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصۂ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی ـــ

نمبر ۱۲۴

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموں والہ فریق ثانی منعقدہ منجانب سرکار انگریزی معرفت فردرک کری صاحب اور ربرٹ میبر ہنری منٹگمری لارنس صاحب جو کارروائی حسب الحکم رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر مجیسٹیز ترینگ محبر موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ماموره ہنوربل کمپنی بنابر ہدایت و انضباط امور ہند کرتے ہین اور مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود ـــ

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلا مداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریای سندھ اور بجانب مغرب دریای راوی مع علاقہ چمبا و باستثنا، علاقہ لاہول جو جزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشار دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ - ماہ مارچ ۱۸۴۶ء سپرد کیا دیتے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگہ کو دیا گیا کمشنران نامزدہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل علیحدہ عہدنامہ مین بعد پیمایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اس انتقال علاقے کے جو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حسب منشار شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگہ سرکار انگریزی کو مبلغ ۷۵ لاکہ روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ ۵۰ لاکہ بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ ۲۵ لاکہ بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا۔

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگہ ہرگز بلا اتفاق رای سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب وجوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کریگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگی اوسکے مطابق تعمیل کریگا۔

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کوہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی۔

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایاے یورپ اور امریکا کو بلا استرضاے گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہیں کہ درباب علاقہ منتقلہ کے وہ منشاء دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ جداگانہ کا جو فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء ہوا ہے لحاظ رکھینگے۔

شرط نہم

سرکار انگریزی مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد بمقابلہ دشمن غیر کے بیچ حفاظت اوسکے ملک کے کرینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ حکومت سرکار انگریزی کی قبول کرتے ہیں اور باعتراف حکومت سرکار انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ شاخ بز پشمی چھ نر اور چھ مادہ اور تین جوڑی شال پشمینہ کی دیا کرینگے

یہ عہدنامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ فریڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے حسب ہدایت رایٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے اصالتاً فراہم کیا اور عہدنامہ آج کی تاریخ بمہر رایٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل بہادر کے تصدیق ہوا۔

المرقوم بمقام امرتسر تاریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری

(مہر) دستخط ایچ ہارڈنج

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

حسب الحکم رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۲۵

بنام مہاراجہ رندھیر سنگھ بہادر نایٹ اوف دی موسٹ ایکزالٹڈ اوردر اوف دی سٹار اوف انڈیا کشمیر

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ع

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان اور سرداران ہند کی جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے آپ خواہش شاہی کو پورا کرینگے سبب وہ اطمینان آپ کو دوبارہ دیتا ہون جو مین نے دربار سیالکوٹ مین ماہ مارچ ۱۸۶۰ دیے تھے یعنی درصورت ہونے اصلی وارث کے تبنی کرنا وارث کا اپنے خاندان سے موجب رسم و آئین کے سرکار انگریزی کو بخوشی منظور و مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک آپکا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شروط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند جسکی روسے علاقہ بونڈی و بھتولی راجہ رندھیر سنگھ بہادر کپورتھلہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ اپریل ۱۸۵۹ عیسوی

چونکہ از روے رپورٹ صاحب چیف کمشنر بہادر اودھ ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے راجہ رندھیر سنگھ بہادر آلووالیہ بباعث نمک حلالی سرکار انگریزی کی خود بسرکردگی اپنی فوج کے لکھنو مین آیا اور خدمات لائقہ کین مین بطور علامت خوشنودی مزاج راجہ رندھیر سنگھ بہادر کے زمینداری بونڈی و بھتولی کی نصف جمع پر استمرار اس شرط پر دیتا ہون کہ ہنگام وقت و اندیشہ کے راجہ خدمت جنگ و پولیٹکل کرینگے۔ واضح ہو کہ اس عطیہ سے راجہ کو صرف وہ استحقاق عطا ہوے ہین جو سابق مالک زمینداری مذکور کو حاصل تھے اور کوئی حق نہین دیا گیا ہے۔

خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ کو دیا جاے۔

نمبر ۱۲۷

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ راجگان راجہ رندہیر سنگہ بہادر کپورتھلہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان و سرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش کو پورا کرنیکے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو متبنی تمھارا یا تمھارے بعد کسی اور راجہ ریاست کا جو بموجب دہرم شاستر و رسم خاندان کے کیا ہوگا منظور اور مقبول ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کے نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا —

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۸

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی روسے علاقہ مندی راجہ بلبھیر سین مندی والہ کو عطا ہوا المرقومہ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ عیسوی

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ مابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبھیر سین راجہ ذیشان مندی نے اتحاد و خیر خواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ مندی اوسیقدر حدود مین جسقدر سر وقت تسلط انگریزی وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو پشت در پشت دیتے ہین در صورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا —

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہوسکیگا اوسکو وہ گدی مندی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو کسی حق الیقین ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی بطریق مذکورہ
بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی —

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ و سپاٹو مین ایک لاکھ روپیہ نذرانہ دو قسطون مین ایک تاریخ یکم جون
مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا —

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے درآمد و برآمد پر نلیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران
فرض تصور کرے گا —

شرط سوم

وہ سڑک اپنے علاقہ مین جو بارہ فٹ عرض سے کم نہوگی تیار کریگا اور اوسکی مرمت رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملا گڑھ اور آنندپور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کریگا اور پھر کبھی ارادہ دوبارہ
تعمیر کرنے کا نکرے گا —

یہ شرط درباب قلعہ کملا گڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مکانات
کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے بنے ہون اور حاکم
بتور وغیرہ کو مسمار کروے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھ ضرب توپ خرد واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جا کر
شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل کریگا اور رسد حتی الامکان
بہم پہونچاویگا —

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا —

شرط ہفتم

درباب محصول کان آہن و نمک کے جو علاقہ منڈی میں ہیں قواعد بعد مشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ علاقجات کوہستان بعد ازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقہ مذکور کی بلا منظوری و استرضائے سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط نہم

وہ اسطرح انسداد بردہ فروشی و ستی و دختر کشی و ضائع کرنے مجذوم کا کریگا کہ کوئی اور آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقے کے حدود سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشا سند کے کاربند ہو اور وہ تدابیر بروے کار لائے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک و زمین متصور ہو اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف و عدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق اونکے اونکو ملین اور راستون کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نکریگا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا۔ رعایاے علاقہ منڈی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے اور کبھی مالگزاری کے اوا کرنے مین انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے رہینگے۔

نمبر ۱۲۹

ترجمہ سند گورنر جنرل بہادر جسکی روسے علاقہ چمپا راجہ سری سنگہ کو عطا ہوا

المرقوم ۶ ماہ اپریل ۱۸۴۸ عیسوی

چونکہ تمام شمالی و شرقی ملک کوہستان درمیان دریاے ستلج اور سندہ کے جو سابق شامل ملک پنجاب تھا ازروے عہدنامہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ جو فیما بین ہنوربل کمپنی و دربار لاہور منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی مین منتقل ہوگیا لہذا ملک چمپا جو بہنگام انعقاد عہدنامہ مذکور قبضہ راجہ چمپا مین تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جو ازروے

دھرم شاستر استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد
ذکور نچھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیاند برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمبا
کل اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی—

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو اقساط مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ جیٹھ مین
اور دوسری ماہ ماگھ مین واجب ہوگی—

شرط دوم

راجہ یک سخت رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد
کلی کرینگے—

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل
پرمٹ وغیرہ موقوف کرینگے—

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسانی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہواری
اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمبا بدنظمی اپنے علاقے مین کرے گا
تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کر کے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین
راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمبا اپنے قابو مین کرین صرف مطلب یہ ہے
کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین—

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیما بین راجہ چمبا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو مقدمہ سپرد گورنمنٹ
انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استرضا سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزایش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزایش کاشتکاری و دادرسی عوام عمل مین لائیگا -

نمبر ۱۳۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی روسے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ - ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹ - ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ملک کوہستان قبضہ ہنوز بل کمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ ذیشان و شوکت سنے اپنی دوستی اور خیر خواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت تسلط سرکار تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثاے اصلی جو رانی سے پیدا ہوے ہون اونکو پشت در پشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا -

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل گا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدوضع یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کرکے دوسرے نزدیک رشتہ دار مستحق وراثت کو جو لئیق اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجاے اوسکی گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو تعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی -

شرط اول

راجہ ہر سال خزانہ شملہ و سباتھو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو اقساط مین داخل کرے گا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برامد پر نلیگا اور اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران اپنے علاقے مین فرض تصور کرے گا ۔

شرط سوم

وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے تیار کرائے گا اور اونکی مرمت رکھیگا ۔

شرط چہارم

ہنگام وقوع فساد کے وہ مع اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج انگریزی ہوگا اور جو حکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہے گا اور حتی الامکان رسد رسانی کریگا ۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس کے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے تصفیہ کے ایجاوے گی ۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے جدا نکرے گا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا ۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح انسداد رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و جلانے اور غرق کرنے مجذوم کے کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اوسکا کرے ۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق اس سند کے کاربند ہوا ور ایسے تدابیر عمل مین لائے جس سے رفاہ باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہو اور داد دہی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق کو بطلن اور حفاظت راستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کرے گا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھیگا اور رعایاے علاقہ سوکیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

اوداے مالگزاری سے ہمیشہ انحراف نکرینگے بلکہ فرمانبردار اوسکے رہکر تعمیل اوسکے احکام واجبی کی کرینگے —

نمبر ۱۴۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود نہونے اصلی وارث کے سرکار انگریزی تمکو اجازت دیگی اور اوسکو منظور کریگی جو تم یا بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے علاقہ کا کسی ایسے شخص کو اپنا متبنیٰ کریگا جو ازروے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنیٰ کرنیکا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار مندرجہ شرائط عہدناموں یا سندات یا اقرارناموں کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرنے مین رہے گا —

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگہ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت پشاور

مومند

مومند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اور کوہر کے بجانب شمال و ضلع ننکرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریائے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سردارون کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض اضلاع جانب جلال آباد بتعدادی قریب ساٹھ ہزار روپیہ کی اونکو دی ہوئی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھ فرقون مین منقسم ہین بسبب اسکے کہ امیر کابل کی وفاداری بہت کرتے ہین امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اوس وقت ان مومند کے سبب کی تھی اور اوسکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین ۱۸۴۱ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آئے تو وہ اپنی سرداری قائم رکھہ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کرسکتی ہے کیونکہ جو دور استے کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین —

تین فرقے ان مومند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہمسوانہ ہین اونکا نام ترک زئی حلیم زئی اور بندیالی مومند ہے اور یہ تینون فرقے چند علاقجات ضلع پشاور مین رکھتے تھے جمع اونکی یکجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہے اور امیر سے ۱۸۵۱ و ۱۸۵۲ء مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی کہ وہ اوسکے حقوق جو پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات تباریکی شب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کرکے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جاکر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین مومند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخر کار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے بغارت نجاتے ہون —

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا ۱۸۵۴ء کے ماہ اکتوبر مین سر کولن کیمبل صاحب کے

نام جو بخطاب لارڈ کلائیڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ
پہونچے کہ مقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین فوج
گران لیکر صف آرا ہوے اور اقوام ترک زئی یعنی مچنی اور ہلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے
مقابلے پر بسرکردگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے
دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کردیے گئے اور برج اڑا دیے گیے اور اکثر صف جنگ
مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی شکست ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہ محاصرہ ہوگیا اور
سرحد پر چوکیات پس قائم ہو گئیں اور برج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہوے
تھے کہ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی
سرکولن کیمبل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر
ہمارے مقابلے پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو لوٹنے واسطے آپ ہی کوشش کرتے رہی
یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی۔

قوم ہلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۱۳۲
قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیہ
سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے
نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھے اور ۱۸۵۶ء مین وہ ایسے خدمتگذار رہے کہ اونکے سردار
احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگذاری عطا ہوئی۔

مچنی ترک زئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے انسداد کے واسطے
طیار ہوتا تھا بہت ہرج ڈالا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور
جنگ مین بجاے ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری
اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ سالانہ بطور خراج ادا کیا
کرین اونکا سردار احمد نامی متعنی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع
اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین بخلاف سرکار
ماہ اگست ۱۸۵۴ء مین چلے گیے فوج سرکاری بسرکردگی سر سولی کوٹن صاحب کے مقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دو جانب سے براہ دریاے کابل اوپر حملہ کیا اور اونکے دیہات کلان شاہ موساخیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی اونکو اسمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہوگئے تھے اونکو اجازت ہوئی کہ اپنے دیہات مین آباد ہون اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی باداے محصول مقررہ قائم رہے کوئی تحریری عہدنامہ اونکی ساتھہ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھہ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی مثل دیگران تابعدار رہی —

قوم بیزائی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخر کار دس برس کے جنگ و جدل سے تنگ آکر اونھون بھی معافی اور امن چاہی اور بماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ع اونکی سردار نواب خان نے تابعداری بلاشرط قبول کی اوسکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری رعایا کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا اوسکا بھی عوض اوسنے دیا —

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست مومند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی —

دیہہ کلان تنری واقع برلب دریاے سورت مسکن ایک رئیس قوی رجون خان نامے کا تھا یہ محض چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معاف تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہوا ور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال و پولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو —

دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا جو عہد دیوانی اور سکھہ مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی

حرکات سے تنگ آکر اوسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین کیا
جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سندخان سواتی نے اوسکو چند
دیہات سرحد پر جاگیر مین دیے کیونکہ وہ عزم برخلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفرورین کو بخوشی
اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی برسر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے
کی خان اسیطرح اوسکے پاس فرار ہوکر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے
گئے وہ علاقۂ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب
گوشۂ شمال و مشرق علاقۂ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات
انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے ۔

عرصۂ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج گائیڈ کی پر بمقام گوجر گڑھی ان آدمیونکی ایک گروہ نے بسرکردگی
مکرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء ارجون خان مع دوسو سوار کے
موضع چارسدا پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہوکر پارہ پارہ
ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اوسنے لوٹ لیا تمام علاقہ
ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب وارداتون مین اصل ممدان سرکشونکا سید
شاہ سورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھے ۔

واسطے قرار واقعی سزادہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی رابیا
دیہات جمع ہوے اور سر کولن کیمبل صاحب بہادر بمقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے
روانہ ہوے اونھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط
سے فرار ہوے اور اونکے اصلی دیہات برانگھر اور نوردم بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے
رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا ۔

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست برانگھر نے
اونکو متیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اونھون نے کوئی امر بخلاف
ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصۂ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ
وہ رعایاے انگریزی ہوجائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل میکسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ آکر شرائط مندرجہ نمبر ۱۳۳ آباد ہون اور ان شرائط کی پابندی اونھون نے باستقلال و استحکام رکھی اس عرصہ مین ایک قلعہ بمقام ریوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انسداد ہو نتیجہ اس مہم کا یہ ہوا کہ ضلع ہشتنگر مین انتظام اور امنیت دوبارہ قائم ہوا اور سرداران و اہلکاران کی معزوری موقوف ہوئی —

حسن خیل و عاشو خیل

دو درہ کلان اثناے راہ پشاور و کوہات مین واقع ہین ایک درہ کوہات اور دوسرا درہ جواکہ اس درہ جواکہ مین قوم جواکہ آفریدی رہتے ہین مگر کوہ جو پشاور کی جانب سے اس درہ تک آیا ہے اوسپر دیہات حسن خیل جبا خورہ کوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون درون کے جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل بستے ہین تمام خیل جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام ہین دیہہ پوری واقع جواکہ عہد سکھہ مین مشہور مسکن ناتنگرونکا تھا جو راستہ اٹک پر ناتنگری کرتے تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شہرت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ مقام اونکا درہ کے سرے پر بہت استحکام کے ساتھہ واقع تھا جہر مان پشاور و راولپنڈی کا وہان مامن تھا اور وہان سے ناتنگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوسمقام پر فوج کشی کیجاے سر جان لارنس جو اوسوقت مین چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھہ گئے اور فوج نے مقام درمیان دونون درون کے کیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل دو بردو قوم جواکہ چندان قوت نہین رکھتے تھے مگر موجودگی فوج انگریزی اونکو تابع علیحدہ ہونے کی ملا اور اونھون نے عہدنامہ اپنی طرف سے نمبر ۱۳۴ منظور کیا حسن خیل کے لوگ نوسو بندوقچی ہین اور عاشو خیل کے آٹھہ سو بعد عہدنامہ کے اونھون نے بمضبوطی اپنے عہد کو قائم رکھا —

جواکہ پوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع پوری مین گئی یہان جنگ مشکل تھی اور بسبب مقام قلب کے ہمارا نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اوسکے تمام بروج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جو اکہ نکالدیے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا اور بعد دو مہینے کے سردار نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۵۳ء عہدنامہ نمبر ۱۳۵ قرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکالدینگے یہ دونون عہود اونھون نے بواقعی پورے کیے جو اکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قلعہ میکلیش درمیان دونون درون کے زمین مسطح پر تعمیر ہوا اور چوکی پولس شمس نوشہرے جس سے درہ جو اکہ پر حکومت قائم رہی ہے مع راستہ دروج الحاق۔

درہ کوہات آفریدی

اس درہ مین قوم گلہ مین اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باستثنا موضع الہی جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ کھاکر جاتا ہے قلعہ جسکا سرحد کلا آفریدی اور بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہات کی گھاٹی مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہات تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ پہاڑ سے نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے۔

بعد شمول پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے اون کو ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا ہوا جب راستہ کوہات سے گدھون تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو دریاب کا نہای نمک آنزو پر دریاے سندھ جاری ہوے تھے وہ لوگ ناراض ہو گئے تھے۔

بتاریخ ۲ ماہ فروری ۱۸۵۰ء ایک گروہ سفر مینا راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر کوہات سے بنا رہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو مقتول یا مجروح کیا سر چارلس نپیر سپہ سالار فوج اوسوقت مین بمقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جاے دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہات کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی سزا ہی

ہو گی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سرانجام ہوا مگر ہمارا اسمین کچہ نقصان بھی ہوا دیہات درہ کچہ کچہ مسمار ہوئے اور دیگر رحمت سواران اور دیگر پیادگان سے کوہات مین چھوڑدی گیئین بماہ اپریل حرکات دشمنی کی پہر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کو ہاٹ کو حکم ہوا کہ تلہ کوہ پر جاگزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی ہوا بعد ازین ارادہ ہوا کہ راستہ فوج سے بند کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہات مین جانے سے بند ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔

بماہ اپریل ۱۸۴۹ع آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آمد و رفت جاری رکھینگے اگر اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار دہ ملکون کو دینگے اور دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر جو حرکت انھون نے بعد ازین کی اوس سے یہ اقرارنامہ باطل ہوگیا تھا اور بعد مسدودی راہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایسا ہی عہدنامہ ملکان درہ جو اکہ سے کیا اسپر سختی اور وقت مسدودی راہ دوبالا ہوئی تو کل آفریدیون نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھ سابق ہوئین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا انجام سپرد رحمت خان رئیس قوم ادرک زئی ہوا اور اوسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا کل خرچہ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا۔

تنخواہ ملکان درہ	سـ
محافظان	اسـ لماـ
رحمت خان	اسـ
سو سپاہی ادرک زئی	سـ
میزان کل	عـ لماـ

یہ انتظام آخر ۱۸۵۳ع تک رہا جب بباعث بدوضعی مدامی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضروریات

منقصو ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات نے تجویز کی کہ راستہ کوہات سے قلعہ کوہ تک سپرد بنگش کی قوم کے ہو اور کلدا آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کرین مگر آفریدیون نے اسکو نمانا اور دعوی کیا کہ قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹا دیے گئے اور واپس آکر اونھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کر سکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع بوری کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاے جب کلدا آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست راستے کا کرے برطبق اسکے تاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء اونھون نے عہدنامہ نمبر ۳۶ منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے راستہ حمل چبوترہ سے جو بجانب پشاور واقع ہے دامن کوہ تک قائم اور جاری رکھین گے اور اونھون نے تین سو روپیہ بھی جو واسطے بنگش کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ فوج کو متصلہ شروع درہ پر سکونت رکھتے ہین اس انتظام کا خرچہ جو اب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ ملکان درہ	اسـ للعہ
محافظان	اسـ للعہ
بنگش	سما
میزان کل	صـ للعہ

تیزوتی و فیروز خیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہات تک کیا جاے ازروے انتظام ماہ نومبر ۱۸۵۰ء یہ راستہ سپرد رحمت خان اور اورکزئی کے بابت سمہ روپیہ سالانہ کی کیا گیا تھا جب بنگش مقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکرسکے تو اونھون نے اقوام قرب و جوار کو اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر جو اپنے واسطے مبلغ سمہ

رکھا ان اقوام مین میرزرخیل اور تیراوتی اقوام اورکزئی کلان تھے ایک برج قلعہ کوہ پر اونکے سپرد ہوا اور مبلغ [illegible] انکو دینا کیا عہدنامہ کا نمبر ۱۳۷ ہے ان اقوام کے لوگ پندرہ سو بندوقچی ہین

جواکہ آفریدی

جواکہ آفریدی کو جو گیارہ سو نفری ہین مبلغ [illegible] واسطے حفاظت دوسرے برج قلعہ کو کے دیا جاتا ہے اونکے ساتھ جو عہدنامہ ہوا اوسکا نمبر ۱۳۸ ہے اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۱۳۹ قوم سپاہ اورکزئی کیساتھ جو تین سو نفری ہین کیا گیا اور ایک تیسرا برج اونکے سپرد ہوا اور پانچ سو روپیہ دینا کیا بہادر شیرخان سردار بنگش کے سپرد انتظام تمام درہ کا رہا اور [illegible] سالانہ اوسکا مقرر ہوا —

پس دریافت ہوگا کہ کل خرچ درہ کا حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ کلہ آفریدی — [illegible]

بسی خیل — [illegible]

بزوتی و فیروزخیل — [illegible]

جواکہ آفریدی — [illegible]

سپاہ — [illegible]

بنگش — [illegible]

بہادر شیرخان — [illegible]

میزان کل

[illegible]

رابیا خیل

یہ قوم کوہستان شمالی ہنگو واقع ضلع کوہاٹ مین رہتے ہین اور قریب چھہ سو آدمی ہین یہ قوم طاقتدار قوم اورکزئی سے ہین بعد شامل ہونے گھاٹی میرانزئی کے تمام اورکزئی متفق ہوکر جاری سرحد پر فساد برپا کرنے لگے اکثر حملہ اور خون نے کیے اور ۱۸۵۵ء مین رابیا خیل نے

مرضع شاہو خیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی بسرکردگی برگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب کے مقابلہ اونکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہ سمانا پر قبضہ کرلیا اور اونکا نہایت نقصان جان و مال کیا بعدازین وہ فوراً مطیع ہوے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے اقرارنامہ نمبر ۱۴۱ واسطے نیک روبگی آیندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعدازان تعمیل کرتے رہے۔

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو درمیان درۂ کوہات اور دریاے بارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غارہاے کوہ مین رہتے ہین اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درۂ کوہات کے کرتے تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم خزان ۱۸۵۳ء کے جب لفٹننٹ ہملٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہات تیار کراتے تھے ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلا شور و غل کے گرد مقام مذکور کے محاصرہ کرکے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کرکے حملہ آور ہوے قریب تمام آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹننٹ ہملٹن صاحب مجروح ہوے خیمہ گاہ کو اونھون نے لوٹا اور بعدازان خیمہ کو جلادیا جزوی فوج اوسیوقت بسرکردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی اور کوہ اکاخیل مین جاکر جسقدر ہوسکا قوم مذکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمد و شد بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ بموسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جاکر فروخت کرتے تھے اور وہان سے اشیاے خوردنی خرید کرکے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اور اکثر آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جاکر آباد ہوے پھر موسم خزان ۱۸۵۵ء مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آتے تھے تدابیر عمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد و رفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ ۱۲۰۰ روپے بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقہ انگریزی مین آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اول سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آیندہ نیک رویہ رہینگے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۱ بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ء اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھہ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین تا کہ مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے اور یہ لوگ براے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان و مفرورین کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی بسر اوقات ہماری چھاونی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزادہی کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات بماہ جنوری ۱۸۵۷ء مین ہوئی جب دوست محمد خان مرحوم دین مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سرجان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے خیمے سے آگے درہ مین گئے تھے اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سر کین ایک صاحب لفٹنٹ ہمینڈ نامے اسقدر مجروح شدید ہوا کہ وہ شب کو مرگیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راہ آمد و شد بند کی گئی اور اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ لگے اس زد و ضرب مین بلوہ ہند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ نمبر ۱۴۲ تحریر کیا۔

اوتمان خیل

ضلع کوہاٹ کے چہار طرف اقوام سرحدی آباد ہین اور کچھ واسطے باشندگان علاقہ

انگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی چند اقوام مذکورہ کے ساتھہ درمیان مین آئین جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ کوئی تدبیر باطنا اونکے ساتھہ عمل مین آئی کیونکہ ہماری آمدورفت اونکے ساتھہ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوتی ہے ایک اقرارنامہ مضمون معمولی اونکے ساتھہ ہوا جسمین جو اونسے بنسبت رعایای انگریزی کے مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام کے ساتھہ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم ادرک زئی جنکے چارسوپچاس آدمی ہین —

دوم زمیشت جو کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخان قوم ادرک زئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیر زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم ادرک زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین اور بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم موزئی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھہ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۲۰ اگست ۱۸۵۵ء ہے یہان تحریر ہوتا ہے —

اقوام کہوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کہوری واقع ہے موسم سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کہوری و ملک دین خیل و کمبر خیل آکر رہتے ہین یہ سکونت مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذر کر غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری اسکی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے وہ اکثر عذر ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع ۱۸۵۶ء مین ایک گروہ باشندگان دہہات انگریزی

جو متصل اونکے مویشی چراتے تھے اوپر خاخیل والے جو کچوری مین رہتے تھے آکر حملہ آور ہوے اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کر کے لیگئے چند کچوری والہ گرفتار ہوئے اونکو دھمکایا کہ اگر وہ فوراً معاوضہ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اور تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آیگی اقوام ملزم نے اپنے مختار پشاور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی رو سے تدابیر بخلاف خاخیل و دیگر اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ جو اقوام سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا اوسکا نمبر ۱۴۸ اور تاریخ ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء ہے اور ملک دین خیل اور کمبر خیل کے ساتھ چند روز بعد ہوا مگر اوسی مضمون کا جسکا سپاہ اور کموری کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور ہین مگر تھوڑے سے اونمین سے کے قلہ وجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ طریق پر ہمسے رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستھانا کی ہے جہان کے باشندے ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی شریک گردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذر کر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے اور نیز اوتمان زئی پٹھان کیا وکیل ودیہات واقع سطح میدان درمیان کوہستان زیدون دریاے سندھ واقع ہے شامل کردانے گئے۔

۱۸۵۸ء مین فوج بسرکردگی سر سدنی کوٹن صاحب بمقابلہ ستھانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے خود رہے اور اوتمان زئی ہمارے ہمراہ رہے بعد ازین وہ لوگ پھر آکر متصل ستھانا آباد ہوے اور غارتگری شروع کی ۱۸۶۱ء مین قرار پایا کہ اونکے خلاف تدابیر صائبہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اوتمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقے سے واسطے غارتگری

گذر کرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کرکے اوسکو بھی اپنے مقام پہونچکر اپنے علاقے مین سے جانے دیتے ہین انسداد اس امر کا انتظام اونکا کیا گیا اور بعد ازین ان اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اونپر آمادہ ہین عرصہ قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ قرار پایا اوسمین وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ دینگے اور ستھانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور جو بعض بعض محصول غیر جائزہ وہ تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمد و رفت کرتی ہین لیتے ہین وہ موقوف کرینگے۔

نمبر ۱۳۲

اقرارنامہ قوم ہلیم زئی من اقوام مومند

میان احمد شیر و تورکل ملکرم جیو رحیم داد و دیگر ملکان قوم ہلیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ دو سو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار رہینگے اور اگر کوئی قصور نسبت اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہو سکتے ہین وہ لوگ سرکار کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۵۵ع لکھدیا۔

نمبر ۱۳۳

چونکہ جوزمین رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پر عطا ہو یعنی۔

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے۔

شرط دوم

اگر سرکار چاہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اوسکو اختیار ہے۔

شرط سوم

اگر اونکو اجازت از خود آباد ہونے کی ملے گی وہ مطابق اوسکے کرینگے۔

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ خدمتگزاری کار رہینگے اور وہ اپنے ملک مین کسی بدمظنہ کو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسے گذر کرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اوپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کرسکتے تو وہ علاقہ انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آئینگے۔

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد پر یادی رانی زئی وہ دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہ کر اپنے کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی۔

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے دیہات مین آکر آباد ہون کوئی اونسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزادہی کیواسطے تعینات ہوگی۔

ملکان نوندجور نے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بہ سبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اب اونکو لازم ہے کہ شکرگزار سرکار بابت اس عنایت اور معافی کے رہین۔

اسپر دستخط بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۸۵۲ع ہوے

نمبر ۱۴۴

اقرارنامہ جو روبروے صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا فوزا اور کوری اور کندرو

کیہر واوجھل وگادہا وترونی وموسی درہ نے کیا۔

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ سب مرضی اپنی آمدورفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیاکرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعدازین غارتگری دزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلامزاحمت وتردد تجارت ودیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے۔

شرط دوم

ہم بدوضع یا دزد یا بدمظنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقے مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقۂ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ ہم اون دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا مغروقہ لیکر گذر کرین۔

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقۂ انگریزی سے آکر پناہ چاہے کا ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ ایسے مجرمان وقاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط چہارم

ہم کسی بدوضع یا بدمظنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمدورفت نکرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہمسے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار ہے جو چاہے ہماری نسبت کرے۔

دستخط اسپر ہوی تاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۵

ترجمہ اقرارنامہ جواکہ آفریدی سالبان پوری کا۔ المرقوم ۱۶ ماہ جنوری ۱۸۵۴ع

ہم گلزنگ موسی خان و اعظم شیر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان و رمان ملکان پوری قوم جواکہ موانخیل اپنی طرف سے اصالتا اور تمام جرگہ سفید ریشان قوم کیطرف سے مختارۃً جنکا علاقہ ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی ہے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو سے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے بعد تامل و غور مراتب مجوزہ اقرار کرتے ہین۔

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقۂ انگریزی مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا۔

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو نکالدینگے اور جو کچھ اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکے نام اور تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آویگی۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جاکر مرتکب کسی جرم کا ہوکر وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم وہان سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کردینگے اور ہم اوس مجرم کو اپنے آفتابی قاعدے کے بموجب سزا بھی دینگے اور پھر اوس سے دوبارہ اس قسم کا جرم علاقۂ انگریزی مین ہونے نہ دینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہلاکی وغیرہ جسنے آنرو سے دریای سندھ سے آکر پناہ ہمارے پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ دو مہینے کے عرصے مین ہمارے حدود سے باہر چلا جاے۔

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات کو ضرورت مدد اور شرکت اور اقوام جواکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے۔

شرط ششم

اکثر خاندان قوم محمدی جو بنام مکھی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھ بود و باش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید سرکار سے یہ ہے کہ اونکے قصورات معاف کیے جائین اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ انکو بھی اجازت آمد و رفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاوے —

شرط ہفتم

واسطے اطمینان تعمیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام جواکر ملکان تیراہ و نیز سمیر یارک شاہ نائب محمد سعید خان گوست والد و بہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر ہم شرائط واقع [illegible] تو وہ ذمہ دار ہمارے واسطے ہونگے

شرط ہشتم

بروقت تصدیق ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تاکہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امور قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جائین اور نیز [illegible] مگر اس عنوان کا حکم ملے جسکے سبب ہمکو کوئی آزار دریائے سندھ ضلع [illegible] مین نہ [illegible] ہے —

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہات مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بروقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات اونکی رہائی کی تجویز کرینگے

شرط دہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اعدای کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھ علاقہ انگریزی مین نہ لیجاوینگے اور کسی ایسے بد آدمی کو لیجاوینگے

یہان دستخط لکھے ہوے ہین

نمبر ۱۲۶

ترجمہ اقرارنامہ جو اکہ آفریدیون یا آفریدیان کوہات نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۳ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی خان محمد و امیر و اپریدی و میرو و تاج خان و یوسف و میران و میر شکار و ضابط خان و سید خان [illegible] جعفر [illegible] پائندہ خان گل افغان دریان شیر احمد خان دوست محمد ملکان شرکی [illegible] ابراہیم [illegible] و گلستان ملکان [illegible] جو سب کوتل کوہات پر جمع ہین بعد [illegible] کرنے و غور کے احکام محررہ کپتان کوک صاحب جو نسبت ہمارے ہوے ہین بخوشی خاطر اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہین —

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہات سرکار انگریزی کا ہے اور ہمنے عذر کیا تھا اب ہم اپنے عذرسے بازرہ کر کوتل مذکور بلاشرکت رعایا سے سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بنام چینا و سوری مشہور ہے مناسب تصور کرین وہ عمل مین لائین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رکھنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین

شرط دوم

جو کچھ اسباب سرکار کا یا اوسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھ آوے اسکے ہم ذمہ دار ہوتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس نہوگا تو اوسکی قیمت ہم دینگے —

شرط [illegible]

جو اسباب تجاران درہ میدان یا [illegible] خیل یا [illegible] وغیرہ سے بعد [illegible] لیا ہوگا اور زکوۃ خیل دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو زر [illegible] وغیرہ متعلقہ خیل والون نے کی ہوگی اوسکی نسبت بھی یہی امر جاری رہیگا مگر یہ ممکن نہوگا کہ جو اشیاء وغیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس دیے جائین لہذا ہم جانتے ہین کہ ایسے اشیاء کی نسبت سرکار معاف کرے گی اگر ارغون خیل والون نے کوئی شے فروخت کردی ہتی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم درباب قیمت کے لیا جائیگا —

شرط چہارم

بعد ازین درحالیکہ کوئی دزدی شارع عام یا سرقہ درمیان حمل چبوترہ بجانب پشاور اور سویری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغروقہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاسے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کر دینگے

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پر یا مقام پولس پر یا اوسکے مقامات ملحقہ پر جو ضلع پشاور یا کوہاٹ مین ہو بندوق چلائے گا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جو اول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلای وطن کر دے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہو جاتا ہے

شرط ششم

بعد از تصدیق ہونے اس اقرارنامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا زانی وغیرہ علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہماری پناہ چاہے گا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کر دینگے اور اگر کوئی قبل اسکے اگر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کر دینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہوکر عہد و پیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس ہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایاے سرکار کی ایسی حرکت ہم ہونے دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین جاکر جرم قتل کرے ہم اوسکو فوراً اوسکے گانو سے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلاکر خاک سیاہ کر دینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہو اوسکی سزا ہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہو گی

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاع یابی ہم مال مذکور واپس کرینگے اور مجرم کو نکال دینگے

شرط نہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب اور کپتان نے مقرر کین ہین جسقدر مقرر کین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کر دینگے

آخوروالہ مین چوکی پچیس سپاہی کی یعنی پندرہ سپاہی محل چوترہ ہزارا باغ دو برسک پر اور پانچ اوکھے دو برسک پر —

شرقی ارعون خیل اور زغارجو والہ مین چوکی بیس سپاہی کی یعنی دس سپاہی ارنجو تنگی پر پانچ سند لیستا پر اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ —

شرط دہم

سرکار تین چوکی کا بندوبست کوتل پر دوست خیل اور جوالہ اونگش سے کرلین اور اگر کوئی منجملہ دو فریق مذکورہ بالا سے ہمارے علاقے مین غارتگری کرے اگر متعلق فرقہ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقہ درہ سے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر جرم کسی ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین —

شرط یازدہم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقہ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا —

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار ازراہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہات مین ہون یا روانہ آنزدی سندھ ہوگئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل نکیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب و مویشی مقروقہ بھی واگذاشت کیے جائین —

شرط سیزدہم

بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک حکم بنام جمیع اہلکاران سرکاری اس مضمون کا جاری فرمائین کہ ہماری قوم کے لوگ بلا مزاحمت آمدورفت علاقہ انگریزی مین واسطے تجارت اور دیگر امور جائز کے مثل رعایائے انگریزی شرط نیک اونکی کے کرسکتی ہین

شرط چہاردہم

واسطے اطمینان بتعمیل اقرارنامہ ہذا منجانب ہمارے ہم وعدہ کرتے ہین کہ آدمی بطور اول اس تفصیل سے سرکار مین دینگے شرقی اور ارغون خیل سے ایک ایک نفر آخور سے دو نفر یہ لوگ ہمیشہ زیر نگاہ سرکار علاقہ سرکاری مین رہا کرینگے اور کبھی کبھی اونکے عوض اور آدمی منظور شدہ جایا کرینگے اور وہ اپنے گھر آیا کرینگے —

شرط پانزدہم

سابق ہمکو مواجب [illegible] روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا صاحب چیف کمشنر بہادر نے [illegible] روپیہ سالانہ بھی خیل کے عوض کردیا اسمین بھی ہم راضی ہین بعد تصدیق اس اقرارنامے کے تاریخ واگذار ہونے درہ کے سے ہم مبلغ [illegible] حسب تفصیل ذیل ادا کرینگے —

ملکان کو — [illegible]

چوکیداران کو — [illegible]

میزان کل

[illegible]

تحریر ہوا اوپر کوتل کوہاٹ کے بتاریخ یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۵ع
یہان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۳۷

اقرارنامہ اقوام زروتی وغیرہ وزیرخیل

بعد عنوان معمولی —

ہم اپنی رضامندی اور خوشی خاطر سے مضمون ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

سرکار از راہ مہربانی ہمکو دو ہزار روپیہ سالانہ بالعوض ہماری خدمت گزاری اوپر چوکی درہ کے عنایت فرماتے ہین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین ۔

شرط دوم

ہم ایک چوکی بارہ سپاہیون کی بیچ بیچ واقع فراز درہ جو ہمارے سپرد ہوا ہے قائم کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی فساد فراز درہ پر پیدا ہوگا تو ہم مع فوج بنگش والون کی مدد کرینگے ۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کوئی امر قبیحہ یا جرم علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور پھر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اوسکو سزا حسب قاعدہ دینگے اور نگرانی اس امر کی کرینگے کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نکرین ۔

شرط پنجم

چونکہ قوم اوتمان خیل ہمارے شریک ہوکر توم دولت زئی مشتہر ہوتے ہین مگر اونھون نے اب تک کوئی خدمت سرکار نہین کی ہے اور نہ حاضر ہوے ہین مگر درصورتیکہ وہ آیندہ ایسا کرین تو ہم باہم تصفیہ حصص سالانہ مبلغان دو ہزار روپیہ کر لینگے اور جب ہم بندوبست اوتمان خیل کے ساتھ کر لینگے تو اوسکے بعد ہم ذمہ دار اونکے نیک روی کے ہونگے ۔

شرط ششم

چونکہ ہمارے علاقے ممالک سرکار سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آئے گا تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس سرکار مین کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے ۔

شرط ہفتم

اگر کوئی نقصان قرارداد پر واقع ہوگا تو ہم باتفاق بنگش جسقدر ہمپر عائد ہوسکتا ہوگا ذمہ وار و جوابدہ رہینگے ۔

شرط ہشتم

ہم ذمہ دار اس امر کی ہونگے کہ کوئی شخص جرم ذردکی علاقہ انگریزی مین کر کے ہمارے علاقے مین سے گذر نکر سکیگا۔

شرط نہم

ہم کسی اپنی قوم کے آدمی کو اجازت نہ دینگے کہ درہ مین درمیان حدود آدم خیل کوئی امر ممنوع کرے اور اگر ایسا ہوگا تو ہم ذمہ دار اوسکے ہونگے۔

شرط دہم

ہم اپنی طرف سے بطور ضامن مسمیان بہادر شیر خان اور ملک مرغولہ خان و خطاب خان صاحبزادہ کو دیتے ہین۔

دستخط ہوا بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۸

ترجمہ اقرارنامہ جواکی آفریدی مرقومہ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی

ہم کہ ملکان سراج و قاسم و شاہ دلی و مشکی قوم قاسم خیل و بحری و سکراج محب اللہ و محمد و سراج امراے قوم اسمعیل خیل جمیع ملکان ترکی شیر دین خان گل دنیا مدار ہوا ملکان جمعہ شیر یار صاحب خان یار محمد محمد محیب ملکان بیدنشان ملکان غریبا تمام قوم مایتہ پتیا و جواکی آفریدی جو ہم سرحد علاقہ انگریزی کے ہین کوتل کوہاٹ پر روبروے کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ جمع ہوے اور بعد سماعت کرنے اور بخوبی غور کرنے مرضی سرکار پر بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اقرارنامجات ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

بباعث دوستی سابق جو نکلسن سے تھی ہم اونکی مدد کے واسطے بمقابلہ آفریدیان درہ کوہاٹ درباب تنازعہ حدود علاقجات فریقین کے آئے ہم اب اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط چہارگانہ ذیل منظور کرتے ہین یعنی

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بناکر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد بنگش کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر کوتل پر پھر تنازعہ برپا ہوگا تو ہم پھر مع اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آئینگے۔

شرط سوم

ہم باتفاق بنگش کے ذمہ دار ایسی حرکت مجرمانہ یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کرچکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جوابدہ اوسکے ہونگے۔

شرط پنجم

بنظر اسکے کہ اطمینان تعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین اگر کبھی بہلو تہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ لیکر ادا کرینگے

شرط ششم

بنظور ی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ مواجب کا جو بنگش کو تنہا سابق عنایت ہوتا تھا مبلغ دو ہزار روپیہ لینگے

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہاٹ مین کریگا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ مواجب کا تعدادی دو ہزار روپیہ سالانہ ہمکو بلا تفاوت ملتا رہیگا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہیگا

یہان دستخط سبکے ہوئے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہاٹ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی

ہم جنکے دستخط نیچے ہوے ہین یعنی مسمیان سینک احمد شاہ وضابطہ خان ومراد خان و صفدر علی شاہ درستم علی ابوحسن وحیدر علی وشاہ ولی ورترم خان وجواہر ی واحمد شیر وغلام جمیع ملکان قوم سپاہ سرحدی ضلع کوتل پر موجود ہوے اور کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر سے گفتگو کی اور بخوبی سمجھا کیا ہمسے مطلوب ہے لہذا اقرارنامۂ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہین

اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہات کے ساتھ درباب سرحد کے ہوئی اور تکرار بمقام کوتل منجر بفساد ہوئی اور ہم قوم سپاہ بباعث درستی سابق جو بنگش کے ساتھ تھی حسب درخواست اونکے اونکی مدد کو آئے اور بعد اختتام فساد کوتل مین ہمنے اقرارنامہ بنگش کے ساتھ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے بیچ سرحدی پر رہا کرینگے۔

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل مین اور اوسکی حفاظت مین ہم ہمیشہ جانب داری بنگش کی کیا کرینگے اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے۔

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے مقام کوتل ہمبھی بنگش کے ساتھ جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و دزدی شارع عام وقتل ودیگر جرائم متیجہ علاقہ انگریزی مین نہین کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامے کو مسطور کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم سب باتفاق جوابدہ اوسکے رہینگے اور ماورا اوسکے مال مسروقہ واپس کردینگے اور مجرم بجرم قتل یا دزدی کو حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر جلادینے سے اور خارج از وطن کرنے سے کرینگے اگر مجرم علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب متصور کرینگے ہوگی ہم اوسکے بارہ مین کچھ دخل نہ دینگے یا گفتگو نکرینگے ہم کلیتہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطون کو

منظور کرتے ہین :-

دوم باطمینان تعمیل شرائط بالا ہماری طرف سے ہم سید حسین علیشاہ اور سید میر زین علی شاہ ساکنان سیر سے علاقۂ انگریزی کو اور ملک لہ یار خان علی زئی ساکن ایضاً کو اپنا ضامن اس امر کا دیتے ہین کہ اگر ہم ان شرائط کو حضور روبروے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنگش کے ساتھ ہوئے ہین سرانجام نکرین تو ضامنان مذکورہ جوابدہ اوسکے رہینگے اور بابت معاوضہ اوسکا کرائینگے

سوم قوم بنگش نے اقرار کیا کہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ وہ ہمکو اپنے حصہ موجب کوتل سے بالعوض اس اقرارنامہ کے حضور روبروے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہوا ہے دینگے -

چہارم اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین مثل دزدی یا کوئی اور امر ممنوع کرے گا ہم ذمہ کرتے ہین کہ ہم سرکار کی رضامندی کر دینگے ہمارا حصہ مبلغ جاہ کا ہمکو بلا تفاوت اوسوقت تک ملا کرے جب تک انتظام درہ کوہات قائم ہے صحیح ہوا بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

یہان دستخط اسکے ہین -

نمبر ۱۴۱

اقرارنامہ سرداران قوم رانیا خیل

چونکہ قصورات سابقہ ہمارے معاف ہوئے اور ہمنے وعدہ کیا کہ آیندہ علاقۂ سرکار مین کوئی جرم نکرینگے لہذا ہم بہ رضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین -

شرط اول

جو تمام مویشی جو ہمارے پاس اب محفوظ رعایا سے سرکار انگریزی موجود ہین واپس کر دینگے اور جو کوئی بعد ازین ہمارے پاس ثابت ہوگا اوسکو بھی واپس دینگے اگر سرکار ہمسے مطالبہ اون مویشی کا نکرے جو ہنگام جنگ ہمراہ فوج کے چلے گئے ہون

شرط دوم

ہم آیندہ کوئی جرم بازیادتی بخلاف مال و جان رعایا سرکار انگریزی نکرینگے اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی اور قوم مال و اسباب علاقۂ انگریزی سے چرا کر ہمارے علاقہ مین سے

گذر کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کر دینگے اگر دزد ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ برین جرمانہ بھی لینگے اگر مال مسروقہ ہمارے پاس ثابت نہوگا مگر صرف شبہہ مجرم پر ہوگا ہم اوس شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کھائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۱

اقرارنامہ اکاخیل

چونکہ بباعث ہمارے قصورات سابقہ کے ہماری راہ آمدورفت سرکار نے بند کی ہم اپنی حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھہ سو تھتر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کر دینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کر لینگے اور ہرگز اوسکو اپنی علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خونبہا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے گی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچہ نکرینگے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آئیگا اور جرم اوسپر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کردینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے —

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین چلی جائے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور مسن آدمیونکا واسطے تصفیہ مقدمہ کے بھیجینگے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لائینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفظ جان کے لکھہ دینگے —

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقہ انگریزی مین لے آئے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ اداکرینگے اور درباب دشمن مذکورہ کے کچہ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آئیگا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کردینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کردینگے —

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدد بیچ اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے —

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے —

شرط نہم

جب تک مبلغ دو ہزار چھہ سو ستھتر روپیہ جرمانہ کا تمام وکمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین نجائینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانہ عدا بیر مین داخل کرینگے

شرط دہم

اگر کوئی منجملہ ان شرائط کے فسخ ہو تو سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے کہ اس عرصے مین حسب خواہش سرکار کاربند ہونگے اور اگر اس عرصے مین یہ نہوا تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ

کہ ہماری اول کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین —

شرط یازدہم

اگر ہم کچہ زیادتی درہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سابق چہہ سو روپیہ کی موقوف ہو —

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے —

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزادہی تجویز ہوگی تو ہم ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تا کہ سرکار کو اطمینان سزادہی ہو —

شرط چہاردہم

اگر ہملو کوئی الزام یا دعوی نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم خود اوسکا معاوضہ نہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بہیجین گے تا کہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بہی تحقیقات ہو —

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین وہی بندوبست مرعی رہیگا جو ہمنے مقدمات عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا ہے

شرط شانزدہم

قصورات ماضیہ معاف ہون اور برادراے اون اولون کے جو مدام سرکار کے پاس رہینگے ہم اول تا اداے زرجرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد اداے جرمانہ رہا ہو کر واپس چلے آئینگے —

دستخط ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سرداران آفریدیان کوکی خیل

چونکہ ہماری قوم بباعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقہ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کر سکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سوائے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم بعد ازین علاقہ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے۔

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقہ انگریزی مین نہین لائینگے

شرط سوم

اگر کوئی چور یا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے۔

شرط چہارم

اگر ایسا چور یا مجرم ہمارے پاس مفرور ہوکر آئیگا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو تباہ کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کرینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کرینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف نہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہوں کی گواہی سے کرسکتا ہے۔

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے دیہات مین مفرور ہوکر آئے ہم اوسکو پناہ ندینگے اگر جو کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے دوست یا وارث اگر بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کردینگے یا جرگہ سفید ریشیان کے سپرد کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئے

ہم اوسکو خارج علاقے سے کر دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کردینگے

شرط ہفتم

اگر ہمکو کوئی دعوی بروپیہ کا منسبت رعایاے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر حسب ضابطہ عدالت مین نالش کرینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور فارغخطی دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہے گا اور کسی قوم دشمن کے ساتھ ہم بمقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہے گا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین۔

شرط نہم

چونکہ اکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشیان کے روبرو ہوگا۔

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبد المجید خان کو بابت اداے زر جرمانہ وتعمیل شرائط ہذا کے دیتے ہین اور بالعوض اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کر دینگے۔

دستخط ہوا تاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ اوتمان خیل

ہم سب جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہین کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آئے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دربارہ آباد ہونے کی اجازت نہین دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا بجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آئے اور جرم اوسکی نسبت گواہان سے جو ہماری قوم کے دشمن نہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سواے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کردینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسمیہ سے کرینگے

شرط چہارم

اگر کوئی او تبرسم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئیگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود سے کردینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدمظنہ آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لیجاوینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے —

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لائے اور اسباب بھی اوسکے ساتھ ہو تو ہم اسباب واپس کردینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونون کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہین کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جرگہ کے ذریعہ سے کچھ بندوبست ہوجائے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے مین اپنے والدین یا ولی کو چھوڑ کر آئے اگر جرگہ سفید ریشان کا اوسکے لینے کو آئے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا بنسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہو کہ ہم جرگہ جمع کرکے داد دہی اوسکی کرین یا مدعا علیہ کو روانہ کرین کہ عدالت مین جوابدہی کرے۔

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا بنسبت کسی رعایائے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مگر نالش اپنی پیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے۔

شرط نہم

ہم کسی اقوام کوہستانی کی مدد بیچ نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کردینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جاکر قزاقی کرین تو سرکار ہمکو ذمہ دار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ نے ساتھ اوسکے اتفاق کیا ہو۔

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کردینگے۔

شرط دوازدہم

ہم تعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکار کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا۔

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کرکے اوسکا تصفیہ معرفت جرگہ کے کردینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکیگا تو ہم فریقین کو روانہ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست اداے قرضہ کا باقساط ہو جاوے —

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بزروتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اونسے جواب طلب کرین —

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط اداے مبلغ ایک سو چھتر روپیہ معاف کردیے ہین ہمسے اب بابت انکی جواب طلب نہوگا اور ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جب چاہین آمدورفت علاقہ انگریزی مین رکھین —

شرط شانزدہم

درباب ہرچ ورہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو اوسی شرط پر رکھینگے جو بتاریخ دوم ماہ اگست [illegible] بزروتی و فیروز خیل کے ساتھ ہوئی ہے اور علی شیرزئی کے ساتھ قرار پائی ہے

نمبر ۱۹۴

اقرارنامہ ملکان قوم سپاہ و کجوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضاورغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چھ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقہ کجوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم نسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا ذخیل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقہ کجوری مذکور مین سے گذر کرے گا سرزد ہوگا —

شرط دوم

جب تک کہ دمانیل منحرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ لچوری مین رہنے نہین دینگے۔

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل امہ کہیر خیل اپنے مقامات کو بالا سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے۔

المرقوم ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء عیسوی

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فرع پٹھانان اوتمان زئی کہیل دکناہ نامے نے دیتہ سالار آفریدی سندھ نے بدبار سرکار انگیزی کے ساتھ کیا۔

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک و فرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ جماعت سیدان ستہانا کہ جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب و دیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب ملکاء واقع علاقہ اٹاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سبکو امنین سے یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر یون کیا ہو یا ارادہ کرنے کا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باستثناء اوتمان زئی پٹھانان کھیل دکناہ اور اونکے مزارعین کے اجازت نہ دینگے کہ تہانا یا اوسکے متعلقات مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہوون اور اگر وہ کوشش کرکے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہوکر اونکو اس سے باز رکھینگے یا خارج کردینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کا پابند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جائیگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین۔

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانینگے اور درحالیکہ منصوریہ آخری ستدہ زیدون جو فریق اس عہدنامے کا ہمین ہے سرکش رہے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اونسے علیحدہ رہینگے اور ایسے امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے —

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا (مع منڈی وستھانا ومتعلقات اونکے) علاقہ سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر قبیح کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے یا اوس شخص کو اپنے علاقے سے خارج کردینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور بابرا اسکے ہم کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے نقصان رسانی کرکے ادہر سے اپنے مقام مامن یا بود وباش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے ایسا وقوع مین نہ آئے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے —

شرط چہارم

ہم کسی کو اپنے علاقے سے گذر کرنے نہ دینگے جو پیدل یا اسلحہ یا سامان جنگ کسی قسم کی مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہوگا —

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزد یا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ آکر ہمارے علاقے مین آباد ہوا اور اگر وہ ایسا ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کردینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے اور جو اوسکے معاوضہ مین تجویز ہو وہ ادا کرے —

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے مین آکر کوئی امر نقصان رسانی کا کرے ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے بلکہ دعوی دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہین کہ ہم استحقاق دستشنا ہونے کے تعمیل شرائط عہدنامۂ ہذا سے بعذر نااتفاقی باہمی نہین ہونگے اور نہ واسطے تمام مطالب و سکے ہم ذمہ دار حرکات تمام ساکنان ہمارے علاقے کے بالحاظ اقوام فریق عہدنامہ اقوام غیر کے رہینگے —

شرائط مستزاد جواد تمان کی تعمیل کیا کر ساتھ ہوے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو خواہ ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا اسکا نکا تازہ آنرہ ہو دریاے سندھ و علاقہ انگریزی مین اپنے علاقے سے لیجانے نہ دینگے —

شرط نہم

چونکہ جسر کھیل دریاے سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے آرام کے واسطے وہان تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہین کہ ہم اوسکو رکھینگے اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور ماورا اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریاے سندھ وقت شب اور پر گھر واتی کے نکرنے دینگے اور دوہی اور صرف دقت روز دستن گھونا ئی پر عبور کرینگے مجاز ہونگے جنکو اجازت بضامنی معتبر مدکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی —

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمد و رفت علاقہ سرکار انگریزی مین بلا مزاحمت و بلا ادای محصول کیا کرین لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ انگریزی جو ہمارے علاقے مین گذر کرین ترک کرتے ہین اور نیز محصول لکڑی کا جو اب تک تجاران سے بابت لٹھہاے لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

لاتے ہین اور بعوض حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتے ہین یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان دزدان وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ زبردستی کسیطرح کا روپیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے نپائین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستھانا کو اپنے قبضے مین رکھینگے اور ہم خود بندوبست و انتظام اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز قبضہ اوسکا یا کسی جزو اوسکا بعذر کاشتکاری یا کسی اور وجہ سے سیدان سابق ستھانا یا ہندوستانیان متعصب یا اونکے ہمراہیون کو نہ دینگے —

بمقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

بمقام ایبٹ آباد کھیل وکیاہ فرع اتمانزئی پٹھانان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آتروی سلسلہ جو زیدون ہے نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیل وکیاہ فرع قوم اتمان زئی اور سالار پتہ آتروی سلسلہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء و ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ساتھ سرکار انگریزی کے کیا اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈم صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمارے روبرو پڑھے اور ہمکو بخوبی سمجھا دیئے بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم اور تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور مندرجہ شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح اور اوسیقدر رہیگی جسقدر سالار پتہ زیدون اور درباب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشاء عہدنامہ کرے اور سرکش ہو جاوے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہینگے اور ایسی امور مین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کریگی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی کو

ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکے سرکوبی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین رسد دینگے۔ ماوراے اسکے بابت سرانجام جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جوابدہ اور ذمہ دار بابت مواضع جوبی جو قبضہ اخون خیل مین ہے اور کوئی اور کوسبری کے جو قبضۂ سیدان مین ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر جس سے یہ عہدنامہ متعلق ہو نہین کرسکتے۔

بمقام ایبٹ آباد بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ء عیسوی تحریر ہوا۔

سرحد دیرہ جات

از رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرہ جات

اقوام سرحد دیرہ جات شمال سے جنوب تک حسب تفصیل ذیل ہیں

قوم	نمبر	نام
اقوام پٹھان (وزیری)	۱	احمدزئی
	۲	عثمان زئی
	۳	محسود
	۴	بیٹنہ
	۵	شیورانی
	۶	استرانا معروف اوسترانی
بلوچ	۷	کسرانی
پٹھان	۸	کھیتران
اقوام بلوچ	۹	بزدار
	۱۰	لونڈ
	۱۱	کھوسا
	۱۲	لغاری
	۱۳	گورچانی
	۱۴	مزاری

باشندگان محسود وزیری کے اور کسی قوم سرحدی دیرہ جات سے تحریری اقرارنامہ نہیں ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہائے ناجائز اقوام مختلفہ وزیری سے جو ہماری سرحد کے برابر بستے تھے جمع کرکے قریب جوار کے دیہات علاقہ انگریزی میں غارتگری و لوٹ کرتے تھے گو ان حرکات کی تکلیف بلحاظ وجہ کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری وغیرہ سرحد ٹانک پر ہوتی تھی اور انتظام ٹانک کا متعلق سرکار کے نہ تھا وہاں نواب شاہنواز خان حاکم تھے تدبیریں بہت ہی حفاظت کی کرتا تھا اور یہ تدابیر گو قابل

اطمینان نہ تھین مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار صدمہ اونپر آیا یعنی جب
نواب اور اصل حکام فوجی و ملکی موجود نہ تھے قوم محسود نے بسرکردگی اونکے مشہور ملک کا ارادہ
غارت کرنے شہر تانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چند سرداران
پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوجکشی ہوئی
اونکے مقام خاص کی عوض خراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمادی ایام سے
دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین محسود وزیری متوجہ تابعداری
نہین ہوے فوج مذکور بماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء واپس آئی اور بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء بعد منقضی ہونے ایک
سال امن وامان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کین گئین مگر اونھون نے
کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کرسکتے لہذا واپس اپنے کوہستان کو چلے گئے

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان ہمارے
کے نقصان اونکا ہوتا رہا بماہ جون سنہ ۱۸۶۲ء اونھون نے پھر درخواست شرائط صلح کی کی چونکہ
سابق اونکو ہدایت ہوئی تھی کہ [illegible] صلح کرین اس مرتبہ اونکو حکم ہوا علیحدہ علیحدہ اقرار نامہ
داخل کرین کیونکہ تین تفریق اس قوم مین تھے یہ متفقات سے منظور ہوا اور عہدنامہ سے اقرار
برضامندی و خوشنودی طرفین قائم ہوا اسکی رو سے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق نقصان
رسانی کرے تو سرکار اوسکا معاوضہ بذریعہ ضبطی اشیاء تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے
بھی نہین گذرے تھے کہ بعہد اونھون نے ایک گروہ سپاہیونکو قتل کرکے فتح کیا مشہور ہے
کہ یہ فعل بترغیب ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق او شمالی عہدنامہ بنا دو فریق اس
قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور اسباب گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو علاقہ
انگریزی سے خارج کردیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر دربار ہوئے
اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو ازروی عہدنامہ اون پر جرمانہ ہوا تھا ادا کیا اسطرح امن دوبارہ
قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون
نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے
اب تک تمام اقوام کو اس راے پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

راہ راستی و صلح پر لائینگے اور وہ وعدہ معاوضہ نقصان کا بھی کرتے ہیں
ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی ڈیرہ جات پر واسطے حفاظت کے تعینات کی گئی ہے
مگر اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہر جانب سوار کبھی کبھی [illegible]
مقامات سرحدی پر مامور ہوئے ہین اور ایسے سوار تعینات ہوئے ہین جنکا علاقہ قریب تر
مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس ضلع کی گئی ہے اور سرداران
بلوچ جو ہمارے علاقے مین رہتے ہین ذمہ دار ورہ گئے ہین جو اونکے علاقے کے
متصل کوہ مین واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے یہ تنخواہ
سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے —

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرارنامہ فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری نے ساتھ کپتان منرو صاحب ڈپٹی کمشنر بنو کے
بمقام بنو بروز چہارشنبہ تاریخ ۱۱ جون ۱۸۶۱ء مقرر کیا —

ہم [illegible] جو نیچے لکھے ہین ملکان فرقہ سالم خیل قوم محسود وزیری یعنی امیر گل خان و صاحب خان
و اللہ داد خان و قطب الدین خان و منیر الدین خان و سادی خان و سید امین و عادل شاہ و عباس خان
و زین الدین خان و سرمند خان و نصیب خان و خواجہ میر خان و اللہ یار خان و سید میر خان کے
از جانب [illegible] و [illegible] شیر [illegible] و پیر دل خان و خداداد و حسین و غیرہ ملکان خیل جو موجود
نہین ہین مختار ہو کے [illegible] خواہش ہے کہ سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہو جاوے لہذا اقرارات ذیل
کرتے ہین —

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے —

شرط دوم

اگر کوئی قوم سالم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا [illegible] سرکار انگریزی ہوگا ہم اوسکے
ذمہ دار بباعث ہم قومی کے ہونگے اور سرکار اوس جرم کا معاوضہ ہمارے قافلے کو گرفت کرکے

کرسکے یا جسطرح چاہے لے —

شرط سوم

اگر کوئی شخص وزنانی فرقہ مسعود یعنی علی زئی و بہلول زئی کا مرتکب کسی امر قبیحہ کا علاقہ انگریزی میں ہوگا وہ ہمسے پناہ یا مدد نپاوے گا اور نہ اوسکو اجازت دیجاوے گی کہ مال مسروقہ لاکر ہمارے علاقے میں رکھے —

شرط چہارم

اسیطرح ہم اقرار کرتے ہیں کہ کوئی مجرم مفرور علاقہ انگریزی خواہ رعایاے انگریزی ہو خواہ ہماری قوم ہو پناہ ہمسے نپائیگا خصوصاً سمیان خواجہ [illegible] و مہر دین و دیگر جو قاتل مفرور کپتان میچم صاحب مرحوم کے ہیں ہرگز اجازت رہنے کی یا پناہ لینے کی حدود علاقہ سالم خیل میں نپاینگے

شرط پنجم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہوتے ہیں کہ حملہ اندر علاقہ سرکاری کے یہ قوم بحیثیت مجموعی نکرینگی اور نہ صرف چند مسلح ہوکر حملہ آور ہونگے درباب دزدی کے ہم وعدہ نہیں کرسکتے کہ کوئی واقع نہوگی مگر ہم کوشش بلیغ اوسکے انسداد میں کرینگے اور جب کبھی کوئی حرکت ہماری قوم کا آدمی علاقہ انگریزی میں کرے گا یعنی اگر خون یا دزدی یا آتش زنی وغیرہ کرے تو سرکار کو اختیار ہے کہ اوسکا معاوضہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجاران سے لے

بابت خون کے — [illegible]

بابت مجروحی جس سے کسی عضو کا نقصان یا بیکار ہوگیا ہو [illegible]

بابت مجروحی خفیف کے حسب حیثیت جرم

بابت آتش زنی یا کسی اور جرم کے حسب حیثیت جرم

شرط ششم

بطور اطمینان ہماری ایمانداری کے ہم دو شخص بطور اول اپنی قوم کے ایک سال کے سرکار کے پاس رکھیں گے [illegible] ایک با عیال و اطفال رہیگا اور دوسرا تنہا یہ دونوں خواہ ٹانک میں رہینگے خواہ بنوں میں جہاں سرکار کی مرضی ہوگی رہینگے اگر اس عرصہ

ایک سال مین کوئی جرم یا بدوضعی منجانب فرقہ سانم خیل محسود کے علاقہ انگریزی مین سرزد نہوگا
تو یہ دونون اول بعد انقضاے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصہ مین
کوئی امر انفساخی عہد کا ظہور مین آوے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہی وقوع مین
اوے تو اس حالت مین رکھنا یا رخصت کرنا دونون اول کا منحصر اوپر راے سرکار کے رہیگا۔

جو ہمنے منجانب فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری کے مختارنگہ منظور کیا ہے کہ مطابق
ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً و کلیتہً اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین امید
کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری طرف سے منظور کریگی۔

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام بنو بتاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء میرے روبرو
دستخط اور تصحیح ہوا نواب شاہنواز خان ٹانک والا اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے
تمام محسود جاگرن مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لائے
اس کاغذ کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر قسمت ڈیرہ جات نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۶۱ء
بمقام ٹانک کی۔

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اوسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے
یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان
و منیر گل و مبین و راز محمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سول خان
و رای خان و ولی خان و کلان و غزبی گل و علی ہیبت و بیدل و گل شاہ بھی اور منجانب
بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لاتی خان و ل شیر خان و یار محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاتم
و برخوردار و درانی خان و لشکر خان بھوچر و مہرات و خواجہ احمد و بدہا و قلندر شاہ و نانا زئی اصالتاً
و منجانب زبردست و سید خان و سٹے بھی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر
بہلول زئی مختارنگہ موجود تھے۔

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو چھہ شخص بطور اول یعنی دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادرزادہ بلکان ہوون اور منجملہ اونکے تین بنومین رہینگے اور تین ٹانک مین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا—

دستخط ای ای منتر وفنسٹ
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمد شاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے بنیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا خفا اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے تخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخرکار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ بپنشن خواری سرکار انگریزی مین مر گیا سنہ۱۸۰۳ مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کر کے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ۱۸۰۹ تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمد شاہ کے سلطنت کو یکجا اپنے پاس رکھتا تھا۔

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھ اتفاق کر کے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین لاوین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۸ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ۱۸۰۹ منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ منشاے شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس اور ایران دونون متفق ہوکر بارادہ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادہ مذکورہ بالا کے بباعث دشمنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون۔

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کردیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگھ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخرکار بماہ ستمبر سنہ۱۸۱۶ اوسکو پناہ علاقہ انگریزی مین بمقام لدھیانہ ملی اب فتح خان بارکزئی جو اصل مدد شاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا اور شاہ نے اوسے نابینا کر کے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا۔

منجملہ عزیز بھائی فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک واسطے لینے انتقام قتل کے

مستعد تر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران بارکزئی مین منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور دیرہ جات کو رنجیت سنگہ نے اور علاقہ سندھ کہ علاقہ سب علاقے سے تھا سرخود ہو گیا بیچ انقضاء افغانستان کے غزنی دوست محمد کے قبضے مین آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل مین بھی قائم کی اور بس وہ سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا۔

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل مین بہت تھے ہرگز نا امیدی دوبارہ لینے سلطنت سے نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ رنجیت سنگہ کے ساتھ کیا وہ (اس عہدنامے کا حال پنجاب کے حال مین درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کے راستے سے روانہ ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور ہراے چندے قابض ہوا یہان اوسکو شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہو کر پھر اپنی جاے پناہ لدھیانے مین آیا اس فسادی جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگہ نے پشاور اپنے قبضے مین کر لیا اس زیادتی سکہان سے غصہ ہو کر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکہون کے ساتھ کرے اوسنے اپنا خطاب اس جنگ مین امیر المومنین رکھا اور تمام پیروان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اور فوج کثیر جمع کر کے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگہ نے تخم دغا اونکے کیمپ مین بویا اور تمام فوج منتشر ہو گئی پس پشاور امیر کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سد راہ ایران مین قرار دی جاوے تاکہ فرانس اور روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکر سکین اور یہ تدبیر عمل مین آئی تھی جس سے قدر انگلشیہ کی دربار طہران مین زیادہ ہو روس نے بباعث عہدنامہ ترکمان چی کے جو ۱۸۲۸ء مین منعقد ہوا تھا فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران مین حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے۔ جب ۱۸۳۷ء مین فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوسے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے۔

اسی عرصے مین لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام بظاہر

دربابِ عہدنامہ تجارت کے تھا مگر باطناً یہ تجویز تھی کہ ایران آگے نہ آسکیں اور صلح دوست محمد خان
اور رنجیت سنگھ مین قائم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد
بیچ دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جنسے اوسکو توقع
زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی —

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قائم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شکستگی
مین آئی یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا
آنا غنیمت سمجھین گے لہذا دوبارہ قائم کرنا شاہ معزول کا مصمم قرار پایا اور اس نیت سے عہدنامہ
تین فریق کا ماہ جون ۱۸۳۸ء فیمابین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے قرار پایا
(اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء شاہ شجاع کو قندھار مین
تخت نشین کیا اور عرصہ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے
مگر یہ خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خوش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف
فوج انگریزی کرتی تھی سرکشی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد خان
کرتا تھا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات دغا و تباہی
کا عوض جنرل پالک صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین
قلع قمع کرتے ہوئے آئے ایک صاحب تو براہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندہار و غزنین — اسطرح
حرمت انگریزی قائم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کردیا دوست محمد خان کو رہا کرکے اجازت
ہوئی کہ کابل واپس جاوے اور افغانون کو اختیار رہا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین —

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر
بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی
بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسم فیمابین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور
ترغیب دہی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کی بار بار رہا
۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کرلیا ۱۸۵۴ء مین جب اوسنے دریافت
کیا کہ بباعث نزاع اوسکے برادران قندہاری کے اوسکی قوت مین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدرخان کو روانہ پشاور کیا جہان بماہ مارچ ۱۸۵۵ع عہدنامہ نمبر ۱۴۹ قرار پایا جسکی رو سے صلح فیمابین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے کہ ہر ایک فریق دوسرے کے ملک کا لحاظ رکھے گا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کے دوست اور دشمن کابل کے متصور ہونگے —

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے کے عہدنامے کے غلام حیدرخان نے اطلاع دی کہ اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال دره پر قابض ہو یہ مع دیگر اراضی این روی و آنروی دریای سندھ شاہ شجاع نے دربار سکھ کو دی تھی اور بعد انتقال پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق اوس کوه اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہین ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا درباب امیر صاحب کے قبضہ کرلینے جبال مذکور کے ظاہر کی —

۱۸۵۶ع مین جب ایران کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی حالات ہرات نے امیر صاحب کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اسلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۱۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ع منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ع کا ہوا اور یہ وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج کمکی امیر صاحب کو دیگی تا کہ سرحد اوسکی مضبوط ہو اور جبتک جنگ ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندھار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کمکی کار مفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے —

عرصہ قلیل گذرا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ امیر نے جا کر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر درباب آینده حال کابل کے پیدا ہوا اسمین کچھ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف بباعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور وہ اب بہت مسن ہوگیا تفصیل ذیل غالب نفری سپاہ امیر صاحب سے ہے جو میجر لمسدن صاحب نے جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ع قندھار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج آئین اوسکے سولہ رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برای نام آٹھ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ سواران فی رجمنٹ تین سو سوارون کے اور توپخانے مین ایک عبارہ پانچ توپہاے کلان چھتر

ملکی اتواب اور چھ کوہی توپ ہین سواے اسکے قریب تین ہزار پانچ سو پیادگان خرانچی اور پیاک
گروہ ملکیہ جو ہزار پندرہ سو آدمی ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہین سواران کشادہ قریب تخمیناً بیس ہزار
کے ہین اور تخمیناً نفری باشندگان امیر کے ملک کی چوبیس لاکھ چھپن ہزار آٹھ سو نفری ہے

نمبر ۱۴۶

ترجمہ عہدنامہ جو امیر کابل کے ساتھ ہوا اور جسکی تصدیق بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء ہوئی

چونکہ بباعث سازش کے جو ایران کے ساتھ فرانس والون نے اس غرض سے
کی ہے کہ اول علاقہ شاہ درانیان وثانیاً علاقہ ہندوستان پر حملہ آور ہون لہذا ہنوربل موسٹ
سٹوارٹ الفنسٹن روانہ دربار کابل بطور سفیر کل مختار منجانب رایٹ ہنوربل لارڈ منٹو گورنر جنرل
بہادر جنکو اختیار کل امورات ملکی ومالی وفوجی ہندوستان مین جسقدر انگریزون کے قبضے مین حاصل ہے اس غرض
سے ہوئی ہے کہ اراکین سلطنت سے گفتگو کرکے تدبیر حفاظت دونون ملکون کی بمقابلہ حملہ
فرانس وایران کی جاوے اور چونکہ سفیر مذکور نے بہرہ یاب ملازمت شاہ ہوکر غرض اپنی سفارت
کی جو بحص دوستانہ اور مفید تھی بیان کی اور شاہ نے آگاہ فوائد دوستی واتفاق سرکارین سے
جو اس موقع پر کار برار تھا ہو کر اپنے اراکین کو حکم دیا کہ ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن سے گفتگو کرکے
اور دونون ملکون کا فائدہ مدنظر رکھکر دوستانہ اتفاق قائم کرین لہذا چند شرائط عہدنامہ فیمابین
اراکین شاہ وسفیر انگلشیہ منعقد ہوے اور تصدیق اونکی دستخط شاہ سے ہوئی پس ایک نقل
اس عہدنامے کی سفیر مذکور نے واسطے تصدیق گورنر جنرل کے روانہ کی اور گورنر جنرل
بہادر نے بالکل وکاستا ان شرائط کو منظور کرکے ایک نقل اسکی حسب تفصیل ذیل مزین بمہر و دستخط
گورنر جنرل و دستخط اراکین گورنمنٹ انگریزی ہندوستان واپس ہوئی اور حسب منشا ان شرائط
کے امور سرکارین کے قرار پائی اور آیندہ جاری رہینگے

شرط اول

چونکہ فرانس اور ایران نے سازش بمقابلہ کابل کی ہے اگر وہ درمیان علاقہ بادشاہ گذر
کرینگے تو ملازمان فلک بارگاہ اونکو گذر کرنے نہ دینگے اور کوشش تمامتر عمل مین لاکر جنگ آزما

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کردینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہوکر شاہ کابل کے ملک مین بہ نیت فساد آئینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل خود ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے —

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردہ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے ندیگا —

ملازمین وفادار سرکارین نے جو عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہوچکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل اور ہنوربل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوے بتاریخ ۱۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء مطابق سنہ ۱۲۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جو اب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس اینڈرو مارکوئس ڈلہوسی کی پی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیۂ امیر صاحب کارکن تھے —

شرط اول

فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہے گی —

شرط دوم

ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون علاقجات افغانستان کا رکھین گے جو اب امیر صاحب کے قبضے مین ہین اور ہرگز اوسمین دست اندازی نہین کرینگے۔

شرط سوم

امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اپنی طرف سے اور اپنے وارثان کی جانب سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ ممالک سرکار کمپنی کا رکھینگے اور ہرگز اونمین دست اندازی نہین کرینگے اور ہنوریبل کمپنی کے دوستون کا وہ دوست اور دشمنون کا وہ دشمن رہے گا۔

بمقام پشاور بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۱ ہجری۔

مہر

دستخط جان لارنس

چیف کمشنر پنجاب

مہر غلام حیدر خان ولیعہد

بطور مختار امیر دوست محمد خان اپنی طرف سے

بحیثیت ولیعہدی۔

تصدیق کیا گیا رایٹ ہنوریبل گورنر جنرل بہادر نے بمقام اوٹکمند بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۵۵ عیسوی

دستخط ڈلہوسی

مہر

حسب الحکم موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط عہدنامہ جو بمقام پشاور بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الاول ۱۲۷۳ھ فیمابین امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان بذات خود منجانب اپنے اور سر جان لارنس کی سی بی چیف کمشنر پنجاب اور لفٹنٹ کرنل ایچ بی ایڈورڈس کمشنر قسمت پشاور

نہوگا جسکی رو سے امیر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستونکا اور دشمن دشمنونکا ہونربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اور امیر کابل بمنشاء عہدنامہ مذکور کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ سرکار انگریزی کو اطلاع دینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا دوستان ایران سے پاوینگے اوسوقت تک جنگ جاری رہے گی یا اوسوقت تک جب تک فیمابین کابل اور سرکار انگریزی کے دوستی قائم رہے گی —

شرط دوازدہم

بلحاظ دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ چشم پوشی قصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور کسیطرح اونکو سزا ندینگے —

شرط سیزدہم

چونکہ امیر صاحب چاہتے ہین کہ چار ہزار نال بندوق اور اونکو دیجاوے سوائے اون چار ہزار کے جو سابق اونکو دی گئی ہین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی مقام تل تک بھیجدینگے وہان سے امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجاوینگے —

(مہر) دستخط جان لارنس

(مہر) چیف کمشنر

(مہر) دستخط ہربرٹ بی

کمشنر قسمت پشاور

تتمہ

سند بنام راجہ وزیر سنگھ فریدکوٹ المرقوم ۲۱ ماہ اپریل ۱۸۶۳ء

(واضح ہو کہ یہ سند عرصہ کے بعد عطا ہوئی اور چونکہ طبع ہونا بس جلد کا قبل اوسکے شروع ہوا تھا لہذا وہ سند متن مین اپنے مقام پر درج نہو سکی ۔

یہ سند بعض بعض معنی مین اوسیطرح کی ہے جسطرح کی ۱۸۶۰ء مین مہاراجہ پٹیالہ سے و راجہ ہای نابھا و جھیند کو عطا ہوئی تھی مگر اس امر اہم مین یہ اوس سے مختلف ہے کہ کسیطرح کا استحقاق راجہ کو نہین بخشتے مگر صرف اوسیقدر حقوق کی منظوری اور اجازت دیتے ہین جو اوسکے حقوق اب موجود ہین)

چونکہ بزرگی و حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی اوسوقت سے راجہ وزیر سنگھ اور اوسکے بزرگون نے علامات نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی ہے اور انعامات بترقی آبرو و مرتبہ و علاقہ حاصل کیے عرصہ قلیل گذرا کہ رئیس حال فریدکوٹ نے بلوہ ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور بالعوض اس خدمت کے سرکار انگریزی نے ازراہ پرورش شاہانہ وس سوارون کی خدمت جو راجہ پر فرض تھی معاف کی اور کچھ خطاب بھی زیادہ کیا اور خلعت بھی دیا گیا اور ضرب سلامی بھی اوسکی زیادہ کر کے گیارہ ضرب مقرر کین اور راجہ کی درخواست اس مضمون کی بھی منظور کی کہ ایک سند بمہر و دستخط نائب السلطنت درباب منظوری و عطا کرنے راجہ اور اوسکے ورثا کو اوسکی قدیم ریاست واسطے دوام کے اور نیز علاقہ جدید جو راجہ کو سرکار انگریزی سے حاصل ہوا ہے بموجب شرائط ذیل کے ملے

شرط اول

ریاست موروثی جو اب راجہ کے قبضہ میں ہے اور جو علاقہ راجہ کو ازروی عطایات یا تبدیلی علاقہ کے بموجب تفصیل ذیل کے ملا ہے اوس پر بتحریر کے راجہ اور اوسکے ورثا سے نہر کا اور یہ رد و ذکور جملی نسلی کو واسطے دوام کے منظور و عطا ہوسکے مع تمام اختیارات مالی و ملکی و فوجی جو اب راجہ کو حاصل ہین ۔

شرط دوم

باستثنا آمدنی علاقجات معافی واقع کوٹ کپورا حسب تفصیل ذیل کے سرکار انگریزی

رقم راجہ یا اوسکے جانشینون سے یا اوسکے کسی رفیق یا رشتہ دار متوسلین سے یا بعوض مال یا خدمت یا کسی اور حیلہ کے طلب نکرینگے۔

آمدنی اراضی معافی علاقہ کوٹ کپورہ جو منتقل ہوکے آئی یا آیندہ ضبط ہوگی۔ للعہ ۸ماعہ

منہا بابت معاوضہ سالیانہ سایر موقوفی محصول پرمٹ جو راجہ نے موقوف کیا۔ اعہ

باقی۔ اعہ ۱۵ماعہ

شرط سوم

راجہ نے بنظر معاوضہ جو سرکار انگریزی نے اونکو دیا ہے تمام محصول پرمٹ وغیرہ اپنی طرف سے اور اپنے جانشینون کی طرف سے معاف کرتے ہیں او ریہ سب محصول علاقہ فریدکوٹ مین معاف ہوے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی کی خواہش یہ ہوئی کہ خاندان فریدکوٹ دوام او رستدام قائم رہے لہذا راجہ اور اوسکے جانشینون کو درصورتیکہ وارثان ذکور اصلی و صلبی موجود نہون اختیار متبنی کرنے کا بموجب رواج خاندان عطا کیا۔

شرط پنجم

درباب رعایاے انگریزی کے جسنے کوئی جرم علاقہ راجہ مین کیا ہو اور وہ گرفتار ہوگیا ہو راجہ اور اوسکے جانشین اون اختیارات کو عملدرآمد کرینگے جو مراسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر بنام گورنمنٹ مدراس نمبر ۳ مرقوم یکم جون ۱۸۳۶ء مین درج ہے۔

راجہ اور اوسکے جانشین کوشش بلیغ بیچ انصاف دہی اور رفاہ رعایا کے کرینگے اور بموجب شرائط عہدنامہ سابق کے ممانعت ستی اور بردہ فروشی و دخترکشی کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور جو کوئی مجرم اس جرم کا ثابت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط ششم

راجہ اور اوسکے جانشین ہرگز انحراف خیرخواہی اور نمک حلالی شاہ انگلستان سے نکرینگے۔

شرط ہفتم

اگر کسیوقت کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی تو راجہ شریک سرکار انگریزی ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور کوشش از حد کرکے رسد و باربرداری وغیرہ مطلوبہ افسران سرکار انگریزی حتی المقدور بہم پہونچائینگے۔

شرط ہشتم

راجہ مثل سابق بنرخ رائج الوقت معرفت اپنے اہلکاران کے مصالح ضروری واسطے بنانے راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کے کرینگے اور وہ بلا معاوضہ زمین مطلوبہ بنا بر تعمیر راستہ ریل و شارع عام وغیرہ کے دینگے۔

شرط نہم

راجہ اور اوسکے جانشین ہمیشہ راہ وفاداری و خیرخواہی سرکار انگریزی پیش نہاد رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ قائم رکھنے آبرو و مرتبہ راجہ اور اوسکے خاندان کی رہیگی۔

فہرست علاقجات راجہ فریدکوٹ

علاقجات موروثی

پرگنہ فریدکوٹ — پرگنہ دیپ سنگھ والہ

علاقجات جدید

دیہات پرگنہ کوٹ کپورا — جو راجہ کو بالعوض پرگنہ سلطان خان والہ کے عطا ہوے۔

دیہات کوٹ کپورا و بھگیا — جو سرکار انگریزی نے باستثناء موضع سبیان جو شامل علاقہ انگریزی حسب الحکم صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب مجریہ ۲۰ ماہ مئی ۱۸۵۸ع نمبر ۳۴۵ ہوا تھا عطا کیے۔

رفیق اور سراج گزارہ

موضع ماموسایا پرگنہ فریدکوٹ۔

ختم شد جلد دوم